بسمہ تعالےٰ

تمہید

یہ مختصر کتاب کالج کے طلباء کی ضرورت کو مد نظر رکھ کر لکھی گئی ہے۔ میرا خیال تھا کہ اسکو انگریزی کے قالب میں ڈھالتا تاکہ طلباء کو یہی باتیں زیادہ دلپذیر صورت میں میسر ہوتیں مگر بدیں وجہ باز رہا کہ اُردو میں لکھنے سے اگرچہ انگریزی کے شیفتہ آجکل کے فیشنیبل نوجوان اسکو اسی اہمیت کی نظر سے نہ دیکھینگے جیسے وہ کسی کم مفید کم مایہ انگریزی میں لکھی ہوئی کتاب کو دیکھتے ہیں تاہم فقط مشرقی علوم کے طالب علموں کا فریق محروم تو نہ رہ جائیگا +

سرسری لاحظہ سے معلوم ہوگا کہ فارسی انشاء پر اس طرز کی کوئی کتاب جہانتک مجھے علم ہے ابھی تک نہیں لکھی گئی۔ اسمیں اگرچہ انگریزی سوابق کا کسی حدتک تتبع کیا گیا ہے لیکن یہ کوشش کی گئی ہے کہ فارسیت کا انداز اپنی اصلی آب و تاب نہ کھو بیٹھے +

ایران میں جو زبان آجکل مروج ہے وہ سعدی حافظ وغیرہم کی زبان سے بہت تفاوت رکھتی ہے نہ صرف اس لحاظ سے کہ یورپ کی مختلف السنہ کے متعدد الفاظ و اصطلاحات اسمیں سرایت کر گئے ہیں بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ بعض الفاظ کے سابقہ معانی میں قابل غور انقلاب واقع ہو چکا ہے۔ گرامر میں بعض لازمی تبدیلیاں کیگئی ہیں اور کل کا کل انداز بیان کسی حدتک پلٹ گیا ہے۔ اس کتاب میں یہ کوشش کیگئی ہے کہ اس نئے انداز کو حتی المقدور ترجیح دی جائے۔ مختلف تغیرات کو دوران کتاب میں یا حواشی کے ذریعے سے بوقت ضرورت جتلا دیا گیا ہے۔ اسی مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک فہرست جدید الفاظ محاورات اور اصطلاحات کی کتاب کے آخر میں لگادی گئی ہے تاکہ متعلم کو ترجمے میں امداد مل سکے +

آخر میں مجھکو اپنے اُستاد مولانا اصغر علی صاحب روحی پروفیسر اسلامیہ کالج کا شکریہ ادا کرنا ہے جنھوں نے مجھکو کئی ایک لغزشوں پر مطلع فرما کر ممنون فرمایا۔ خدا ایسے ادب پرور فاضل کو حیات دراز ارزانی کرے جن کی نسبت یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ ان کی معلومات زیادہ ہمہ گیر ہیں یا مذاق زیادہ سلیم +

اور میں اپنے مکرم مہربان قاضی فضلِ حق صاحب ایم۔ اے پروفیسر گورنمنٹ کالج کا بھی تہ دل سے مشکور ہوں۔ انکے ایماء پر میں نے اسباق کی تعداد میں اور امثلہ و مشق میں کسیقدر اضافہ کیا ہے اگرچہ "انگریزیت" کے عنصر کو باوجود فرمائش آنجناب کم نہ کرسکا خاکسار کی رائے میں یہی امر اس کتاب کا مابہ الامتیاز ہے + محمد علم الدین۔ لدھیانہ ۲۰ نومبر ۱۹۲۱ء

۷۸۶

فصل اوّل

بحث فعل

ماضی مطلق

فقرے	فارسی ترجمہ
۱۔ تھوڑی دیر میں آفتاب نکل آیا	در اندک وقت آفتاب پیدا شد
۲۔ دھوپ کی گرمی سے برف پگھل گئی	برف از حرارت آفتاب آب شد
۳۔ مینے قہوہ کی پیالی پی اور اُٹھ کھڑا ہوا	یک فنجان قہوہ خوردم و پا شدم
۴۔ جس کو دیکھا قتل کروا دیا	ہر کسے را دیدند بکشتن دادند
۵۔ جب اسکی صورت دیکھی تو وہ بے اختیار ہنس پڑا	چوں بر رُویش نگاہ کرد بے اختیارانہ بخندہ در آمد
۶۔ کوئلے کے دھوئیں سے سب کے مُنہ سیاہ ہوگئے	ہمہ مردم از دودِ زغال رو سیاہ گشتند
۷۔ یہ دونوں کتابیں چھٹی صدی عیسوی میں لکھی گئیں	ایں ہر دو کتابہا در قرن ششم عیسوی نوشتہ شد
۸۔ تھیئٹر کے اندر بہت ہجوم تھا	توئ تماشا خانہ جمعیتِ زیادی بود

مذکورہ بالا فقروں میں جو صیغے فعل کے لائے گئے ہیں وہ سب کے سب ماضی مطلق کے ہیں جیسے خوردم۔ دادند۔ بود۔ شد وغیرہ اور مصدر کی علامت نون اور اس کے ماقبل کی حرکت کو گرا کر بنائے گئے ہیں۔ خندیدن کا نون گرایا اور دال کی زبر کو بھی۔ خندید رہ گیا ماضی مطلق

مجہول کیلئے ماضی مطلق کے اخیر میں ہائے سکتہ زیادہ کر کے شد۔ شدند۔۔۔۔ لگا دیتے ہیں۔ جیسے نوشتن سے نوشتہ شد۔ لکھا گیا۔ اسی سیدھے قاعدے کے مطابق ماضی مطلق کے صیغے بنا کر ذیل کے فقروں کا سلیس فارسی میں ترجمہ کرو:۔

تمام دن گذر گیا اور وہ نہ آیا — زخمی نے نعرہ مارا اور بیہوش ہو کر گر پڑا

انہوں نے مُجرم کو پھانسی پر لٹکا دیا — ہم نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا اور سو گئے

تو پھر بشیر کے گھر کیوں گیا — انعام کی کتابیں لڑکوں میں تقسیم کر دی گئیں

حیرت ہے کہ رات آپ اتنی دیر سے آئے — یوسف اور نجمہ کا نکاح ہو گیا

ماضی قریب

فقرے	فارسی ترجمہ
۱۔ سلیم نے ابھی صبح کا کھانا نہیں کھایا ہے	سلیم ہنوز نہار نخوردہ است
۲۔ ہم دُنیاداروں نے خدا کو کس طرح بُھلا رکھا ہے	ما دُنیاداران خدا را چہ طور فراموش کردہ ایم
۳۔ تو نے مُفت میں اپنے آپکو مصیبت میں ڈالا ہے	تو بیجہت خود را بہ بلا انداختہ ای
۴۔ میرا بھی یہی خیال تھا کہ تمام نوکر اپنا اپنا روپیہ لے چکے ہیں۔	من ہم خیالم ایں بود کہ ہمہ پیش خدمتان پول خود شان را گرفتہ اند۔
۵۔ تم بی۔ اے کے امتحان میں کس نمبر پر آئے ہو	در امتحان بی۔ اے شما بکدام نُمرہ، آمدہ اید
۶۔ جعفر نے دس روز سے اپنی دُکان بند کر رکھی ہے	دہ روز است کہ جعفر دکان خود را تختہ کردہ است
۷۔ تمہارا بھائی چڑیا گھر کی سیر کو گیا ہے	برادرت بتماشائی جانور خانہ رفتہ است
۸۔ امریکہ بھی جنگی جہاز بنانے میں یورپ سے پیچھے نہیں رہا ہے۔	ینگی دنیا ہم در ساختِ کشتی ہائے جنگی از فرنگستان عقب نماندہ است۔

یہ تمام جُملے ماضی قریب کی مثالیں ہیں۔ ماضی مطلق کے آخر میں ہائے سکتہ زیادہ کر کے است۔ اند۔ ہستی وغیرہ لگائے گئے ہیں۔ مجہول ماضی قریب کیلئے رفتہ کردہ۔ خوردہ۔ کے بعد شدہ

است شدہ اند کے مناسب صیغے لگائے جاتے ہیں جیسے خوردہ شدہ است کہا گیا ہے۔ اسی قاعدے کی بنا پر ذیل کے اُردو فقروں کا فارسی میں ترجمہ کرو:۔

میں سمجھا کہ شاہ ایران بھی تشریف لے آئے ہیں۔ کل اس نے پروفیسر[1] صاحب کو ایک اور خط بھیجا ہے۔ خدا نے یہ رنگا رنگ کے درخت کیا خوب بنائے ہیں۔ تو نے دوات میں پانی بھی ڈالا ہے یا نہیں ہم نے افغانوں سے صُلح کا عہد کر لیا ہے۔ اسنے کیا ہی اچھا لباس پہنا ہے۔ آج کمرے میں نوکر نے جھاڑو[2] کیوں نہیں دیا ہے

ماضی بعید

فقرے	فارسی ترجمہ
۱۔ خورشید نسا اسی روز اپنے شوہر کے گھر سے واپس آ گئی تھی	خورشید نسا ہماں روز از خانۂ شوہرش برگردیدہ بود
۲۔ اتنا بڑا اور خوبصورت باغ میں نے کبھی نہ دیکھا تھا	باغے بایں بزرگی و قشنگی ہرگز ندیدہ بودم
۳۔ میں ابھی گھر سے نہیں نکلا تھا کہ بندوقوں کی آواز پھر سُنائی دی۔	ہنوز از خانہ بیروں نہ رفتہ بودم کہ باز تراق تراقِ تفنگہا بگوشم رسید۔
۴۔ یہ وہی شیر تھا جسکے پاؤں سے غلام نے کانٹا نکالا تھا	ایں ہماں ببرے بود کہ از پائش غلام خارے بکندہ بود
۵۔ مجھے دو تین سال پہلے بھی اس سے ملنے کا اتفاق ہوا تھا	دو سہ سال قبل ازیں ہم مرا اتفاقِ صحبتش اُفتادہ بود
۶۔ بازار میں جگہ جگہ لڑکے کھڑے تھے	در بازار بچہ ہا ہر کجا استادہ بودند
۷۔ مہمانوں کے لئے بڑے کمرے میں دریاں اور فرش بچھایا گیا تھا۔	از برائے مہمانان در اُطاقِ بزرگ غالیہا و مفرشہا گذاشتہ شدہ بود۔
۸۔ گاڑی میں سوار ہو کر جس راہ سے ہم آئے تھے واپس لوٹ گئے	سوار کالسکہ شدہ از راہی کہ آمدہ بودیم برگشتیم

ماضی بعید کے لئے جیسا کہ مثالوں سے واضح کیا گیا ہے ماضی قریب کی طرح ماضی مطلق کے

[1] پرفسور جیسے ڈاکٹر کا دکتور۔ [2] جاروب کردن ۔

آخر میں ہ لگا کر بود۔ بودند۔ ۔ ۔ زیادہ کئے گئے ہیں۔ مجہول کے لئے بود وغیرہ کے آگے شدہ لگا دیا جاتا ہے جیسے نوشتہ شدہ بود لکھا گیا تھا۔

فارسی ترجمہ کرو:-

باپ کے مرنے کے بعد بڑے بھائی نے ہی ان سب کو پالا تھا۔ آگ گھر کے تمام مال واسباب کو جلا چکی تھی۔ پہلے بھی اسی طرح ایک کشتی دریا میں ڈوب گئی تھی۔ اس واقعہ کو چار پانچ سال گذر چکے تھے۔ جب ہم سٹیشن[1] پر پہنچے گاڑی چل چکی[2] تھی تمام سپاہی تتر بتر ہو گئے تھے۔ کیا آپ اس جلسے میں گئے تھے۔ ہاں میں بھی حاضر تھا۔ گرمی حد سے زیادہ گذر چکی تھی۔ خلقت کو مینہ کا سخت انتظار تھا۔

ماضی استمراری

فقرے	فارسی ترجمہ
۱۔ اگلے زمانے کے لوگ انکو جان کے برابر سمجھتے تھے	در زمانِ پیشین مردم اینہا را با جان برابر مے داشتند یا داشتندے
۲۔ کمینے لوگ خوشامد وغیرہ سے اعلیٰ منصب حاصل کرتے تھے	ناکساں بہ چاپلوسی و چرب زبانی بمراتب رفعت رسیدندے یا نائل گردیدندے
۳۔ جدھر اس کی آنکھ اٹھتی ریت کے ٹیلوں کے سوا کچھ نظر نہ آتا۔	بہ ہر جانب کہ مے دید بجز تودہ ہائے ریگ ہیچ چیز بہ نظر نمے آمد۔
۴۔ ہر روز صبح کو اٹھتا جنگل میں جاتا خشک لکڑیاں لے آتا۔ اسی طرح گذارہ کرتا۔	ہر روز علی الصباح برخاستہ بہ صحرائے رفت و ہیزم خشک مے آورد۔ بر ہمیں روش زندگی بسر مے برد
۵۔ سال میں ایکبار وہ اسی ہال کمرے میں لکچر دیتا تھا	ہر سال یک مرتبہ در ہمیں تالارِ طولانی نطقے مے کرد
۶۔ اندھیری اٹھی اور گرد اسقدر اڑی کہ ایکدوسرے کو نہ دیکھ سکتا تھا۔	بادے سخت برخاست و گرد چناں انگیختہ شد کہ یکدیگر را نمے دیدند۔
۷۔ جب رات ہوتی تو بادشاہ مجلس خاص قائم کرتا اور اسی طرح مزے سے زندگی بسر کرتا۔	چوں شب در مے آمد سلطان خلوتے مے ساخت و ہمیں ساں عیش خوش مے راند۔

[1] گاہ = استاسیون۔ [2] براہ افتادن ۱۲

جیساکہ مثالوں سے ظاہر ہے ماضی ناتمام ماضی مطلق کے اوّل میں لفظ مے لگاکر بنایا جاتا ہے پہلے مے کی جگہ ہمے بولتے تھے اب متروک ہے۔ مجہول کے لئے ماضی مطلق کے بعد ہ لگاکر مے شد۔ مے شدند وغیرہ ایزاد کرتے ہیں۔ جیسے پروردہ مے شد۔ پلتا تھا۔ داشتہ مے شدند۔ رکھے جاتے تھے ؛

ترجمہ کرو :-

وہ خطرے کے وقت ہمیشہ سچ کہتا تھا۔ اس کے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے چہرہ زرد تھا۔ نوکر اتنا شور کر رہے تھے کہ ہم کچھ نہیں سن سکتے تھے۔ وہ دن رات اسی طرح سفر کرتا رہا حتیٰ کہ ایک شہر دکھائی دیا۔ دریائے ستلج پہلے غالباً اس طرف بہتا تھا۔ مینہ برس رہا تھا رات اندھیری تھی بجلی چمک رہی تھی۔ کبھی دوڑتا کبھی چلتا کبھی پھر ٹھہر جاتا ؛

ماضی شکی و تمنّائی

ماضی شکی کیلئے ماضی مطلق کے آخر میں ہ لگاکر باشد۔ باشند وغیرہ زیادہ کر دیتے ہیں جیسا بھی فاعل کا تقاضا ہو مثلاً آمدہ باشد آیا ہوگا۔ اگر طعام خوردہ باشد او را اینجا بفرست اگر اس نے کھانا کھا لیا ہو تو یہاں بھیج دینا۔ مجہول کے لئے باشد وغیرہ کے پہلے شدہ بڑھا دیتے ہیں جیسے نوشتہ شدہ باشد۔ لکھا گیا ہوگا ؛

ماضی تمنائی کے معنوں میں بھی اب صیغۂ استمراری اکثر مستعمل ہوتا ہے جیسے ایکاش گاہ گاہ مے آمد پہلے ماضی مطلق کے آخیر میں یائے مجہول بڑھا کر تین صیغے واحد و جمع غائب و واحد متکلم کے بنائے جاتے تھے یعنی کردے۔ کردندے۔ کردمے اب اس کا استعمال تمنائی کیلئے کم ہو گیا ہے ہاں کبھی کبھی ماضی استمراری کیلئے اسکو لے آتے ہیں شاہ فیاض دل بہ شاعران انعام فرمودے۔ انعام دیتا رہتا۔ مجہول کیلئے اس طرح بولتے ہیں نوشتہ شدے۔ نوشتہ شدندے۔ نوشتہ شدمے۔

ان دونوں ماضیوں کی مثالیں اسباق مشق میں آئینگی ؛

مضارع اور حال

فقرے	فارسی ترجمہ
۱۔ تم کیسی بہکی ہوئی باتیں کرتے ہو؟	چہ حرفِ بے خود مے زنی ؟
۲۔ بھائی تو کیا جانے سمندر بڑی چیز ہے	برادر تو چہ دانی دریا بسیار باوسعت چیزے است
۳۔ دانا کسی چیز کو ضائع نہیں کرتے	دانایان ہیچ چیز را تلف نمے کنند
۴۔ جو پولیس کی بےعزتی کرے اسکو مار دینے کا حکم ہے	ہرکس بپلیس بےاحترامی کند قتلش واجب است
۵۔ جس کا جی جس سے ملکر چاہتا ہے ناچتا ہے	ہرکس با ہرکس میل دارد مے رقصد
۶۔ جو بچہ خوبصورت ہو ماں باپ اس کا اچھا نام رکھتے ہیں۔	فرزندے کہ بسیار نیکوروئی باشد پدر و مادر اورا نامِ زشت مے نہند۔
۷۔ یہ کتابیں کچھ ایسی مبتدیوں کے کام کی نہیں ہیں	این کتابہا چنداں بکارِ مبتدیاں نمے خورد
۸۔ پیرس کی قومی لائبریری میں سب سے زیادہ مشرقی علوم کی کتابیں موجود ہیں۔	کتاب خانۂ ملی پاریس وافرترین کتابہائے علومِ شرقیہ مے دارد۔
۹۔ جاپان تہذیب و تمدن میں ایشیا کے باقی ملکوں پر فوقیت رکھتا ہے۔	ژاپون در تمدن و تہذیب بر سائر ممالکِ آسیا سمتِ تقدم دارد۔

مضارع سے پہلے مے لگا کر حال بنایا گیا ہے۔ خود مضارع بنانے کے کوئی معین طریقے نہیں۔ "فارسی زبان کی بہت کتابیں پڑھنے اور بہت بولنے سے فکر کو اور زبان کو ایک ڈھب آجاتا ہے کہ صحیح مضارع نکال لیتے ہیں"۔ بعض اوقات مضارع حال کا کام دیتا ہے جیسے آخری فقرے میں بعض اوقات استقبال کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے تا آبِ دجلہ رود من ہم بخورم جب تک دجلہ کا پانی جاری ہے میں بھی کھاتا جاؤنگا اسی طرح حال استقبال کے معنوں میں آتا ہے یک ساعت بعد شام میخورم۔ ایک گھنٹے کے بعد شام کا کھانا کھاؤں گا۔

خدا اس کو خوش رکھے۔ ایسے دعائیہ فقروں میں مضارع کے آخری حرف کے پہلے الف زیادہ کر دیتے ہیں جیسے خدا اورا شادمان داراد۔

ترجمہ کرو:۔

سمندر میں کبھی کبھی طوفان بھی آجاتا ہے — اس کوئیں سے سمندر کیونکر بڑا ہو سکتا ہے

کہیں یہ مبارک گھڑی یونہیں نہ گذر جائے — جو چیز بکثرت ہوتی ہے وہ بے قدر ہو جاتی ہے

کہنے اور کرنے میں بڑا فرق ہوتا ہے — ایسے انگوروں کا گچھا ایک روپیہ کو بھی نہیں دیتے

دروازہ میں قدم رکھتے ہی باغ نظر آتا ہے — آپ دوسروں کو منع کرتے ہیں اور خود شراب پیتے ہیں

ہم مصیبت میں صبر کرتے ہیں اور نعمت کا شکر کرتے ہیں۔

۱۔ مضارع مجہول کے لئے ماضی مطلق کے بعد ہائے سکتہ ایزاد کرتے ہیں اور شود شوند کے صیغے بڑھا دیتے ہیں جیسے خوردہ شود کھایا جائے۔

۔ حال مجہول کے صیغوں کیلئے شود۔شوند وغیرہ کے پہلے مے لگا دیتے ہیں جیسے خوردہ مے شود کھایا جاتا ہے۔

استقبال

فقرے	فارسی ترجمہ
۱۔ یہ جلا ہوا پل اُس کا بھاری بوجھ کیسے سہاریگا	ایں پُلِ سوختہ بار گرانش راچہ طور مے تواند برداشت
۲۔ اسنے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ جو کچھ حکم ہوگا بجا لائیگا	بمن وعدہ کردہ است کہ آنچہ کہ فرمان باشد بجا خواہد آورد
۳۔ خدایا دُنیا کی ان مصیبتوں سے کبھی نجات بھی ملیگی	خدایا ہرگز از یں بلاہائے دُنیا خلاص خواہم یافت
۴۔ اگر اسکا چچا مر گیا تو وہ اسکا مال حاصل نہ کر سکیگا	اگر عموش بمیرد نمے تواند بدولتش برسد
۵۔ آخر خاوند اور بیوی نے اقرار کیا کہ آئندہ آپس میں کبھی نہ لڑیں گے۔	بالآخرت شوہر و زن اقرار آوردند کہ از اں پشیں ہر گو با ہمدگر نزاع نخواہند کرد۔
۶۔ اس کا باپ تمام ضروری باتیں اسکو سمجھا دیگا	پدرش ہمہ مطالب لازمہ را با و اعلام خواہد نمود
۷۔ تم پچھلے غموں کو جلدی ہی بھولجاؤ گے	غم ہائے گذشتہ را زود فراموش خواہید کرد

ماضی مطلق کے صیغے کے اوّل میں خواہد۔ خواہند کے مناسب صیغے بڑھا دینے سے استقبال ہو جاتا ہے۔ صیغوں کے اختلاف سے ماضی کے صیغہ میں کوئی اوّل بدل نہیں ہوتا جو تبدیلی ہوتی

ہے خواہد ہیں ہوتی ہے۔ یہ امر قابل لحاظ ہے کہ استقبال کے لئے محاورہ میں بالعموم حال کا صیغہ ہی بولا جاتا ہے البتہ زمانۂ آیندہ کا بہت دُور ہونا ذہن نشین کرنا ہو تو استقبال کے صیغے سے کام لیتے ہیں۔ مجہول کے لئے ماضی کے بعد ہائے سکتہ زیادہ کرکے خواہد شد اور اس کے باقی صیغے لگائے جاتے ہیں۔

پرسیدہ خواہی شد تجھے پوچھا جائیگا۔

ترجمہ کرو:-

(۱) جب وہ سنینگے تو اپنے مظلوم بھائی کا ضرور ساتھ دینگے (۲) میں کل تمام دوستوں کی خدمت میں خط بھیجدونگا (۳) ہم بارہ بجے تک شکار گاہ میں پہنچ جائینگے (۴) آپ اصلی واقعہ سنکر حیران رہجائینگے (۵) توگھوڑا جلدی ہی لے آئیگا یا ذرا دیر سے (۶) وہ آجکل ہی میں اپنی سزا کو پہنچ جائے گا (۷) آج رات آپ کس کمرے میں سوئیں گے (۸) کیا وہ جادو کے زور سے دریا کا رُخ پلٹ دیگا (۹) چاند نکلتے ہی ہوا ٹھنڈی ہو جائے گی۔

امر کا صیغہ مضارع واحد حاضر کی یاء کو رفع کرنے سے بنتا ہے۔ بودن مصدر۔ باشد مضارع۔ باشی صیغۂ واحد حاضر۔ یاء کو دُور کیا باش امر حاضر رہ گیا۔ اسی طرح۔ کن۔ ترس۔ خور۔ اکثر تزئین کلام کے لئے امر کے پہلے بائے زائد لگادی جاتی ہے جیسے بیا۔ بگو وغیرہ

امر کے پہلے م اکثر اور کبھی ن لگا دینے سے نہی حاضر بنجاتی ہے جیسے مکن۔ نترس وغیرہ۔

اب۔ ماضی۔ حال۔ استقبال کے صیغوں کی مشق کیلئے چند سبق مثالیہ چند مشقی درج کئے جاتے ہیں تاکہ ترجمہ میں متعلم کو کسی حد تک دسترس حاصل ہو جائے ثقیل اور غیر مانوس الفاظ سے احتراز کرنا واجب ہے جیسے یہ ضروری ہے کہ سلاست بیان اور سادگی الفاظ ہاتھ سے نہ جانے پائے۔ مثالیہ جملوں میں مختلف اسالیب کلام اور تراکیب پیش کی گئیں ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس اُردو فقرے بھی اسی نیرنگی اور تنوع کو مدنظر رکھ کر لکھے گئے ہیں۔

سبق ۱ ہمیں امروز و فردا است کہ

سبق نمبر ۱

فقرے	فارسی ترجمہ
۱- یہ کتاب کس کی ہے	ایں کتاب از آنِ کیست
۲- وہ یہاں کتنے دنوں سے آیا ہوا ہے	چند روز است کہ اینجا آمدہ است
۳- بازار میں جگہ جگہ آدمی اور لڑکے کھڑے تھے	مردمان و بچہ ہا در بازار ہر جا استادہ بودند
۴- اتنے میں گوپال کا چھوٹا بھائی سکول سے آگیا	دریں حال برادرِ کوچکِ گوپال از مدرسہ باز آمد
۵- یہ بوٹی آنکھ کی بیماریوں کیلئے نہایت مفید ہے	ایں گیاہ در درد چشم را بسیار نافع است
۶- پہاڑ کے دامن میں چند ایک سرنگیں بھی دکھائی دیتی ہیں	در بغلِ کوہ متعدد تونلہائی ہم بنظر مے آمد[۱]
۷- خدا نہ کرے کہ میں نے ایسا کام کیا ہو	خدا نکند کہ من چنیں کار کردہ باشم
۸- کاش ایسی شورش میں وہ احمد آباد نہ جاتا	کاش در چنیں ناامنی بہ احمد آباد نمے رفت
۹- اس نے مجھ سے بھی ایسا وعدہ کیا ہے اور دوسروں سے بھی۔	ہم بمن چنیں پیمانے بستہ است ہم بدیگراں یا عہدے کہ بمن بست ہماں بدیگراں بمیان آورد
۱۰- جس نے بیل چرایا ہے وہ کوئی اور چور ہے	آنکہ گاوے بردہ است او دیگر دزدے ہست

فارسی میں ترجمہ کرو:-

(۱) یہی وجہ[۵۲] ہے کہ وہ یورپ سے ابھی واپس نہیں آئے (۲) یہ کہنا تھا کہ اس کی آنکھ کھل گئی (۳) اسنے عہد کر لیا کہ کبھی دوسرے کی مدد پر بھروسا نہ کرونگا (۴) حامد صبح بستر سے اُٹھتے ہی مدرسے چلا گیا (۵) میں نے کیمبرج[۵۳] یونیورسٹی میں ۳ سال تعلیم[۵۴] پائی ہے (۶) جب تک میں نے اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا تھا یقین[۵۵] نہ کرتا تھا (۷) ابتک کسی نے اس مرض کو دریافت نہ کیا تھا (۸) یہ ایسا مشکل کام ہے کہ میں کوئی رائے نہیں دے سکتا (۹) جرمنی[۵۶] نے فرانس[۵۷] پر حملہ کیا ہے یا پولینڈ[۵۸] پر بھی (۱۰) تمام لڑکوں کے سامنے اسکو سخت شرمندگی[۵۹] اُٹھانی پڑی

---

[۵۱] مے آمد صیغہ واحد ہے کیونکہ تونلہائی بے جان چیز ہے گو بلحاظ تعداد جمع ہے۔

[۵۲] برائی اینست کہ۔ [۵۳] دار الفنون یا کلیتہ۔ [۵۴] طالب علمی کردن یا کسب معرفت کردن۔ [۵۵] تا خوشی

[۵۶] ژرمانیا۔ [۵۷] فرانسہ۔ [۵۸] پولونی۔ [۵۹] خجلت کشیدن۔

سبق نمبر ۲

فقرے	فارسی ترجمہ
۱۔ لوہا کتنے کام آتا ہے اور اس پر کس قدر سستا ہے	آہن چند مصرفہا میدارد و باز چہ قدر ارزان است
۲۔ کھجور کے پتوں سے دستی پنکھے بناتے ہیں	برگہائے خرمائن را برائے ساختن بادبیزنہائے دستی بکار مے برند
۳۔ کبھی بچے وہ کام کرتے ہیں کہ بڑے دنگ رہجاتے ہیں	گاہے طفلان ہم کارے بکنند کہ بزرگان متحیر مے مانند
۴۔ حاتم بہادر آدمی تھا افسوس کہ تیر لگتے ہی مرگیا	حاتم مرد دلاور بود آہ کہ بسرِ تیر مُردہ شد
۵۔ اچھا حکیم ہے کہ نیلوفر اور بنفشہ کی پہچان نہیں رکھتا	عجب حکیمے است کہ نیلوفر از بنفشہ باز نمے شناسد
۶۔ منصور سولی چڑھا تو کہیں جا کر مشہورِ خلائق ہُوا	منصور بدار آویختہ شد تا بر زبان ہمہ عالمیان افتاد
۷۔ جونہی کہ اس کی ہاں کی آواز سُنی عورتوں اور لڑکیوں نے چلّانا شروع کردیا۔	تا صدائے بلے اش شنیدند زنان و دختران ہگی بنائے فریاد گذاشتند۔
۸۔ خدا تختِ سلطنت پر ایسے منصف بادشاہ کو ہزار سال قائم رکھے۔	چنیں شاہِ دادگستر را خدا ہزار سال بر سریر مملکت متمکن داراد۔
۹۔ جہاں آپنے اتنی مہربانیاں کی ہیں اس کام میں بھی امداد کیجئے۔	ہرگاہ ایں قدر نوازشہا فرمودہ اید باید دریں کار ہم دست بدہید۔

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) شاید[۵۱] تو خود اس کا جواب نہیں دیسکتا (۲) بات کو آخر تک سُن[۵۲] لو پھر[۵۳] جواب دینا (۳) نوکر کو جلدی بھیجنا[۵۴] میں یہاں انتظار کرتا ہوں (۴) جو کچھ مینے کہا وہ تیری سمجھ[۵۵] میں آگیا؟ (۵) گرمی میں سورج کی تیزی سے زمین تپ جاتی ہے (۶) پیچھے[۵۶] مُڑکر دیکھا تو سینکڑوں سپاہی دوڑے چلے آتے تھے (۷) آجکل میں اس کا بیٹا موت کا شکار ہو جائیگا (۸) میرے دل کی حرارت پانی سے نہیں بُجھ[۵۷] سکتی (۹) بیگم صاحبہ کے پاس جائے تو میرا سلام کہنا[۵۸]۔

---

۵۱ مگر ۵۲ گوش کردن۔ ۵۳ بعد۔ ۵۴ روانہ کردن۔ ۵۵ حالی شدن واضح ہو جانا۔ ۵۶ پشتِ سر گشتہ
۵۷ خاموش شدن۔ ۵۸ عرضہ کردن۔

سبق نمبر ۳

فقرے	فارسی ترجمہ
۱۔ ایسا موقع پھر کبھی ہاتھ نہ آئے گا	ہیچ فرصتے دیگر ہرگز بدست نخواہد افتاد
۲۔ اسی اثنا میں اُستاد آپہنچا اور سب تعظیم کیلئے کھڑے ہو گئے۔	دریں حال استاد ہم ورآمد و ہمگی برائے تعظیم برخاستند۔
۳۔ خیال ہے کہ گاڑی کا اسباب ڈاکوؤں نے لوٹ لیا ہوگا	مظنہ[۱] کہ راہزنان متاع عرّادہ را لخت کردہ باشند
۴۔ اچھا اب یہ گواہ شہادت دے۔ دیکھوں کیا کہتا ہے۔	خوب! الآن ایں گواہ ادائے شہادت بکند ببینم چہ مے گوید۔
۵۔ مَیں کسی حد تک احتیاط سے چلتا ہوں ورنہ مجھ کو کیا ڈر ہے۔	من یک قدرے با احتیاط حرکت مے کنم وگرنہ من چہ ترسے دارم۔
۶۔ غرض جیسا کہ میرے شوہر نے سمجھا دیا تھا وہی ہُوا	خلاصہ ہمانطور کہ شوہرم دستور العمل دادہ بود واقع شد
۷۔ ہم جنگل کے ایک طرف پہنچے ہی تھے کہ انہوں نے گولی چلا دی۔	ہمیں کہ بکنار جنگل رسیدیم فشنگی آتش زدند۔
۸۔ اگر میری قسمت میں بہادر خاوند ہوتا تو تیرے حصے میں کیوں نہ آجاتی۔	اگر شوہرے دلاور قسمت من مے بود چرا نصیب تو نمے شدم۔
۹۔ اس کا قد کچھ ایسا اونچا نہیں عمر ۲۷ و ۲۸ سال کی ہو گی۔	قدش چنداں بلند نیست سنش باید بست و ہفت ہشت سال باشد۔
۱۰۔ ایسی گاڑیاں کہیں نہ دیکھی گئیں تھیں	چنیں واگونہا[۲] ہیچ جا دیدہ نشدہ بود

فارسی میں ترجمہ کرو:-

(۱) جو کچھ میرے پاس ہے سب کچھ تمہیں دے جاتا ہوں۔ (۲) جرمنی نے تمام دُنیا کو جتلا[۳] دیا ہے کہ طاقت

۱؎ یعنی یہ ظن ہے کہ۔ یحتمل کہ یا محتمل است کہ بھی کہہ دیتے ہیں یعنی احتمال ہے کہ۔ ۲؎ انگریزی لفظ ویگن کو واگون بنا لیا ہے۔ ۳؎ معلوم نمودن۔

کیونکہ عہدنامے کاغذ کے ٹکڑے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے (۳) زمانے کے گذرنے نے تمام درو دیوار کو خاک کے برابر کر دیا ہے (۴) درزی۔ موچی۔ جولاہے کُل پیشہ ور لوگ پہلے[1] سے زیادہ محنت لیتے ہیں (۵) جب جہاز بندر[2] کے قریب پہنچا سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے (۶) رات آدھی سے زیادہ گذر چکی تھی یا میں تھا یا خدا کی ذات جو میرے زخمی دل کو تسکین دیتی تھی۔ (۷) دوستوں سے کبھی کبھی مل تاکہ ان کا اشتیاق بڑھے۔ (۸) انگلستان میں عورتیں بندوقوں[3] اور کارتوس کے کارخانوں میں کام کرتی ہیں

سبق نمبر ۴

اردو	فارسی
اتنا خفا مت ہو کہ جو رغبت بھی اس کے دل میں ہو نفرت سے بدل جائے۔	چندیں عتاب مکن کہ ہر میل کہ داشتہ باشد بہ نفرت مبدل گردد۔
یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ مینے انگریزی کے اُستاد سے مشورہ نہ کیا ہو	چگونہ میشود کہ با معلمِ انگلیسی مشورہ نہ کردہ باشم
جو کوئی انکی نسبت پوچھے کہدینا کہ دہلی گئے ہوئے ہیں	ہر کہ از آنہا پرسد بگوئید کہ بدہلی تشریف بردہ اند
تم نے اتنے بھاری کپڑے پہنے ہیں دیکھتے نہیں کہ موسم بدل گیا ہے۔	رخت چنیں گرانبار در بر کردہ مگر نمے بینی فصل عِوض شدہ است۔
لاہور کے تنگ بازار اور گلیوں کی وجہ سے میں وہاں کی رہائش سے اُکتا گیا ہوں۔	بواسطہ تنگیٔ بازار و کوچہ ہائے لاہور من از سکنیٔ اشس ملال گرفتہ ام۔
نہ ایران والوں نے اسکے اشعار کی قدر کی ہے نہ یورپ والوں نے۔	نہ ایرانیان بشعرشں اعتنا کردہ اند نہ اہلِ فرنگ۔
وہ اگرچہ تمام عزیزوں کے سامنے مان گیا تھا اگر جب کچہری میں گیا تو صاف مکر گیا۔	ہر چند پیش ہمہ اقربا اعتراف کردہ بود اما چوں بمحکمۂ مرافعہ رفت حاشا زد۔
یہ کہا اور دونو بوتلوں کو میز پر رکھ دیا	این گفت و ہر دو بُطریہا را روئے میز گذاشت
صبح جلدی اُٹھ کر مینے جھٹ پٹ کپڑے پہن لئے نوکر وغیرہ ابھی سوئے پڑے تھے۔	صبح زود از خواب برخاستہ بہ تعجیل رخت پوشیدم عملہ جات ہنوز خواب بودند۔

[1] نسبت بگذشتہ [2] نزدیک بہ اسکلہ۔ [3] تفنگ سازی و فشنگ سازی ✦

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) وہ ان ملکوں میں سیر کی غرض سے کئی بار جا چکا تھا۔ (۲) جس درخت سے اتنے فایدے پہنچیں اسے بیش قیمت سمجھنا چاہیئے۔ (۳) یہ سب حیلے حجت کی باتیں ہیں جو کچھ بھی ہو وہ ایران جاکر رہیگا۔ (۴) عثمان جیسم ہی نہیں زندہ دل اور بامذاق بھی ہے۔ (۵) لحہ بہ لحہ اس کا فکر بڑھ رہا تھا دل دھڑک رہا تھا چہرے کا رنگ زرد تھا۔ (۶) قصہ کوتاہ محنت مزدوری کرنیوالے جیسے اب خوشحال ہیں گذشتہ صدیوں میں کبھی نہیں ہوئے (۷) وہ اپنی لڑکی کی شادی کے انتظام میں مصروف ہے اور مدرسے رخصت لی ہے (۸) سین بدل جاتا ہے اور قصاب خانہ کی عمارت نظر آتی ہے۔

سبق نمبر ۵

اردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) مثلِ اینکہ کس بشیرینی حریص بشود ایں احمق بسکینہ خانم حریص است (۲) درایں حال از پشتِ سر او آواز آمد وا ایست کجا میروی (۳) چشم مادرش ہمیں بہ او روشن بود او برفت و روزگارش سیاہ شد (۴) تعجب من بیشتر ازایں بود کہ حاضرین ہر نہ ن بودند (۵) مصیبت میانِ ما وہمہ مردم یک نوعِ انس و مہر ایجاد کردہ بود۔ (۶) آخر بگو بسرت چہ آمدہ؟ کہ زخمت زدہ است؟ (۷) بازایں احمقہا نفہمند کہ ماہمہ ایں عذا بہارا برائے اینہا میکشیم (۸) دو کشتیہائے بزرگ جنگی یکے دست راست دیگرے دست چپ مے آمدند۔ (۹) درپیش آں سبزی میدان بود کہ آنجا انبار ہائے بقول و فاکہات و ماکولات گذاشتہ بودند

سبق نمبر ۶

اردو میں ترجمہ کرو:۔

۱۔ تماشائیان بربامہا استادہ بودند وہمیں کہ کالسکۂ ما براہ افتاد ہمگی ہورا کشیدند و دست زدند۔

۲۔ بکلکتہ رفتم پس بدارجلنگ سپس بہ بنارس۔ کجا کجا رفتم اما در ہیچ شہر از و نشانے نیافتم۔

---

۵۱ ہرچہ باداباد۔ ۵۲ بانبیہ۔ ۵۳ بارح۔ ۵۴ خوش صحبت۔ ۵۵ تدارک عروسی ۵۶ رخصت گرفتن۔ ۵۷ وضعِ تماشا۔

۳- کالسکچی پائین آمد نظر کرد که آتش بعرّادہ ہا گرفته است - کم مانده بود که همه بسوزد۔

۴- ہرچه زیادتر کسے این درخت ہا را میداد ہمیں قدر او را صاحب ثروت بیشمارند۔

۵- چندانکه او را منع نمودند دیگر بلند تر داد و فریاد مے کرد۔

۶- ہر پول را مے سنجیدند ہرکدام که در وزن کم یافته مے شد او را قیچی مے کردند۔

۷- بمجرد ورود ما ہمه آموزیکان ترانۂ ملی نواختند و جملہ سربازہا تہنیت ورود ما تفنگ انداختند

سبق نمبر ۵

ذیل کے فقروں میں خطوط وحدانی میں جو افعال مصادر کی صورت میں درج کئے گئے ہیں ان کے مناسب صیغے بنا کر جملوں کی تکمیل کرو:-

(الف)

۱- کاسے که بما سپرده بودند ہنوز با تمام (نه رسانیدن) (۲) ہمه معلوم خواہم (نمودن) که در حق من بدخیالی (کردن) (۳) تو ہرچه (آوردن) باید برابر خودت بن قسمت بدہی (۴) انشاءالله ما ہم مثل آنہا ہمدیگر را دست (گرفتن) (۵) تا من عذر امداد نه (کردن) از جلسه رخص نه (نمودن) (۶) اگر ہمه آدمہا دلاور بودند دشمن بآنہا شکست (دادن) (۷) از ابتداء این ہفته ہیچ تخفیف در شدت باران واقع (شدن)۔ (۸) خرگوش را ہمانجا کشته یافتیم که تیر (انداختن) (۹) من دوا را ہنوز (چشیدن) که درد فرو شد۔

(ب)

۱- والله من پیش ازیں ہرگز بدزدی نه (رفتن) بعد ازیں ہم دیگر ہرگز نه (رفتن) -

۲- پدرت بیست روز بعد ازیں عروسی برائے شما خواہد کرد که در تمام قراباغ تعریفش را (کردن)-

۳- راست است که دختر ہا بیعقل (شدن) اشکِ چشمشان توئی آستینشان (بودن)

۴- برادرش یاد (گفتن) است که در لندن دختراں سوباز در مجالس نشست و برخاست (کردن)

۵- ہمچو که ہردو بقاعدۂ سفر اقرار آوردید اگر خوش بختیٔ مراد (خواستن) مرخصم (فرمودن) -

۶- اگر او به ولایت نه (رفتن) این قدر منزلت از کجا کسب (کردن)-

۷- حال ترا برائے آن خواستم که اگر چارۂ (داشتن) زود (کردن) -

۸ - اگر ستارہا بر نصیب ما عالمیان قدرت (داشتن) اہلِ فرنگ چرا حرفِ انکار (زدن)۔
۹ - بکا اسکہ (نشستن) از توی بازارہا (گذشتن) بالآخر بہ چمن زارہائے خوب رسیدم۔
۱۰ - ہنرے کہ نہ (داشتن) بیچارہ بہ مکر و حیلہ کسبِ معاش (کردن)

سبق نمبر ۸

ان جملوں کی تکمیل کرو:۔

(۱) گفت بشرطِ خیریت در ایام رخصت ملاقات (کردن)۔ (۲) دیروز اینجا آمدم و پس فردا (رفتن)
(۳) جائیکہ آب نہ (یافتن) گیاہ نمے روید۔ (۴) اطاقِ خلوتی اش تاریک مے نمود چراکہ شمع را (افروختن)
(۵) پائے من لغزیدہ نزدیک بود از پا (در آمدن)۔ (۶) ہمہ دعا کردند کہ انگلیس پائندہ و زندہ (بودن)
(۷) اگر درسہا خود را یاد (گرفتن) در امتحان نا کام نہ (ماندن)۔ (۸) ہیچ قوت باور القفس نمیتواں (کردن)
(۹) ترا برائے آں خواستم کہ اگر چارۂ واری (نمودن)۔

سبق نمبر ۹

ان جملوں میں جہاں افعال کے صیغے غلط دیکھو درست کرو:۔

(الف)

(۱) مے ترسم کہ از من ناخوشنود شدید (۲) پریروز سہ ہزار نفر دعوت شدہ بود
(۳) باید تدبیر ایں کار را من معلوم کردہ بودی (۴) چہرہ اش چنیں طور متغیر شدہ بود کہ ہر گز او را نمے شناسم
(۵) ہرگز نہ گفتید کہ امانتداری عمل نیک بود (۶) آقا حقیقتاً ایں امر از من پرسید من ملامت عرض کردم
(۷) کارہائے زمانہ ہمیں سان میبرند (۸) اے کاش تو اسراف نکردہ باشی و مال را تلف نہ ساختی
(۹) ستارگان ہنوز لغروب رفتہ اند خفیف خفیف مے درخشیدند (۱۰) از من پرسید چرا چنیں زود برگشتن میخواہم
(۱۱) ہنوز از جائے خود برخاست کہ راہزنان بر سرش ریختند (۱۲) چراغ را بر میکن تا بر دیوارہا مے بینم۔
(۱۳) ماہتاب از ابرہا پیدا شدہ بود۔ روشنی اش ہمہ عالم را منور ساختہ است۔
(۱۴) خدایا بر ایں بچۂ مسکین رحم بکنید بیچارہ ہیچ مددگار نداشتہ است۔

(ب)

(۱) دیروز آنجا مے رسم۔ و امروز از اینجا خواہد رفتم (۲) ترا برائے ایں خواہم طلبید کہ اگر چارہ داری بنما (۳)۔ اگرچہ ما از او خوشدلی نداریم اما ہنرش را منکر نمیتواں شدیم۔ (۴) کاش کارِ شما بخوبی بگذشت و ما ہم شاد کام گشتہ بودیم۔ (۵) خانۂ ما من بودیم و برادرِ من۔ ہمسایہائے ما ہمہ رفتہ بود۔ (۶) آنگاہ یک دستۂ سرباز بودند کہ خانہائے مردم را محافظت مے کنند۔ (۷) توقع دارم زحمت قبول کن و از جانب من دریں خصوص وکیل باشی۔ (۸) ایں کار چنداں طول نمے داشت زود تمام خواہد شد۔ (۹) خاطرت جمع باشش حیلہ ہائے ایشاں بمن کارگر نبود۔ (۱۰) اسم و جائے مجرمان بنوشت۔ برائے آقا بفرست۔ بعد بر دید۔

امید ہے کہ طالب علم نے کسی حد تک صیغوں کو بآزادی و سہولت بنانا سیکھ لیا ہوگا اسکے بعد دوسرا درجہ مسلسل عبارت کو فارسی کے قالب میں ڈھالنا ہے اسی مقصود کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم ذیل میں اُردو کے متعدد قطعوں کا ترجمۂ فارسی لکھے دیتے ہیں ساتھ ساتھ ہونہار انشاء پرواز کی مشق کیلئے ایسے قطعے درج کئے گئے ہیں کہ وہ خود ان کا فارسی ترجمہ کرے۔ یہ عبارت کے ٹکڑے آزاد۔ شرر۔ مولوی نذیر احمد۔ غالب۔ شیخ عبدالقادر بیرسٹرایٹ لاء وغیرہم جیسے ماہر نثاروں کی تحریروں سے انتخاب کئے گئے ہیں تاکہ طالب علم کے سامنے اُردو نثر کے بہترین نمونے پیش کئے جائیں۔

سبق نمبر ۱

نقرے	فارسی ترجمہ
جب میں چچا کے ہاں پہنچا تو بجائے اسکے کہ میرے اتنی مدت کے بعد ملنے سے وہاں سب کو خوشی ہوتی سارا گھر حیران ہوگیا وجہ یہ ہوئی کہ انکے گھر میں پہلے ہی سے مہمان اُترے ہوئے تھے اور کوئی بستر خالی نہ تھا۔ جب میں بوٹ اُتار رہا تھا اپنے کانوں سے سُنا کہ میری چچی کہہ رہی تھی	چوں خانۂ عموم رسیدم بجائے آنکہ ہمہ از ورودِ من بعدِ چنیں مدت خوشنود مے گشتند ہمہ اہل خانہ در حیرت ماندند سببش ایں بود کہ قبل از آمدنِ من چند نفر مہمانان در خانۂ شان فروکش شدہ بودند و ہیچ بسترے باقی نہ ماندہ۔ دریں حال کہ پا از چکمہ بیروں مے زدم بگوش خودم شنیدم عمہ ام

کہ یہ ہم کو پیشتر اطلاع دیئے بغیر کیوں آ گیا۔ اب
مَیں کیا کروں بستر کہاں سے لاؤں کیا اچھا ہوتا
جو یہ لڑکا آج یہاں سے سو کوس پرے ہوتا ۔

میگفت چرا پیشتر خبر نداده اینجا آمده است۔ حالا چه
کنم بستر از کجا آرم۔ چه خوش بودے اگر امروز این
پسره بفاصلۂ صد میل دور بودے ۔

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

مالاباری بارہ سال کا ہوا تو ماں کا سایہ بھی سر سے اُٹھ گیا۔ بچارے کا سہارا یہی ماں تھی۔
طبیعت کو بڑا ہی قلق ہوا اور بے یار و مددگار رہ گیا۔ سوتیلا باپ بہت غریب ہو گیا تھا اسنے جواب دیدیا
کہ مَیں کسی قسم کی مدد نہیں دے سکتا۔ غرض اس چھوٹی سی عمر میں مالاباری کو پیٹ کا دھندا خود کرنا پڑا۔
لڑکوں کو پڑھا کر کچھ روپیہ پیدا کرتا اور اسی طرح پیٹ بھرتا۔ ایک رحم دل پادری کو اس کا حال معلوم
تھا۔ اسنے سورت کے مشن سکول میں داخل کر لیا اور فیس کے بغیر پڑھانا شروع کیا ۔

سبق نمبر ۱۱

فقرے

ایک موقع پر اسنے نوجوان خوبصورت لڑکا
فرض کیا ہے کہ خوش ہے اور اپنے عالم میں
اُچھلتا کودتا ہے مگر آنکھوں سے اندھا کیا
ہے اس میں نکتہ یہ ہے کہ بھلائی بُرائی نہیں سوجھتا۔
کبھی ایک جوان آدمی بنایا ہے اور ہاتھ میں چڑھی ہوئی
کمان میں تیر جوڑا ہوا ہے کہ جدھر چاہتا ہے مار بیٹھتا
ہے اسکی پناہ نہیں۔ ایک موقع پر ایسی تصویر کھینچی ہے
کہ پہلو میں تیروں کا ترکش لٹکتا ہے اور ہاتھ سے تیر کا پیکان
سان پر تیز کر رہا ہے۔ یہ تصویر ایک پتھر پر کھدی
ہوئی ہاتھ آئی تھی خدا جانے کس عہد میں کھدی
ہوگی اور کیا طلسم اس میں باندھا ہوگا ۔

فارسی ترجمہ

در یکجائے او را پسرۂ جوان و خوش شکل فرض کرده اند
که خورسند است و در عالم سرخوشی جست و خیز
مے کند اما از چشم او را کور ساخته اند درین اشاره
است بایں که نیک تا بد امتیاز نے کند۔ گاہے
او را مرد جوان نقش زده اند۔ توی بدستش کمان چله
کرده است و سوفار شست گذاشته است که بهر جانب
که میخواهد خالی مے کند۔ هیچ چیز ازاں در پناه نیست
در جائے دیگر پرده اش را چنیں برداشته اند که تیردانے
آویزان در بغلش است و با دست پیکان تیر را بر سان
تیز مے کند این تصویر کنده بر الماس بدستم افتاد و الله
اعلم در چه عهد کنده شده و چه طلسمے در آں بسته بوده ۔

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

یہ سب تدبیریں ہوئیں مگر اس کا کیا علاج تھا کہ راجپوتوں کا شمار بیس ہزار تھا اور مسلمان صرف پانچسو تھے۔ ہندوؤں کی طرف دو ہزار آدمی مارے گئے لیکن انکے مقابل میں مسلمانوں کے جو تین سو پچاس سپاہی نذر اجل ہوئے انہوں نے مسلمانوں کی قوت کو بالکل کمزور کر دیا۔ تھوڑی ہی دیر اور لڑائی ہوئی ہو گی کہ مسلمانوں کو راجپوتوں نے گھیر لیا اور انکے جوانمردوں کو تھکا تھکا کر گرفتار کرنے لگے۔ غرض قافلہ تمام کا تمام درہم وبرہم ہو گیا جو مرد اور عورتیں قتل ہونے سے بچ رہی تھیں وہ کامیاب راجپوتوں کے ہاتھ میں گرفتار ہوئیں ؞

سبق نمبر ۱۲

فقرے

کیوں صاحب یہ چچا بھتیجا اور شاگردی اُستادی سب پانی پھر گیا۔ اگر کوئی ہزار پانسو کی چیز ہوتی اور مَیں تم سے مانگتا تو خدا جانے تم کیا غضب ڈھاتے۔ میرا کلام۔ خرید آٹھ دس روپے کی سو وہ بھی میں یہ نہیں کہتا کہ مجھ کو دیڈالو۔ تم کو مبارک رہے۔ مجھ کو مستعار[1] دو مَیں اس کو دیکھ لوں پھر تم کو واپس بھیجدوں۔ اس طرح کی طلب پر نہ دینا دلیل اس کی ہے کہ مجھ کو جھوٹا جانتے ہو۔ میرا اعتبار نہیں یا یہ کہ مجھ کو آزار دینا اور ستانا مدِّ نظر منظور رہے۔ وہ کتاب ابھی میرے آدمی کو دیدو۔ باللہ واللہ اس میں سے جو میرے پاس نہیں ہے نقل کر کے تمکو بھیجدونگا اگر تم کو واپس نہ دوں تو مجھ پر لعنت اور اگر تم میری قسم نہ مانو اور کتاب حاملِ رقعہ کو نہ دو تو تم کو آفرین ؞

فارسی ترجمہ

بگو آغا آں ہمہ حقوقِ عمومت واُستادی بر باد رفت۔ اگر چیزے گرانمایہ بودے طلب کردمے نمے توان گفت چہ آفتہا بر پا میکردید۔ آں کتاب مجموعۂ سخنِ خودم قیمتش ہشت دہ روپیہ۔ آں ہم نمے گویم بمن ببخشید۔ خود تان را مبارکباد۔ من ہمیں کہ مستعار میخواہم ملاحظہ بکنم و باز دہم۔ بر شکلت ہمچنیں حاشا[1] زدن دلیل ست براین کہ مرا در دغگو مے پندارید۔ وپیشِ شما ہیچ وثوق ندارم یا اینکہ مرا آزار دادن واذیت کردن مقصودِ شماست۔ کتاب مزبور ہمیں حالا بہ نوکر من بدہید۔ آنچہ بدست نیست نقلش برداشتہ باز خواہم داد۔ اگر بعد از نقل باز نہ گردانم بر من لعنت باد واگر شما ایں قسم من اعتبار نکردہ کتاب بحامل ایں کاغذ[2] ندہید بر شما آفریں ؞

[1] حاشا زدن انکار کرنا۔ مکر جانا۔ [2] خط رقعہ ۱۲

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

دو ہزار برس ہوئے کہ فرنگستان میں ایک دولتمند زمیندار رہتا تھا اور اس کے دو بیٹے تھے۔ دونوں کو بہت پیار سے رکھتا تھا ایک دن چھوٹے بیٹے نے آکر کہا۔ ابا۔ میں ایک اور مُلک میں جاکر رہنا چاہتا ہوں۔ مال و اسباب کا جو حصہ آپ مجھے میراث میں دینا چاہتے ہیں اب دیدیں تاکہ میں اسے لیکر روانہ ہوجاؤں باپ نے بیٹے کو اس کا حصہ دیدیا اور وہ لیکر ایک دُور دراز مُلک میں جا بسا بڑا بیٹا باپ کے ساتھ رہا۔ زمینداری کے معاملات میں اس کی مدد کرتا اور جو کچھ وہ حکم کرتا اس کو بجالاتا۔

سبق نمبر ۱۳

فقرے

شام سے پہلے دونوں پھر دربار صاحب پہنچے بڑا بھاری ہجوم تھا۔ تالاب کے کناروں اور مکانوں کی چھتوں پر اور دروازوں اور کھڑکیوں میں جہاں نگاہ جاتی تھی آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے شام کو روشنی ہوئی۔ تمام دربار صاحب سونے کا ڈلا معلوم ہونے لگا۔ چھجوں۔ منڈیروں۔ چھتوں اور تالاب کی سیڑھیوں پر غرض جہاں دیکھو جلتے ہوئے چراغوں کی بیشمار قطاریں تھیں۔ اور روشنی کا عکس تالاب کے پانی میں پڑتا تھا تو وہ چند بہار نظر آتی تھی۔

فارسی ترجمہ

قبل از شام ہر دو باز بدربار عالی رفتند۔ جمعیّتی زیادے بود۔ بر کنار آبگہ۔ بر بامہائے خانہا۔ تو ئی دروازہ ہا و دریچہ ہا بہر جا کہ نگاہ مے افتاد سرتاسر آدم بہ نظر مے آمد۔ شام چراغان[1] کردند۔ ہمہ دربار اقدس مثل یک پارۂ زر مے نمود۔ بر پیش خانہا بالکونہا[2] و بامہا و بر پلہ ہائے آبگہ و فی الجملہ ہر سو کہ چشم انداز[3] مے شد صفہائے چراغان بود بے عدد و حساب و پرتو روشنی چوں بر سطح آب مے رقصید رونق نظارہ را دہ چند مے افزود۔

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

باغ امید اسوقت ایسی بہار میں معلوم ہُوا کہ دل آرزو پسند گھبرا اُٹھا۔ جو چیز نظر پڑی دلفریب

---

[1] چراغان کردن روشنی کرنا چراغ جلانا۔ [2] انگریزی لفظ بالکونی کا مفرس بالکون ہے۔ [3] چشم انداز شدن۔ دکھائی دینا۔ چشم انداز نظارہ ۱۲

تھی۔ جو پھول دکھائی دیا نظر فریب تھا۔ جس صورت کی طرف نگاہ گئی ہوش ربا تھی۔ ایک دل کدھر
کدھر متوجہ ہوتا اور کس کس کا آرزو مند بنتا۔ اس پھول کی خوبیوں کو دیکھ رہے تھے کہ دوسرا نظر پڑا۔
اس کی خوشنمائی کو ابھی جی بھر کے دیکھ نہیں چکے تھے کہ تیسرے پر نظر جا پڑی اور اس شوق سے گئی کہ
وہیں کی ہو رہی۔ لئے افسوس بوالہوسی باغ آرزو کی بہار دکھا دکھا کے یونہی بڑھائے چلی گئی اور ہم
اس میدان میں چلتے چلتے ایسے تھکے کہ سارے حوصلے پست ہو گئے ❊

سبق نمبر ۱۴

فقرے	فارسی ترجمہ
مجھ کو دیکھو کہ نہ آزاد ہوں نہ مقید ہوں نہ رنجور ہوں	بمن نگاہ کنید۔ نہ آزاد ہستم نہ پائے بند نہ رنجورم
نہ تندرست۔ نہ خوش ہوں نہ ناخوش نہ مُردہ ہوں	نہ باصحت۔ نہ آسودہ ہستم نہ ناخوش۔ نہ مُردہ ام
نہ زندہ۔ جئے جاتا ہوں۔ باتیں کئے جاتا ہوں	نہ زندہ ہمے زیم[1] وسخن ہمے گوئم۔ نان ہر روز میخورم
روٹی روز کھاتا ہوں۔ شراب گاہ گاہ پئے	بادہ گاہے گاہے مے نوشم❊۔ نہ سپاس میکنم۔ نہ شکوہ
جاتا ہوں جب موت آئیگی مر رہونگا۔ نہ شکر ہے نہ شکایت	برزبان مے آرم۔ ہرچہ گفتہ مے شود بر سبیل حکایت
ہے۔ جو تقریر ہے بر سبیل حکایت ہے۔ بارے جہاں رہو	است۔ فی الجملہ ہر کجا کہ مے باشید بہر حال کہ مے
جس طرح رہو ہر ہفتہ میں ایک بار خط لکھا کرو ❊	شوید باید یکبار در ظرف یکہفتہ نامۂ خیریت بفرستید

❊ نوشیدن بجائے خوردن مستعمل ہے

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

شہاب[2] ٹوٹتے ہوئے ستارے بعض ملکوں میں کثرت سے دکھائی دیتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ برطانیۂ
کلاں میں ان کی بوچھاڑ ہوئی تھی آدھی رات سے آدھ گھنٹہ بیشتر پہلے تو ایک ایک ستارا ٹوٹتا نظر
آیا پھر دو دو تین تین ٹوٹتے ہوئے دکھائی دیئے اور اس کے بعد تو ایسی بارش ہوئی کہ ایک منٹ میں
پچاس ۵۰ ساٹھ ٹوٹ پڑے غرضیکہ صبح کے چار بجے تک حساب لگانے سے معلوم ہوا کہ ڈھائی لاکھ کے
قریب ستارے ٹوٹے ❊

---

[1] مے زیم کی جگہ ہمے زیم لایا گیا تاکہ جئے جانے میں جو استمرار کے معنے ہیں انکی جھلک باقی رہے۔ [2] شہاب ۱۲

سبق نمبر ۱۵

فقرے

یہ امر مشکل سے سمجھ میں آسکتا ہے کہ زمانہ کیوں اُنکی
اسقدر قدر کرتا ہے۔ اسوجہ سے کہ زمانے سے
بے پروا ہو گئے ہیں اور دُنیاوی دولت او عشرت
کو بے قدری اور نفرت کی نگہ سے دیکھتے ہیں اور
سب پر طرّہ یہ ہُوا ہے کہ بیخودی نے اپنے بس میں
کر کے ایک دھن میں لگا دیا ہے۔ جو خیال دلمیں
پیدا ہو گیا ہے ہر وقت اسی میں ڈوبے رہتے ہیں
انصاف سے پوچھئے تو صرف بیخودی نے ان کو
اس قابل بنا دیا ہے اگر یہ خود فراموش نہ ہوتے
تو ایسے بھی نہ ہوتے جیسے کہ ہیں ٭

فارسی ترجمہ

این حقیقت بمشکل بفہم مے رسد کہ خلائق چرا
اینان را چنیں مکرم مے دارند۔ از جہت اینکہ
از جہان مستغنی گشتہ اند و جاہ و عشرت این دنیا را
بے مایہ و حقیر مے شمارند و علاوہ براین ہمہ بیخودی
آنہا را در تصرف خود آوردہ محو یک خیال کردہ
است۔ ہر فکرے کہ از خاطر شان خطور
میکند ہر لحظہ بآن مستغرق میمانند۔ اگر
راست پرسید ہمیں بیخودی آنہا را اینقدر
غنی ساختہ است اگر خود شان را فراموش
نمے کردند ہمچنانکہ ہستند نمے بودند ٭

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

وہ کل سب قسم کے کام کرتی ہے۔ درزی اس سے کپڑے سیتا ہے۔ آرہ کش اس سے لکڑی چیرتا ہے۔ جُلاہا اس سے کپڑا بُنتا ہے۔ دھوبی اس سے کپڑے دھوتا ہے۔ کسان اس سے ہل جوتتا ہے کھیت کاٹتا ہے۔ کھیت میں پانی دیتا ہے۔ مصور اس سے تصویر بناتا ہے۔ ہم جدھر چاہتے ہیں اسکو موڑ دیتے ہیں۔ بند کرتے ہیں کھول لیتے ہیں۔ کوئی کام بھی ایسا نہیں کہ وہ نہ کر سکتی ہو۔ بڑے بڑے کاریگروں کی عقل اس کو دیکھ کر دنگ رہ جاتی ہے ٭

سبق نمبر ۱۶

فقرے

کیا اس بات کا اقرار کرنا جنون ہے کہ ہم بندے
ہیں اور اس کا بھی ہم پر کچھ حق ہے جسنے ہم کو
پیدا کیا ہے۔ جو ہم کو روزی دیتا ہے۔ جو ہم کو

فارسی ترجمہ

آیا این اعتراف کردن دیوانگی است کہ ما بندگانیم
و او ہم بر ما حق مے دارد۔ خدائیکہ ما را خلق کردہ
است۔ ما را روزی میدہد زندہ مے سازد مے

جلاتا اور مارتا ہے۔ جو پانی برساتا ہے اور زمین سے ہمارے لئے سرمایۂ حیات لگاتا ہے جسنے ہماری جانوں کی شادابی اور تازگی کیلئے آبِ شیریں خوشگوار کی سوتیں زمین میں جاری کر رکھی ہیں اور ہماری روحوں کے انبساط کیلئے ہوا کا ذخیرہ کافی مہیا فرمادیا ہے جس کے حکم سے چاند سورج اپنے معمول سے نکلتے اور غروب ہوتے ہیں تاکہ کام کرنے کیلئے دن ہو اور آرام لینے کیلئے رات ❊

میراند۔ باراں مے ریزد واز برائے ما سرمایۂ حیات از خاک مے رویاند۔ آنکہ بخاطر آسودگی و تازگی جانہائے ما آبخیزہائے آب شیریں و خوشگوار درزمین روان کردہ است و برائے شگفتگی ارواح یک ذخیرۂ وافر ہوا ارزانی داشتہ است آنکہ بفرمانش ماہ و مہر عادتاً طلوع مے کنند و بمغرب مے روند تا روز برائے کار و بار معین باشد و شب برائے سکون ❊

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

جب دُنیا کی چھوٹی سے چھوٹی چیزیں آپ سے آپ نہیں بن گئیں کسی کاریگر کے بنانے سے بنی ہیں تو پھر یہ آدمی اور حیوان۔ زمین و آسمان کس طرح بنے۔ درخت کیونکر اُگے پہاڑ کہاں سے آئے۔ سورج چاند اور ستارے روشن ہوئے تو کس طرح۔ کیا یہ سب آپ سے آپ بن گئے یا کسی آدمی نے انہیں بنایا۔ نہیں نہیں۔ جس طرح پہلی چیزیں آپ سے آپ نہیں بن گئیں اسی طرح ان کا بنانے والا بھی کوئی ہے جس کی طاقت جس کی قدرت جس کی صنعت جس کی حکمت و عقل سب سے بڑھ کر ہے وہی خدا ہے اسی کا نام اللہ ہے ❊

سبق نمبر ۱۰

اسی حال میں دیکھتے ہیں کہ ایک بزرگ آزادوضع قطع تعلق کا لباس برمین خاکساری کا عمامہ سر پر آہستہ آہستہ چلے آتے ہیں۔ تمام علما و صلحا مورخ اور شاعر سر جھکائے انکے ساتھ ہیں۔ وہ دروازے پر آکر ٹھیرے۔ سب نے آگے بڑھنے کی

درہمیں اثنا مے بینند کہ بزرگے آزادوضع رخت قطع علائق دربر کردہ دستار تواضع برسر گذاشتہ باآہستگی و وقار مے آید ہمہ علماء و صلحاء و مورخین و شعراء سرافگندہ ہمپائے ہستند۔ دم دروازہ وا ایستادہ ہمہ کسان قدم فراتر گذاشتن التماس

التجا کی تو کہا معذور رکھو میرا ایسے مقدموں میں
کیا کام ہے اور وہ فی الحقیقت معذور رکھے
جاتے اگر تمام اہلِ دربار کا شوقِ طلب ان کے
انکار پر غالب نہ آتا وہ اندر آئے ایک طلسمات کا
شیشۂ مینائی انکے ہاتھ میں تھا کہ اس میں کسی کو
دودھ کسی کو شربت کسی کو شراب نظر آتی تھی۔
ہر ایک کرسی نشین ان کو اپنے پاس بٹھانا چاہتا
تھا مگر وہ اپنی وضع کے خلاف سمجھ کر کہیں نہ بیٹھے
فقط اس سرے سے اس سرے تک گردش کی
اور چلے گئے۔ وہ حافظ شیراز تھے اور شیشۂ مینائی
ان کا دیوان تھا جو اس فلک مینائی کے دامن
سے دامن باندھے ہے۔

نمودند گفت معذور دارید بچنیں مرافعہا من چہ
دخل دارم و فی الحقیقت او را معذور می داشتند
اگر تمنائے اہلِ دربار بر انکارش غالب نمے آمد۔
داخل شد۔ یک شیشۂ مینائی از طلسم بدستش
بود کہ کسے در آں شیر مے پنداشت۔ کسے شربت
وکسے بادہ۔ ہر کرسی نشین میخواست کہ او را در
پہلوئے خود بنشاند مگر او ایں را خلاف وضعِ خود
شمردہ ہیچ جا نہ نشست فقط ازیں گوشہ تا آں
گوشہ گردش کرد و برفت۔ ایں بزرگ حافظ
شیراز بود و شیشۂ مینائی دیوان شعرش کہ
در رفعت پائگاہ با دامنِ فلکِ مینائی
دامن بستہ است۔

فارسی میں ترجمہ کرو۔

ڈاکٹر ہیرن میرے ہم قوم تھے۔ میں کھڑے کھڑے ان کے مکان پر جاتا اور چلا آتا جب کئی بار آنا جانا ہو چکا تو انہوں نے اپنی لڑکی سے میرا تعارف[1] کروایا۔ پندرہ سال سے کچھ زیادہ ہونے کے باوجود بھی وہ ہنوز کنواری تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کی وجہ یہ بتلائی کہ ابتک کوئی بر نہ مل سکا لیکن افواہ یہ تھی کہ اس کی نسل میں کچھ خرابی ہے۔ اس کے علاوہ اس میں کوئی اور نقص نہ تھا۔ وہ بہت ذہین اور عقلمند تھی اور ساتھ ہی حسین۔ اسلئے میں اکثر اس سے بات چیت کرتا اور اس میں بسا اوقات اتنی رات گذر جاتی کہ میں اپنی بیوی کو دوا پلانے کے وقت سے بھی بہت دیر بعد گھر پہونچتا۔

[1] معرّفی نمودن ۱۲

سبق نمبر ۱۸

فقرے

وہ افغان جو سامنے سے ہٹ کر آگے بھاگ گئے
تھے یا دائیں بائیں دروں میں گھس گئے تھے
پہاڑیوں کے نیچے جاکر اوپر چڑھ آتے ہیں۔
اور دروں کے اندر کی مخلوق بھی آپہنچتی ہے۔
اوپر سے گولیاں اور تیر برساتے ہیں ورنہ پتھراؤ
حقیقت تو یہ ہے کہ ایسے موقع پر جہاں فوج سمجھ چکی
تھی کہ میدان صاف کر کے آگے بڑھے ہیں انکا
فقط غل مچانا کافی ہوتا ہے اور سامنے کی
لڑائی تو کہیں گئی ہی نہیں۔ وہ میدان تو
ہر وقت تیار ہے جب تک کمر میں آٹا بندھا ہے۔
ہو چکا گھروں کو بھاگ گئے۔ کچھ وہ گئے کچھ اور
کھانا باندھ لائے۔ کچھ اور نئے آن شامل ہوئے۔
غرضیکہ بادشاہی لشکر جتنا آگے بڑھے اور پچھلی
مسافت طے ہو اتنا ہی گھر کا رستہ بند ہوتا جاتا
ہے اور وہ بند ہوا تو سمجھ لو کہ خبر بند۔ رسد بند
گویا سب کام بند +

فارسی ترجمہ

افغانان کہ از پیش باز پس رفتہ گریختہ بودند
یا دستِ راست و چپ بہ تنگہائے فرو خزیدہ
بودند۔ زیر تپہ ہائے راہ رفتہ بالا مے آئند و مردم
کہ میان درہ ہائے مے باشند ہم سر مے زنند از
بالا تفنگ و تیر مے بارند و اگرنہ سنگ و حقیقت الامر
این ست کہ در جائیکہ لشکریان یقین کردہ بودند کہ
میدان از دشمن پاک کردہ اقدام نمودہ بودند۔ ہیاہو
انداختن شان ہم کفایت میکند و الا جنگ رو در رو ہم
دست شان ہست۔ و آن چارہ تا پستِ جوین بکمر
بستہ است بدست مے باشد۔ وقتیکہ بشد سوئے خانہائے
خود شان پا پس مے آرند۔ در اثنائیکہ آنان مے روند چند
نفر دیگر خورش آوردہ وارد مے شوند و چند دیگر تر ہم شریک
مے گردند۔ فی الجملہ چندانکہ قشون شاہی پا پیشتر گذارند
و مسافتِ پیمودہ زیاد میشود ہمانقدر راہ وطن مسدود
میگردد و بجز و بستہ شدن آن گویا مراسلت مقطوع شد
و رسد ممنوع یعنی ہمہ کارہا معطل +

فارسی میں ترجمہ کرو:-

جب کوئی بیرونی دشمن حملہ کرتا ہے تو سامنے ہو کر مقابلہ کرتے ہیں ایک اونچی پہاڑی پر چڑھ کر
نقارہ بجاتے ہیں۔ جہاں جہاں کہ آواز پہنچی۔ ہر شخص کو پہنچنا واجب ہے۔ دو دو تین تین وقت کا
کھانا کچھ روٹیاں کچھ آٹا گھر سے باندھے ہتھیار لگائے اور آن موجود ہوئے۔ جب وہ ٹڈی دل

سامنے پہاڑیوں پر چھایا نظر آتا ہے تو بادشاہی لشکر جو میدان کے لڑنے والے ہیں دیکھ کر حیران ہو جاتے ہیں اور جب خیال آتا ہے کہ کتنے اور کیسے پہاڑ ہم طے کر کے یہاں آئے پیچھے تو وہ رہے اور آگے یہ بلا۔ نہ زمین کے نہ آسمان کے اسوقت خدا یاد آتا ہے +

سبق نمبر ۱۹

فقرے

ایک دن صبح کو ہماری ملاقات کیلئے ایک ایسی وضع کا امیر آیا جو چینیوں کی سی شکل و شباہت کا نہ تھا۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ شخص فرانسیسی ہے جو مدت ہوئی کہ پیرس کے پادریوں کے ہمراہ یہاں آیا تھا اور یہیں رہ پڑا اور رفتہ رفتہ اعلیٰ مرتبہ پر پہنچ گیا۔ اس امیر نے مجھ سے فرانسیسی زبان میں گفتگو کی۔ اور اسکے ذریعے سے مجھ کو اُس طرف کے وہ حالات معلوم ہوئے جو میری کتاب کیلئے ازبس کار آمد تھے۔ یہ شخص اکثر میرے پاس آتا اور گھنٹوں بیٹھا کرتا تھا اور وہاں کے باشندوں کے عادات و رسوم و طرز معاشرت کی نسبت وہ وہ باتیں سُناتا کہ میں دل سے اس کا گرویدہ ہو گیا اور سمجھا کہ میری کتاب اسکی بدولت ایسی لاجواب بنے گی کہ پڑھنے والے عش عش کرینگے اور میرا بڑا نام ہوگا +

فارسی ترجمہ

روزے علی الصباح رئیسے برائے ملاقات ما آمد کہ وضعش با وضعِ چینیان مانا نبود۔ بعدِ تحقیق معلوم شد کہ آدمِ فرنگی بود و مدتے گذشتہ کہ از پاریس ہمراہ کشیشہا اینجا وارد شدہ وہمیں جا اقامت گزیدہ و بتدریج بمرتبۂ اعلیٰ فائز گردیدہ بود۔ ایں دولتمند بزبان فرانسہ بامن حرف مے زد و بوساطتش آں احوالاتِ ایں دیار معلوم شد کہ در نہایت بکارِ کتابِ من میخورد۔ ایں مرد اکثر برائے ملاقاتم مے آمد و ساعتہا باو صحبت مے نمود و نسبت باہلِ ایں بلاد و طرز تعاشر و رسمہائے شان چندیں سخن میزد کہ از تہِ دل رہینِ منتش گشتم و گمان بردم کہ کتاب من بواسطۂ او چناں بے نظیر خواہد شد کہ خوانندگان مرحبا خواہند گفت و اسم و رسم نصیب من خواہد بود +

. . . .

فارسی میں ترجمہ کرو:-

چالیسؔ ون تک مسجد ملا طوطا کے نالوں سے اور گھر نزہت النساء کے فغاں سے میدان

قیامت تھا جب ماتم کی رسمیں ہو چکیں اور چار ماہ اور دس دن ایام عدت گذر گئے تو ملا طوطا نے محلہ کے
مقتدر لوگوں سے یہ کہا کہ بہتر تھا کہ میں مر جاتا اور ان مصیبتوں سے نجات پاتا جس خیال کو کہ میں ظاہر
کرنا چاہتا ہوں وہ شرافت اور حمیت سے بعید ہے لیکن کیا کیا جائے کہ بعض امور ایسے ہیں کہ انسان
ان کے اظہار سے مجبور ہے میں دیکھتا ہوں کہ نزہت کی زندگی نہایت خطرہ میں ہے۔ میں یہ چاہتا
ہوں کہ اس سے نکاح کروں ممکن ہے کہ اس سے کوئی اطمینان کی صورت پیدا ہو جائے۔ محلہ کے
سفید ریش سادہ لوحوں نے اس تجویز کو پسند کیا اور دونو کا نکاح ہو گیا۔

سبق نمبر ۲

فقرے	فارسی ترجمہ
امیر کو جوں جوں آرام کے اسباب ملتے جاتے	دولتمند چندانکہ او را اسباب راحت میسر گردد مے گوید
ہیں کہے جاتا ہے۔ اور اور۔ غریب کو جو مل گیا	دیگر میخواہم و باز دیگر۔ مرد بے مایہ ہرچہ بدستش افتد
اسی کو صبر شکر سے لیکر بال بچوں میں خوش ہو بیٹھتا	ہماں را بصبر شکر گرفتہ میان کس و کوئے خویش
ہے گرمی میں دوپہر کے وقت درختوں کا سایہ اسے	خوشگذرانی مے کند۔ در تابستان وقت نیمروز سایۂ
خسخانے سے بہتر ہے اور سردی میں سورج اس کے	درختان او را از راحت خسخانہ خوشتر است و در زمستان
کمرے کی انگیٹھی ہے۔ رات کو اگر مکلف لحاف بستر	آفتاب آتش تاب طاقش است شب اگر لحاف
نہیں تو کیا ہوا۔ گدڑی یا کملی میں لپٹا ہوا ہے	ملائم میسر نمے شد مضائقہ ندارد۔ خود را بگلیم یا کملی
یا چند سوکھی لکڑیوں کا ایک ڈھیر جمع کر لیتا ہے	پیچیدہ یا پشتۂ ہیزم خشک گرد آوردہ آتش بر کردہ
اور ان کو جلا کر اس کے قریب رات کاٹ دیتا ہے	پیش آں شب را بروز مے آرد و اگر زن و زندگی آشتہ باشد و خوش
گھر میں اتفاق ہو تو ایسی غریبی بھی کٹ جاتی ہے	صحبتے۔ زمانۂ غربت ہم بسر مے آید۔ غیر ازیں دولت مثل
اور پھر دولت تو ڈھلتی ہوئی چھاؤں ہے کیا جو	سایۂ ناپائدار است۔ آیا آنانکہ فلک زدہ ہستند
غریب ہیں وہ ہمیشہ غریب ہی رہینگے۔ کیا انکی	باید ہموارہ ہمچناں بمانند و دعائے خود شان
یا ان کی اولاد کی کبھی نہیں سنی جائیگی۔ نہیں امید	یا اولاد شان باجابت نرسد۔ امید ایں نوائے
انکے کان میں یہ خوش کن آواز ڈالتی ہے ؎	جاں پرور بگوش شان مے زند ؎

رسید مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند
چناں نماند و چنیں نیز ہم نخواہد ماند

رسید مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند
چناں نماند و چنیں نیز ہم نخواہد ماند

فارسی میں ترجمہ کرو:-

یہ دونو باتیں تو جھٹ تمہاری سمجھ میں آگئیں مگر تم اس بات کا اندازہ نہیں کر سکتے کہ سورج کتنا بڑا ہے۔ اگر سورج کو فٹ بال کے برابر مانیں تو اسکے مقابلے میں زمین ایک چھوٹا سا جوار کا دانہ ہوگی۔ کیونکہ اگر سو زمینیں برابر برابر رکھی جائیں تو کہیں جاکر سورج کی چوڑائی کے برابر ہوں۔ اسی طرح اگر ترازو کے ایک پلڑے میں سورج کو رکھیں تو وزن برابر کرنے کیلئے دوسرے پلڑے میں تین لاکھ زمینیں بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ رکھنی پڑینگی ان باتوں سے کچھ کچھ سمجھ میں آتا ہے کہ سورج کتنا بڑا ہے ۔

سبق نمبر ۲۱

فقرے	فارسی ترجمہ
صاحب تم تو اچھے خاصے عارف اور تمہارا کشف سچا ہے۔ میں راہ دیکھ رہا تھا کہ تمہارا خط آئے تو جواب لکھوں۔ کل تمہارا خط شام کو آیا۔ آج صبح کو جواب لکھا گیا۔ بات یہ ہے کہ نامور آدمی کے لئے محلے کا نام بتا ضرور نہیں میں غریب آدمی ہوں مگر فارسی انگریزی جو خط میرے نام کے آتے ہیں تلف نہیں ہوتے۔ بعض فارسی خط پر پتہ محلہ کا نہیں ہوتا اور انگریزی خط پر تو مطلق پتہ ہوتا ہی نہیں شہر کا نام ہوتا ہے ۔	آغا خیلے صاحب معرفت ہستی و کشف راست میداری۔ دیدہ براہ بوم کہ نامۂ شما برسد من جواب بنویسم۔ دیروز وقت شام خط شما درآمد۔ جوابش امروز صبح نوشتہ شد۔ حقیقت الامر اینست کہ آدم نام بردار راچگونگی محلہ لازم نیست من یک کم مایہ ہستم باوصف آں خطوط پارسی و انگلیزی کہ باسم خودم مرسوم باشد گم نمے شود بعض کاغذ ہائے فارسی اسم محلہ برآنہا ثبت نمے باشد و خطوط انگلیزی اصلاً ازو معرا باشد۔ ہمیں اسم شہر دارد و بس ۔

فارسی میں ترجمہ کرو:-

چند سال کا ذکر ہے کہ پنجاب کے ایک پہاڑی مقام میں وبائی بخار پھیل گیا۔ لوگ قصبے کے

مختلف محلوں اور جُدا جُدا مکانوں میں رہتے تھے اسلئے یہ خیال ہی محال تھا کہ بیماری چھوت سے پھیلی ہے۔ ڈاکٹر کے پاس ہر روز نئے مریضوں کی اطلاع پہنچتی تھی مگر حیران تھا کہ قصبہ صحت کے لحاظ سے عُمدہ موقع پر آباد ہے پھر جو یکایک بیماری نمودار ہو گئی اسکی کیا وجہ ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر نے تحقیقات شروع کی۔ پتہ لگاتے لگاتے معلوم ہُوا کہ جن جن لوگوں کو بخار ہُوا تھا انہوں نے ایک ہی گوالے کے ہاں سے دودھ لیا تھا۔ اور اس کی گائے بیمار تھی ٭

سبق نمبر ۲۲

فقرے

میرے دوستو۔ وہ ملک تو دُنیا ہی نئی ہے کیونکر لکھوں کہ تمہارے تصور میں تصویر کھینچوں یہ عالم ہے کہ چاروں طرف پہاڑ۔ درختوں کا بن گھاٹی ایسی تنگ کہ دو تین آدمی بمشکل چل سکیں۔ رستہ ایسا کہ پتھروں کی اُتار چڑھاؤ پر ایک لکیر سی پڑی ہے۔ اسی کو سڑک سمجھ لو۔ گھوڑوں کا ہی دِل ہے اور انہیں کے قدم ہیں کہ چلے جاتے ہیں۔ کبھی دائیں پر کبھی بائیں پر کہیں دونوں طرف کھڈ ہیں کہ دیکھنے کو جی نہیں چاہتا۔ ذرا پاؤں اِدھر اُدھر ہُوا لڑھکا اور گیا۔ یہ عالم ہوتا ہے کہ نفسی نفسی پڑی ہوتی ہے ایک بھائی لڑھکا جاتا ہے دوسرا بھائی دیکھتا ہے اور آگے ہی قدم اُٹھاتا جاتا ہے کیا ذکر جو سنبھلنے کا خیال آئے

فارسی ترجمہ

رفیقہام آں دیار عالمِ دیگر است چہ طور رقم کنم کہ در مخیلۂ تاں صورت گیر و منظر ایں است کہ چہار سو کوہسار و درختانِ انبوہ و درہ اینقدر تنگ کہ دو سہ نفر بآسانی راہ رفتن نمے توانند۔ راہ ایں چنیں دشوار گزار کہ بر گذرگاہِ سنگہا گویا خطے پیدا شدہ است ہمیں را راہ فرض کنید۔ آفریں باد بر اسپہا و بر ثبات قدم شان کہ چنیں راہ مے پیمائند۔ گاہ دست راست گاہ دست چپ۔ گاہ ہر دو طرف غارہائے ژرف است کہ دل بہ نگاہ کردن میل نکند۔ ہمینکہ کسے از پا در آمد فرو لغزید و بگذشت۔ ایں ہرج مرج باشد و یک عالم نفسی نفسی۔ برادرے فرو مے غلطد برادر دیگرش مے بیند و پیشتر قدم مے نہد بے فکر ازانکہ او را دستگیر باشد ٭

فارسی میں ترجمہ کرو۔

اے اس ویران بستی کے باشندو۔ دیکھو تمہارے پاس میرا ایک پھول آیا ہے۔ کہیں مُرجھا نہ جائے

وہ اکثر سونے میں اپنے مُنہ سے چادر تک کا کونہ ہٹا دیا کرتا تھا۔ کہیں خاک کے نیچے اسکو تکلیف نہ پہنچے اگر وہ چونک پڑے تو اسے آہستہ آہستہ تھپک دینا اسے مچھروں کے کاٹنے کی برداشت نہیں۔ خدا کے لئے ذرا دیکھتے رہنا۔ کہیں کوئی موذی کیڑا اس کے ننھے سے نرم و نازک بدن پر حملہ نہ کر بیٹھے۔ اگر ہو سکے تو اسے اپنے پہلو میں سلانا۔ دیکھنا میرے موتی کی آب نہ جائے۔ میرے ہیرے کی چمک زائل نہ ہو۔ میرے لال کو کچھ ملال نہ ہو۔

سبق نمبر ۲۳

فقرے	فارسی ترجمہ
ذرا آنکھ کھول کر دیکھو کیا بہار ہے۔ نسیم کے ہلکے جھونکے۔ بادِ صبا کی اٹکھیلیاں۔ چلتے ہوئے پانی بہتی ہوئی ندیاں۔ شفاف جھیلیں۔ فلک سے سر بلند آسمان سے باتیں کرتے ہوئے پہاڑ اور انکی برف سے ڈھپی ہوئی چوٹیاں پھولوں کے تختے اور پھلوں سے لدی ہوئی ڈالیاں۔ درخت اور انکے ہرے ہرے پتے۔ سبزہ اور اس کا فرش زمردین۔ پکتے ہوئے کھیت اور اس میں قوت زندگی سے بھرے ہوئے سُنہری خوشے نگاہ کیلئے جنت نہیں تو کیا ہے۔	چیزے چشم را وا کردہ ببینید چہ بہار است۔ نفحہائے سبک بارِ نسیم۔ نازک خرامیہائے بادِ صبا۔ آبہائے رواں۔ سبک خیز ہائے تیز رفتار۔ دریاچہ ہائے شفاف۔ بحر ہائے پُر آب کوہسار فلک رفعت و قلہ ہائے پر برف کوہ چمن زار ہا و شاخہائے باردار۔ اشجار و برگہائے سبز فامش۔ سبزہ و فرشِ زمرد نگارش۔ کشت زار ہائے رسیدہ و در آں خوشہائے زرین کہ از قوتِ حیات لبریز است۔ ایں ہمہ اگر برائے نگاہ جنت نیست دیگر چیست۔

فارسی میں ترجمہ کرو:-

ابا جان کہتے تھے کہ ان کی کمر ٹوٹ سی گئی ہے اور بصارت میں بھی فرق آگیا ہے۔ کل سے میں دیکھتی ہوں کہ وہ داہنے ہاتھ میں عصا رکھنے لگے ہیں۔ اور بایاں ہاتھ ہمیشہ کمر پر رہتا ہے۔ اماں جان تو جو کل سے لیٹی ہیں اُٹھی ہی نہیں۔ ایک دفعہ کوشش کی تھی مگر اُٹھا نہ گیا۔ آئیے اور انکی مزاج پرسی کیجئے۔ بھائی جان میں سچ کہتی ہوں کہ اگر وہ تمہیں ایکبار اور دیکھ لیں تو بالکل اچھی ہو جائیں۔ بھائی جان

تمہارے چلے آنے کے بعد تمہارے سب دوست جمع ہوئے تھے مگر جانتے کیا بات کسی کا دل نہ لگا۔

سبق نمبر ۲۴

فقرے	فارسی ترجمہ
نئے مکانات میں سرکاری کالج ہندو کالج اور پل کا پل دیکھنے کے لائق ہے۔ پل پر سے بنارس کا نظارہ بھی دیکھنے کے قابل ہے۔ شہر دریا سے بہت اونچا ہے اور کمان کی طرح کنارے کنارے آباد ہے۔ سینکڑوں گھاٹ بنے ہوئے ہیں بعض پرانے بعض نئے مگر سب کے سب پتھر کے ہیں۔ گھاٹوں پر پتھر کی سیڑھیوں سے چڑھتے ہیں۔ بعض ان میں سے اتنے اونچے ہیں کہ سو سے زیادہ سیڑھیاں چڑھنی پڑتی ہیں ۔	در عمارات جدیدہ درسگاہِ دولتی۔ درسگاہ ہنود و پلِ راہِ آہن منظرے خوب دارد از روئے پشت پلِ شہر بنارس ہم نظارۂ خوبیست۔ شہر از دریا بسیار بلند تر واقع است و ہمچو قوس بر کنارش آباد است۔ صدہا آبشخور ہائے ساختہ اند۔ بعض کہنہ۔ بعض نو تعمیر کردہ مگر ہمہ از سنگ۔ تمام آبشخورہا پلہ ہائے سنگین میخورد۔ بعضے از انہا ایں قدر بلند است کہ زیادہ تر از صد پلہ ہائے میدارد ۔

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

جب میز پر سے چادر اٹھ گئی تو ڈاکٹر اس سے کوئی ایک گھنٹے تک بڑے فائدے اور کام کی باتیں کرتا رہا۔ پھر اس کو سونے کی اجازت دی۔ دن بھر کا تھکا ہوا تو تھا ہی۔ بڑی خوشی سے ایک نوکر کے ہمراہ ایک کمرے میں گیا جو اس کے سونے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ کیا دیکھتا ہے کہ وہاں نہ تو کسی قسم کا اسباب ہے نہ فرش صرف ایک سادی سی مسہری پڑی ہوئی ہے اور اس کے اوپر ایک ایسا سخت گدیلا کہ جس سے زمین پر ہی سونا بہتر ہے پھر تو دولتمند ضبط نہ کر سکا۔ جھنجھلا کر نوکر سے کہنے لگا کہ او بدذات مجھ کو ہرگز یقین نہیں آتا کہ ڈاکٹر نے میرے سونے کے لئے یہ کمرہ مقرر کیا ہو۔ یہ تو کتوں کے بھی سونے کے لائق نہیں۔ چل مجھے دوسرا کمرہ بتا جہاں ذرا نیند تو آئے ۔

سبق نمبر ۲۵

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

رفتہ رفتہ میری عمر میں زیادتی ہوتی گئی اور وہ دن آپہنچا جس دن مینے اچھی طرح دیگر محبت کرنے والیوں اور اپنی پیاری ماں میں تمیز کرلی۔ اور دماغ میں جمالیا کہ سب سے زیادہ چاہنے والی سب سے زیادہ شفیق یہی میری ماں ہے۔ ماں کے مفہوم کو سمجھنا ابھی میری سمجھ سے باہر تھا مینے اپنے لئے اس کو سب سے زیادہ شفیق اور ایک نعمتِ عظمیٰ سمجھا تھا لیکن اِسوقت ماں ہی کہنا مناسب ہے کیونکہ وہ در اصل ماں تھی۔ ہاں تو کس طرح تمیز ہوئی میں پہلا دن بیان کروں۔ یُوں ہُوا کہ مجھے میری ماں کی گودی سے کسی نے لے لیا۔ کچھ دیر تو مینے خاموشی اور گھبراہٹ میں گزار دی پھر رونا شروع کیا۔ اب کیا تھا ایک سے دوسرا اور دوسرے سے تیسرا مجھے لینے لگا۔ میرا دل تھا جس کو کسی گود میں قرار نہ تھا۔ میری آنکھیں کچھ کھُلی کچھ بند انہیں آنکھوں کو ڈھونڈ رہی تھیں۔ کسی نے بھوکا سمجھ کر دودھ دیا۔ کسی نے گا بجا کر بہلانا چاہا۔ میرا سنبھلنا مشکل تھا۔ آخر اسی محبت بھری گود میں مجھے پہنچا یا وہاں پہنچنا تھا کہ باچھیں کھل گئیں ؎

سبق نمبر ۲۶

اس کی مثال ایک مُلاقات میں انہوں نے عجیب سُنائی۔ کہنے لگے ایک شخص کے پاس ایک قلمی نسخہ موجود تھا۔ مینے ہر چند اس سے کہا کہ وہ قیمتاً میرے ہاتھ وہ نسخہ بیچدے وہ راضی نہیں ہُوا اس کا سبب یہ نہیں تھا کہ وہ خود اس کتاب کا قدر شناس تھا بلکہ وہ بالکل بے علم تھا اور اس کتاب کی اصلی خوبی سے بے خبر تھا۔ صرف یہ جانتا تھا کہ پُرانا نسخہ ہے اور اسکی جلد خوبصورت ہے۔ بے ضرورت کیوں بیچوں۔ آخر تنگ آکر مینے اس سے دیکھنے کے لئے وہ نسخہ مانگ لیا اور اسکی خوبصورت جلد سے اصل کتاب کو جُدا کرکے اس کتاب کی جگہ کوئی اور قلمی کتاب جو اس تقطیع کی تھی اور اتنی ہی بڑی تھی جڑوا دی۔ مالک کی ناواقفیت کی یہ حالت تھی کہ واپس لیتے وقت اسنے جلد کی حالت کو دیکھ لیا کہ اچھی ہے اور خراب نہیں ہوئی۔ اسے خبر بھی نہ تھی کہ جلد کے اندر کیا سے کیا ہوگیا۔ مینے اپنے ضمیر کو یہ کہہ کر تسلی دے لی کہ وہ شخص اس کتاب کے رکھنے کا اہل نہ تھا اسلئے اُس سے اِس کا چھن جانا ہی اچھا تھا ؎

سبق نمبر ۲۷

مَیں بیگناہ ہوں جس دماغ میں آج سے پندرہ بیس۲۰ برس پہلے میری محبت کے خیالات بھرے ہوئے تھے۔آج اسمیں قتل کی تجویزیں ہیں۔شہزادے! جن آنکھوں سے آج خون ٹپک رہا ہے یہ کبھی میری طرف پیار و محبت سے بھی اُٹھی ہیں۔اگر تیری کامیابی صرف میری موت پر منحصر ہے تو میں یہ جان قربان کرتی ہوں لیکن نافرمانی کا الزام میرے اوپر بہتان ہے۔الیاس وہ کام نہ کر کہ میرے دونو بچّے دُنیا میں ذلّت کی زندگی بسر کریں۔مَیں جانتی ہوں کہ تھوڑی دیر میں میرا جسم اس فرش پر تڑپ رہا ہوگا اور جب تیری آنکھیں مجھ کو مُردہ دیکھ لیں تیرا دل ٹھنڈا نہیں ہوسکتا۔مَیں اپنا خون معاف کرتی ہوں۔بائیس برس تیرے ساتھ زندگی بسر کی تیری بدولت دُنیا کے لُطف اُٹھائے ایک ایسے رفیق کو جان نذر کر دینا کوئی بڑی بات نہیں اب میں اجازت دیتی ہوں کہ تو شوق سے اپنی خواہش پوری کر+

ابھی یہ پہلا فقرہ ختم بھی نہ ہُوا تھا کہ ظالم الیاس نے آبدار خنجر کو حرکت دی اور عین اسوقت جبکہ مظلوم شہزادی کی آنکھیں اپنے خاوند کے چہرہ کو تک رہی تھیں اس کے کلیجہ میں بھونک دیا+

سبق نمبر ۲۸

آج بہت دنوں کے بعد تمہاری خیریت ابّا جان کی زبانی معلوم ہوئی جس روز سے تم گئے ہو۔کسی طرح طبیعت کو قرار ہی نہیں۔رہ رہ کر یہ ہی سوچتی ہوں کہ تم مجھ سے ناراض ہو کر گئے ہو۔سوائے اسکے اور کوئی جانے کی بات نہ تھی۔مَیں غریب لاچار ہوں اور سوائے خدا کے اور تمہارے کوئی میرا وارث و نگران نہیں۔جب تم ہی ناراض ہو گئے تو بتاؤ مَیں کس امید پر جیوں۔مَیں ہر وقت خطاکار ہوں قصوروار ہوں بُری ہوں نالائق ہوں بدنصیب ہوں مگر تمہاری ہوں۔تم اگر خفا ہو تو خدا کے لئے معاف کردو میں ہاتھ جوڑ کر معاف کراتی ہوں اور ہاں مجھ دُکھیاری سے خفا ہو کر تم اپنا بھرا پُرا گھر کیوں چھوڑتے ہو۔مَیں حاضر ہوں تم آؤ اور جو کچھ سزا چاہو مجھے دو۔واقعی مجھ سے تمہیں آرام نہیں پہنچا۔مَیں بدتمیز ہوں جو کچھ ہوں تمہاری لونڈی ہوں۔میرا کوئی اور ٹھکانا بھی نہیں جہاں میں جا پڑوں۔صرف تمہارا گھر ہے جس میں ساری عمر بسر کرنی ہے۔اگر کوئی ایسا بڑا قصور مجھ سے ہو گیا ہے جو تم معاف نہیں کر سکتے تو خیر

میں اس دُنیا ہی کو چھوڑ دونگی جاؤنگی مگر تمہاری دہلیز سے زندہ جاؤنگی۔ فقط

تمہاری خطاوار بدقسمت زبیدہ

سبق نمبر ۲۹

شنوانگ جو معصوم کے نام سے مشہور ہے جب چین کے تخت پر بیٹھا تو اسنے حکم دیا کہ تمام قیدی جو سابقہ بادشاہوں کے عہد میں بے انصافی سے قید خانے میں اسیر ہیں فوراً رہا کر دیئے جائیں۔ اس آزاد کردہ تعداد میں سے جو بادشاہ کے شکریئے کے لئے آئے ایک بوڑھا بھی تھا جو بادشاہ کے قدموں پر گر پڑا اور کہنے لگا اے چین کے بڑے مالک مجھ کمبخت کی طرف دیکھ جس کی عُمر اسوقت پچاسی برس کی ہے اور میں بائیس برس کی عُمر میں جیلخانے میں قید کیا گیا تھا۔ مجھ بیگناہ کو بغیر اس کے کہ میرے الزام لگانیوالے میرے سامنے بھی لائے جاتے قید خانے میں بھیجدیا گیا۔ مَیں پچاس برس سے زیادہ تنہائی اور اندھیرے میں رہا ہوں اور اس مصیبت سے مانوس ہو گیا ہوں۔ اب اس سورج کی چمک سے جسکا دیدار تیری بدولت مجھے نصیب ہُوا میری آنکھیں چندھیاتی ہیں۔ اے شاہ مجھے اجازت دے کہ مَیں اپنی بقیہ مصیبت کی زندگی بھی اسی قید خانے میں گذار دوں۔ میری اندھیری کوٹھری کی دیواریں مجھے ان شان و شوکت کے محلوں سے زیادہ پیاری معلوم ہوتی ہیں۔ میری زندگی کے دن اب تھوڑے ہی باقی رہ گئے ہیں اور مَیں نہایت ناخوش اور رنجیدہ رہونگا اگر میں اسی قید خانے میں واپس نہ بھیجدیا جاؤں جس میں اپنی جوانی کے دن مہینے گذارے ہیں +

سبق نمبر ۳۰

میں نے پروفیسر اقبال کو بھی دیکھا ہے اور ڈاکٹر اقبال کو بھی۔ سیالکوٹی اقبال کو بھی اور لاہوری اقبال کو بھی۔ یورپین اقبال کو بھی دیکھا ہے اور لندنی اقبال کو بھی مگر کبھی آدمی نہیں پایا وہ ازل سے حیوان ہیں اور حیات ابدی کے نشان ہیں ہندوستان کے آدمی حیوان کے لفظ کو مکروہ جانتے ہیں مگر میں اس لفظ میں وہ جان پاتا ہوں جو ہند کے کسی انسان میں نہیں +

برسات میں مکھیاں اور پروانے دونو پیدا ہوتے ہیں اور دونو جاندار کہلاتے ہیں مگر ایک آدمی کو

ستاتا ہے اور مجلس یحییٰ کا نام پاتا ہے۔ اور دوسرا شمع کے رُخ پر قربان ہوجاتا ہے اور عبرت ڈھونڈھنے والوں کو صبح کے وقت اپنی لاش دکھاکر رلاتا ہے۔

اقبال بھی ایک پروانہ ہے جو ان دیکھی شمع کا دیوانہ ہے مکھیاں اس کے اشعار کو مٹھاس سمجھ کر چاٹتی ہیں اور پروانے شعلہ سمجھ کر قربان ہونے آتے ہیں۔

فصل دوم

ترکیب و تقسیم جُملہ

جُملے دو طرح کے ہوتے ہیں مفرد و مرکب۔ زید آمد ایک جملہ ہے اور مفرد ہے کیونکہ اس میں فعل ایک ہی ہے۔ زید آمد و کتاب برد میں دو فعل ہیں۔ اور زید آمد اور کتاب برد کو واؤ عاطفہ نے ملاکر ایک جملہ مرکب بنادیا ہے یعنی جملہ معطوفہ۔ اسی طرح واؤ عاطفہ کی جگہ کوئی حرف شرط ہوتا تو جملہ شرطیہ ہوجاتا انشاء میں مہارت حاصل کرنے کا ایک بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ مفرد جملوں کو مناسب حروف سے ترکیب دے کر مرکب جُملے بنائے جائیں اور برعکس اس کے حروف کے حذف سے مرکب جملوں کو مفرد جملوں میں تقسیم کیا جائے۔

بعض اوقات دو مفرد جملوں کے امتزاج سے ایک مفرد جملہ ہی بنالیتے ہیں۔ مثلاً تیغ از نیام بیرون کشید۔ بر دشمن نابکار حملہ کرد۔ اسکی بجائے اگر ہم یہ کہیں تیغ از نیام بیرون کشیدہ۔ بر دشمن نابکار حملہ کرد تو پہلا جملہ مبدل بہ حال ہوجاتا ہے اور دونو جملے ایک مفرد جملے کی صورت اختیار کرتے ہیں۔ یا مثلاً باید مجرم خود اعتراف کند۔ بغیر از اعتراف بعقوبت خواہد رسید۔ ان دونو جملوں کی ترکیب سے ہم یوں کہہ سکتے ہیں اگر مجرم خود اعتراف نکند بعقوبت خواہد رسید۔ مگر یہ جملہ ایک مرکب جملہ ہے۔

جس طرح دو یا زیادہ مفرد جملوں سے ایک بڑا مفرد جملہ بناتے ہیں یا ایک ہی مرکب جُملہ جیسا کہ اوپر کی دونو مثالوں سے ظاہر ہے اسی طرح ایک بڑے مفرد جملے یا ایک مرکب جملے کی تقسیم سے دویا

زیادہ مفرد جملے پیدا کرتے ہیں مثلاً صبح زود از خواب برخاستہ رخت پوشیدہ سوار کالسکہ شدم ایک مفرد جملہ ہے اسی کے تین مفرد جملے ہوسکتے ہیں۔ صبح زود از خواب برخاستم رخت پوشیدم۔ سوار کالسکہ شدم یا مثلاً

از ہمہ ایں خیابانہا کہ عبور شد طرفین درختہا خوب کاشتہ اند ایک مرکب جملہ ہے اگر اسی کو یوں کہیں بسیار خیابانہا عبور کردیم در ہمہ آں طرفین درختہا خوب کاشتہ اند تو دو مفرد جملے بنجاتے ہیں جن کو کسی طرح کا حرف ایک دوسرے سے ترکیب نہیں دیتا۔

ذیل میں ہم ایک دو مشقی سبق ترکیب و تقسیم جملہ کے متعلق لکھتے ہیں۔ طالبعلم کو چاہئے کہ انکی صورت بدلنے میں یہ ضرور ملحوظ رکھے کہ اصلی جملے اور اس جملے میں جو بعد ترکیب یا تقسیم نکلے تغائر معنی نہ ہو۔ مثلاً او مردے تنومند و فربہ است اسمش سلطان است دو مفرد جملے ہیں ان کو اگر یوں ترکیب دیں مردے کہ تنومند و فربہ است اسمش سلطان است یا نامِ مردِ تنومند و فربہ سلطان است یا یوں کہ او مردے تنومند و فربہ است چراکہ اسمش سلطان است تو تینوں صورتوں میں مفہوم اصلی خبط ہوجاتا ہے یوں کہنا چاہئے آں شخص سلطان نام مردے تنومند و فربہ است۔ یہ تو گویا ایک مفرد جملہ ہے اگر ان دو نو مفرد جملوں کا ایک مرکب جملہ بنانا ہو تو واؤ عاطفہ لگانے سے جملہ معطوفہ مرکبہ بھی بناسکتے ہیں۔

(۱) ذیل کے مفرد جملوں کو تغیر لفظی سے ایک بڑے مفرد جملے میں ترکیب دو:۔

(الف)

(۱) صبح زود از خواب برخاستیم۔ سوار قائق شدیم۔ راندیم برائے ساحل۔ (۲) زمین ہائے اینجا پست و بلند است تپہ زیاد دارد۔ (۳) یک ساعت بغروب ماندہ بود۔ بحوالی پاریس رسیدیم۔ (۴) یک دالان ہم بود۔ او را فرش کردہ و زینت دادہ بودند۔ (۵) در کالسکہ سوار شدیم۔ براہ افتادیم۔ شلیکِ توپ شد (۶) ایں میدان دو حوض با فوارہ داشت۔ فوارہا ہمیشہ نمے جہد۔ (۷) من ہمیں حالا مے روم۔ ہر دو را روانہ کنم۔ (۸) چند دقیقہ گذشت۔ خیلے انتظار مے داشتیم۔ آخر کشتی براہ افتاد۔ (۹) بعد ناچار بشود۔ تن بقضا بدہد۔ رنج و غم بکشد۔ (۱۰) تیمور را بیک بہانہ خانۂ تان صدا کنید بگوئید زینب برائے تو بے اختیار است۔ (۱۱) تو یک مردِ بزدل و ترسو ہستی۔ ایں را ہمہ میدانند۔ (۱۲) تو ہم یک ہنری بنما۔

آدمے لخت کن۔ مائے بدزد۔ پارچہ بگیر۔ راہی بزن۔ اسپے بیر۔ پولی بیار +

(ب)

(۱۳) آیا میخواہی بہ باغ وحوش وطیور بروی۔ گردش کنی۔ (۱۴) من ہمین قدرے خواہم خبر داشوم دلم آرام بگیرد۔ (۱۵) الحال مے روم۔ دیگر کار دارم۔ وقتِ آمدنِ گاو و گوسپند است۔ (۱۶) وضعِ تماشا تغییرے یا بد۔ صورتِ خانۂ وزیر بر پا میشود۔ (۱۷) او خودش مے خواست تو کرت رانخطائے بین ازد۔ (۱۸) دریں حال ابراہیم داخلِ خانہ میشود۔ لباس بسیار نفیس پوشیدہ است۔ عصائے بزرگ در دست دارد و پیش خدمتہا ہم ہمراہش ہستند۔ (۱۹) عہد انوشیروان عہدِ انصاف و معدلت بود۔ گرگ و میش باہم بچرید (۲۰) تو لاغر جسم ہستی۔ چنیں سنگ گراں نمے توانی برمے داری۔ اینقدر قوت نمے داری۔ (۲۱) عروسیت باین وی سر میگیرد۔ من خیلے رضی ہستم۔ (۲۲) او بکنج خانہ مے رود۔ پاہائے خود رانگاہ میکند۔ بہمین کار مشغول مے اند (۲۳) برائے چہ بہ دزدی بروم۔ مالم کم است؟۔ دولتم کم است؟

(۲) ذیل کے مفرد جملوں کی ترکیب سے مرکب جملے بناؤ:-

(الف)

(۱) از کالسکہ پیادہ شدیم۔ آنجا قدرے نشستیم۔ حاکمِ شہر نطقے کرد۔ (۲) از پلِ رودخانہ گذشتیم۔ داخلِ عمارت شدیم۔ ایں عمارت برائے ما معیّن کردہ بودند۔ (۳) پاریس شہریست بسیار قشنگ و خوشگل و خوش ہوا۔ غالباً آفتاب دارد۔ بسیار شبیہ است بہوائے ایران۔ (۴) رودخانۂ سین مثل رودخانۂ تمیز نیست۔ کم عرض و کم آبست۔ کشتی بزرگ ہیچ نمے تواند سیر بکند۔ (۵) از عمارت ہمان دیوار ہا دیدم۔ خیلے تاسف خوردم (۶) مرتبۂ فوقانی عمارت حمامِ خوبے دارد۔ بسیار پسندیدم۔ آب گرم دارد۔ آب سرد دارد۔ ہر دو دارد (۷) دعا کن نزاعِ مان زود تر تمام بشود۔ تراہم شہر بدہم۔ (۸) خیلے کس ہا مثل شمانہ خیر گفتند۔ آخر باز گردند۔ (۹) ایں برائے دیگراں نادرست است۔ برائے ما خیلے خوبست۔ (۱۰) او دولتِ زیاد دارد۔ در تجارت سر رشتہ دارد۔ پول پیدا کن ہست۔

(ب)

(۱۱) من بچہ نیستم۔ عقلم قبول مے کند۔ او مرد با جرأت است۔ (۱۲) باسم و آبروئے تو ضرر نخورد۔ من باید تا زندگی

خودم را سیه روز کنم۔ (۱۳) بخدا من باو نخواهم رفت نخواهم رفت همه عالم خواب بشو و گو باش۔ (۱۴) خیلے بعید شده اید۔ ازیں وجه است طاعون و وبا از ولایت گم نمیشود۔ (۱۵) بعد زندگی برادرم یک کلمه حرف باز نه کرد۔ حرفے نمے زد۔ او مرا هرگز نمے خواهد (۱۶) بصلح و آشتی میل نه کرد، سه هزار شصت هزار تومان سوخته است۔ (۱۷) باران متصل مے بارید۔ برائے چند لمحه آنجا قیام کردیم چائے و میوه خوردیم منزل رفتیم۔ (۱۸) زنهائے انگلسی را نمے کشتند۔ بدون آسیب رها مے کردند کینهٔ عموم هندیها نسبت بعموم ما بدرجهٔ کمال بود۔ (۱۹) من برخاستم دویدم۔ باز وئے او را گرفتم۔ پرسیدم فیلبان چه شد۔ (۲۰) ساعتے چند بگذشت۔ ناگاه زنِ هندی پیدا شد۔ ایں زن ما را باینجا هدایت کرده بود۔

(ج)

(۱) داروغه مردے عاقل و مدبر بود۔ مردان را بیدرنگ بقتل میرساند۔ زنان را بخیالِ منفعت ذخیره نمود۔ از انظار پنهان داشت۔ (۲) پنج شبانه روز ما دریں خانهٔ تاریک بسر بردیم۔ دریں مدت عذابهائے الیم بر ما نازل آمد۔ کثافتِ جامه و عفونتِ هوائے مسکن از همه مصیبتها عظیم تر بود۔ (۳) آخر به یکبارگی بنائے گریه و زاری گذاشت۔ پیوسته اسم نامزدِ خود را بر زبان مے آورد۔ من شکر الٰهی را بجا آوردم۔ دخترم انجام کار از خطرهٔ جنون بیرون جسته بود۔ (۴) فیلبان بهمان خانه ما رفته بود۔ غالباً در آنجا منزل گرفته بود۔ انتظارِ ورود ما مے کشید۔ شوهرم باین همه یقین مے داشت۔ (۵) دختر و داماوم باهم همعنان شدند۔ از جلو ما مے رفتند۔ آهسته باهم صحبت مے داشتند از دیدار و گفتار همدگر نشاط و مسرت حاصل مے نمودند۔ (۶) من گاه گاه از پسر خود سؤالے میکردم۔ جوابے درست بمن نمے داد۔ تمام هوش و حواسش مصروفِ نامزدِ خویش بود۔ (۷) ولیام زنده بود۔ با دایه اش انتظارِ پدرم مے کشید۔ در خانهٔ قدیم خود بود۔ ایں خانه همان خانهٔ ویران بود۔ بوم و چغد او را امداد خود ساخته بودند (۸) ایکاش من قبل از انها مرده بودم۔ ایں تیره روز نمے دیدم۔ باین حالت جانسوز نمے بودم۔ (۹) ایں حیوانیست مسمّٰی به کانگرو۔ در استریلیا پیدا مے شود۔ خیلے شبیه است بموشِ دو پا۔ چیزے عجب است۔ (۱۰) ایں جانور خیلے تند میجهد۔ راه نمے تواند برود۔ دستهائش کوتاه است پاها بلند۔ متصل باید بجهد۔ بقدرِ شغال بزرگ است (۱۱) یکے از صاحب منصبانِ قشون آنجا پیدا شد۔ از حالات جنگ تعریف مے کرد۔ گلولهائے توپ تفنگ

فشان داد۔ این بدرختها خورده بود۔ (۲) از زن و مرد تماشاچی از دحام غریبے کردند۔ فریاد مے زدند۔ هورا مے کشیدند۔ (۳) درمیان آنها پسر سلطان مرحوم دیدم۔ جوانِ رشید و سوار خوبے است میگفت چند سال در روسیه بوده است۔ مدتے هم در فرنگستان است۔ (۴) این شخص از دپلوماتهائے بزرگِ فرنگستان است۔ بیست سال پیشتر در اسلامبول وزیرِ مختارِ انگلیس بوده است۔ بسیار با اقتدار در آنجا حرکت میکرده است۔

(د)

(۱) غفلتاً آقا حسن تاجر پیدا شد۔ سلام داد نشست۔ گفت۔ (۲) امروز من وکیل خود هستم دلم نمے خواهد با تو همخوابه شوم۔ دستت نمے دارم خواهشِ عمل برده نیست۔ (۳) من هرگز اهل این کار نیستم از این خیال بیفت۔ بعد از این اسم مرا بزبان نیار و این حرفها را نزن۔ (۴) درین حال صدائے پا مے آید۔ عزیزه بیگ با اطاق دیگر مے رود۔ سکینه خانم چادر بسر کرده روبش را مے گیرد مے نشیند۔ (۵) بروآئینه نگاه کن۔ ببین از خشم چشمهایت را خون گرفته است چرا اینقدر کم حوصله۔ (۶) مقصود تو اینست بروے زنِ فلاں بشوی۔ خونِ ما را بجوشِ ستمگاران بیامیزی روح همه مرده هائے ما را از خانوادهٔ ما بیزار کنی۔ (۷) زمانه برگشته است۔ دخترهائے زمانه ذره شرم و حیا در روئے شان نمانده است۔ (۸) حالا عقل در سرم نیست عمارت بیاید برود من وکیل پیدا کنم (۹) دختراں پاریس امسال این قسم لباس مے پوشند سال گذشته طور دیگر لباس داشتند سال آینده نوعے دیگر لباس خواهند پوشید۔ در پاریس هر سال رسم لباس پوشیدن عوض مے شود۔ (۱۰) اگر نسبت بمن چه خدمتے داشتید۔ بفرمائید۔ بجان و دل بانجامش بکوشم۔

(س)

(۱) آخر چند تا شیاطین را امر کردم۔ در قلعهٔ ایشان فتنه و فساد انداختند بدبختان بالائے منبر رفته آشکار خلاف ما وعظ کرده بودند۔ (۲) گفتند تذکره نمے داری نمے گذاریم باین خاک گذر کنی آدم ناشناس و بے تذکره را راه دادن خلاف قانون است۔ (۳) خانم وقت ایستادن نیست۔ شب مے گذرد۔ حال بفرمائید ببینم از من چه مے طلبید۔ (۴) من همین حالا پیشِ شما قلعهٔ فرضی را برپا مے کنم بهم مے زنم۔ قلعهٔ حقیقی همین طور خراب خواهد شد۔ (۵) شرف نسا راست مے گوید او تاجر سے فقیر است آدم خوبیست۔ پسرم را از راه در برده است تقصیرش غیر از این

نیست۔ (۷) خورجین رازمین بگذار بند سرش را باز کن۔ از میانش پارہائے چوب منقش در آرد ماغم را بسوالہائے بے فایدہ پریشان مکن۔ برو پیش اسبہا منتظر باش من ہم بعد یک ساعت عمل خود را تمام کردہ میرسم (۸) چوبے برگ درست داشتہ است۔ آنرا بلند مے کند۔ رو بآن پارہائے چوب مے نہد۔ ہیچوب مے زند ہمہ از ہم مے پاشند۔ (۹) سلیمان ازیں سخنان متحیر مے ماند خواہرش ہم بسیار بسیار سخت مے لرزد سلیمان حالت اورا مے فہمد تعجب نمائد روئی بسوی او گذارد نزدیکتر رود آہستہ آہستہ بخندد مے پرسد +

(۳) مندرجہ ذیل جملوں کو چھوٹے چھوٹے مفرد جملوں میں تقسیم کرو:-

(الف)

(۱) سی ہزار روپیہ کہ از و ماندہ است بمن برسد۔ (۲) واضح است کہ بر مرگِ حاجی کریم مالش بدخترِ او برسد (۳) چونکہ ہمیشہ طالب حسنات است مثلِ اولادِ خود با و توجہ میشود۔ (۴) ما ہم ہمیں طورے کہ رفیق مان تقریر کرد ہمان را میگوئیم۔ (۵) اگر تو وشوہرت بمن یاری بکنید اسپ کرئی خود را بشوہرت مے بخشم۔ (۶) صیاد اسبِ خود را چنیں تیز مے راند کہ در یک لمحہ سر گاوہ رسید۔ (۷) نفست بگیر والا ترا بدبخت خواہم کرد۔ (۸) او پیرِ نود سالہ است وہنوز بصارتِ سلیم دارد۔ (۹) دانایانِ حقیقتِ اکثر امور را مے فہمند اما کم گو مے باشند۔ (۱۰) غذائے انسان از نتیجہائے زراعت است کہ سرچشمۂ ہمہ دولتہاست۔ (۱۱) چوں صدرِ مجلس برخاست کہ نطقے بکند ہمہ حاضرین از آغایان وخانمہا دست زدند۔ (۱۲) ہرچند حبِ وطنِ خود میدارم اما برائے کسبِ معاش چارۂ بجز بدیارِ غیر رفتن نمے بینم۔ (۱۳) روزنامۂ زمیندار خریدم تا بر اخبارِ کشاکشِ مصریان مطلع باشم۔ (۱۴) بواسطۂ اینکہ فرزند عزیزش دیر وقتے نبود مردہ بود۔ رسومِ سوگواری را ادا کرد۔ (۱۵) ہمینکہ کوسِ رحلت را بلند زدند کاروان حرکت نمود و رو بہ نیشاپور نہاد۔ (۱۶) چوں بمردانگی بتقصیر خود اقرار آوردی از گناہِ تو میگذرم۔ (۱۷) من خود بچاہ افتادم چرا کہ برائے برادرِ خود چاہ کندہ بودم۔ (۱۸) اگر من مقصر میشدم چنانکہ عادتِ دزدان است جنگ نکردہ گیر نمے افتادم۔ (۱۹) ہر کس پا پیش بگذارد شکمش را پُر دود خواہم کرد۔ (۲۰) از ترسِ اینکہ بمن ترسو نگوئند براہ زنی رفتم +

(ب)

(۱) چوں در قدیم اینجا مملکتے علیحدہ بود رئیسِ مستقلے داشتہ است لہذا بنیاد شہر را مستحکم کردہ اند۔
(۲) ہر کس آں صحرا و تپہ ہائے تاکستان را ملاحظہ میکند میگوید کہ ایں ہمہ انگور کجا صرف میشود۔
(۳) در پاریس و انگلیس و آلمان اسپہائے غریب قوی ہیکل کہ دست و پا و سم آنہا مثل فیل است و بار زیادہ
میکشد خیلے میدیدم کہ بہ عرادہائے بارکش بستہ بودند۔ (۴) باوجودیکہ ملتفت بودم و بشوہرم اصرار میکردم
کہ زود تر از ہندوستان بفرنگستان برویم او سخنِ مرا نشنید و بما رسید آنچہ رسید۔ (۵) بعد از یک ساعت
شوہرم باکمال پریشانی و اضطراب و رنگ رخسار پریدہ واردِ سفرہ خانہ شد و روی صندلیٔ خود قرار گرفت۔
(۶) دخترم کہ میخواست اضطراب خود را از من پنہان دارد روئے خود را بدیوار کردہ و دستہائے نیاز بآسمان
دراز زار زار مے گریست۔ (۷) من بآنہا جوابے ندادہ طفلِ خود را کہ در بغلِ یک زنِ مالاباری کہ دایہ و پرستار
او بود نزدِ خود طلب نمودم۔ (۸) نوکرہائے و عملہ جاتِ ما کہ ایں عملِ حزن انگیز از من مشاہدہ کردند باز تجدید اظہارِ
وفا و حسن عقیدت نمودند۔ (۹) ہمینکہ صدائے آنہا را شنیدم از بالاخانہ بزیر آمدہ دعائے خیر بسپاہیان
انگلیس کردیم۔ (۱۰) ایں دستۂ قشون اگرچہ ہنوز با یاغیان مقابل نشدہ اند اما آثار فتح و فیروزی از پرچم رایتِ
آنہا ہویدا است۔ (۱۱) تنہا کسے کہ درمیان ما توقف مائل بود شوہرم بود کہ امید وار نہ میگفت شورشیان
ہمینکہ بدیوار قلعہ نزدیک شوند دروازۂ شہر را بستہ و اسبابِ تحصن را موجود و استعداد حربیٔ شہر را آمادہ دیدہ یقیناً
متفرق و پراگندہ خواہند شد۔ (۱۲) مترسہ راس اسپے کہ بعد از فرارِ مہمانہا در اصطبلِ ما باقی ماندہ بود جلو
آوردہ ما سوار شدہ بطرف شہر راندیم۔ (۱۳) وقتیکہ شوہرم تن بفرار در داد فوراً من تدارکِ حرکت پرداختہ
نقدینہ و جواہر کہ داشتیم با دخترم در بغل و جیب پنہان کردہ از عمارت بیروں آمدیم۔ (۱۴) از مشاہدۂ ایں حال
یعنی سوختن مسکنے کہ سالہا محلِ عیش و شادمانی و خانۂ نیکبختی و اقبال و جائے فراہم شدن ثروت و مال
ما بود حسرت و تاثری غریب برائے ما دست داد۔ (۱۵) خواتینے ہم کہ از میرٹھ و سکندرآباد در مہمانیٔ ما دعوت
شدہ و ساعتے قبل از ما از عمارتِ ما گریختہ بطرف شہر آمدہ بودند۔ نیز دمِ دروازہ گرفتار و معطل بودند۔ (۱۶)
دو سہ مرتبہ خواستم کہ فرزندِ عزیزِ خود را بدو بسپارم مگر دیدم کہ دستہائے کوچکِ خود را بگردنِ من چنیں علاقہ میکند
کہ ممکن نیست او را از خود جدا کنم۔ (۱۷) بر روئے نیم تختہ ہا افتادیم کہ شاید خواب ما را ربودہ ساعتے از غصہ و

تشویش آسودہ و فارغ شویم۔ اما گمانم این است کہ چشم ہیچ یک از ما بخواب نرفت مگر آں طفلک کوچک کہ با ما بود
(۱۸) چوں از تقریر شما معلوم میشود کہ منکر فواید سفر اید بنا بر آں بر من لازم میشود کہ فوائد سفر را موافق واقع بامثلے
بشما حالی کنم۔ (۱۹) اگر باد را نبعض میتواں کرد و اگر مرغیکہ در آسمان میپرد میتواں از پریدن باز داشت شہباز را ہم
باز رہ میشود نگاہ داشت۔ (۲۰) بذہن و فراستے کہ دارم زود میدانستم کہ اہل عمل ضعیفہ دیروزی کہ بشکایت آمدہ
بود چہ چیپو بودہ است۔ (۲۱) پنجاہ تومان نذر کردہ بودم کہ ہر کس در بارۂ ایں طفل شہادت بدہد جلو او بشمارم۔
(۲۲) چونکہ نفس آں حرامزادہ بیدین بشما خوردہ است از آں جہت شما از بودن بچہ منکر میشوید۔ (۲۳) وجود شما
خیلے غنیمت است نہ اینکہ شما مجاہد اسلام ہستید بلکہ روز تنگی ہم شما ہائید کہ بکار ہمہ مردم میائید۔ (۲۴) در وقت
وبائی در شہر یک متنفسے نماندہ بود اما شما دست از جان شستہ شہر را از دست نہ دادید۔ (۲۵) اگر ایں کار آں
طورے کہ میگوئم سر بگیرد علاوہ برانیکہ پول زیادے نصیب من خواہد بود۔ در شہر شہرت من بعرش بریں خواہد رسید
(۲۶) بر خود واجب دانم کہ پیش از وقت شما را از حیلۂ او خبردار کنم ورنہ کار از موقع کہ گذشت بعد دیگر چارہ پیدا
نمیشود۔ (۲۷) چوں من دیدم کہ آنہا حرف خلوتی نخواہند زد بیروں آمدم ولی دانستم کہ تدبیر شان برائے
عداوت برادر خودت ہست۔ (۲۸) اکنوں کہ زمان وصلت نزدیک شدہ خیالم را خوش کردہ طوری آرام گرفتہ
بودم باز معلوم میشود کہ میخواہند مرا بدبخت کنند۔ (۲۹) ہر قدر برادرت بمن ستم کردہ بجدائی ما تلاش میکرد من
ہماں قدر بار داری نمودہ جور او را مے کشیدم۔ (۳۰) تا در صندوق را بلند میکند یک دفعہ میمون از صندوق
بیروں میجہد۔

روایت کلام (ڈائرکٹ اینڈ انڈائرکٹ نیریشن آف سپیچ)

متکلم کے کلام کی روایت دو طرح ہو سکتی ہے۔ یا تو بجنسہ اس کے قول کو نقل کر دیا جائے یا اسکے

مفہوم کو تھوڑے سے تغیرِ ظرفی سے اسی کے الفاظ کا جامہ پہنادیا جائے۔ مثلاً قائل کہتا ہے برواؤ بگو کہ ازیں خیال بیفتد۔ جاکر اسے کہدے کہ اس خیال سے باز آئے۔ اب اسی بیان کو اس طرح بھی ادا کیا جاسکتا ہے۔ برو او را بگو "ازیں خیال بیفت"۔ جاکر اس سے کہدے اس خیال سے باز آ۔ اِس جملے میں گفتن کا مفعول یعنی "ازیں خیال بیفت" ایک کلام ہے جو بجنسہٖ قائل کے الفاظ ہیں جو اس صورت میں امر حاضر کی صورت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ پیغام دینے والا جاکر یہ نہیں کہیگا "ازیں خیال بیفتد" کیونکہ یہ طرزِ گفتگو غائب کے لئے ہے بلکہ یہ کہیگا "ازیں خیال بیفت" گویا بوقت پیغام بجائے امر کے صیغے کے مضارع کے صیغۂ غائب میں روایتِ مفہوم کیگئی ہے۔ پہلا فقرہ روایت مفہوم کی مثال ہے تو دوسرا روایتِ قول کی۔ اگرچہ انگریزی کی طرح فارسی میں ان کا استعمال بکثرت نہیں پایا جاتا تاہم کلام کے یہ دونو طریقے کم وبیش رائج ہیں اور بالعموم روایت قول کو ترجیح دیجاتی ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں سے ایک طریق روایت سے دوسرے طریق میں انتقال کرنا وضح ہوجائیگا۔ ایک ہی مطلب کو دو اسلوبوں میں ادا کرنا نہ صرف اندازِ کلام میں تنوع پیدا کرتا ہے بلکہ اس جہت سے کہ کسی موقع پر ایک طریقہ بہ نسبت دوسرے کے زیادہ مناسب اور موزوں ہوتا ہے کلام کی زینت اور تاثیر کو بھی بڑھادیتا ہے۔

بیان مفہوم	بیان قول
جعفر بحاتم گفت کہ او غلط کردہ بود	جعفر بحاتم گفت من غلط کردہ ام
جعفر بحاتم گفت کہ او غلط کردہ بود	جعفر بحاتم گفت تو غلط کردۂ

پہلے جملے میں من کو او میں بدل دیا گیا ہے دوسرے میں تو کو او سے۔ اس میں تو کوئی بے قاعدگی نہیں مگر بدلے ہوئے جملوں کا مفہوم یکساں ہونے سے او کا مشارٌ الیہ مبہم ہوگیا ہے۔ آیا او حاتم کی طرف راجع ہے یا جعفر کی طرف۔ اس ابہام کو رفع کرنے کے لئے پہلے جملے کو یوں لکھتے ہیں جعفر بحاتم گفت کہ او (جعفر) غلط کردہ بود۔ اسی طرح دوسرے جملے میں او کے بعد حاتم کو خطوط وحدانی میں بند کردیتے ہیں۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ بیان قول میں غلط کردہ ام ماضی قریب کا صیغہ ہے اور بیانِ مفہوم میں اسی کو ماضی بعید یعنی غلط کردہ بود میں بدل دیا گیا ہے۔ یہ تفاوتِ زمانۂ افعال فعل مخبر یعنی

گفتن سکے زمانۂ ماضی حال مستقبل میں ہونے کے ماتحت واقع ہوتا ہے ملاحظہ ہو:۔

بیان قول	بیان مفہوم
رشید بماموں گفت "پسرہ خیلے زیرک مے نمود"	رشید بماموں گفت کہ پسرہ خیلے زیرک مے نمود
رشید بماموں بگوید "پسرہ خیلے زیرک مے نمود"	رشید بماموں بگوید کہ پسرہ خیلے زیرک مے نمود
بمن خواہد گفت "بیشک تو دروغ گفتۂ"	بمن خواہد گفت کہ من دروغ گفتہ باشم

اُستاد اس انقلاب زمانۂ فعل کو متعدد مثالوں کی مشق سے طلباء کے ذہن نشین کرسکتا ہے۔

بعض اوقات فعلِ مُخبر (گفتن) کا مفعول یعنی بیان مروی ایک حقیقت واقعی ہوتی ہے جو ثابت اور غیر متغیر ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں بوقتِ روایت زمانۂ فعل بھی نہیں بدلتا خواہ فعل مخبر ماضی ہو یا حال و مستقبل۔ مثلاً

بیان قول	بیان مفہوم
استاد بطلباء گفت "زمین علی الدوام دور مہر گردش میکند"	اُستاد بطلباء گفت کہ زمین علی الدوام دور مہر گردش میکند

زمین کا آفتاب کے گرد گھومنا ایک امر مسلمہ ہے اور زمانہ کی قید سے مستغنی ہے اسلئے بیان غیر متبدل رہتا ہے۔ اسی طرح۔

گفت "بخدا نمیتوانیم در این زندگی بالکلیہ شاد باشیم"

اور آخر ابراہیم گفت "خدا بنجوم و کواکب را مسخر کردہ است"

اسلوب کی تبدیلی کے بعد بھی یہی رہینگے ہاں کاف بیانیہ ضرور ایزاد کیا جائیگا جو لازمۂ انقلاب ہے۔

اسمائے اشارۂ قریب کو بوقت انتقالِ اسلوب اشارہ بعید میں بدل دیتے ہیں مثلاً این کو آن میں وغیرہ۔ اسی طرح اسمائے ظرف قریب کو اسمائے ظرف بعید میں۔ تا حال کو تا آنوقت میں۔ امروز کو آنروز میں۔ فردا کو روز آئندہ میں دیروز کو روز گذشتہ ماقبل وغیرہ میں۔ ملاحظہ ہو:۔

بیان قول	بیان مفہوم
باو گفت "تیمور نمے تواند اینجا بیائد"	باو گفت کہ تیمور نمے توانست بآنجا برود
یعقوب گفت "پسرم یوسف ہنوز زندہ است"	یعقوب گفت کہ پسرش یوسف تا آنوقت زندہ بود

بیان قول	بیان مفہوم
امید دارم او را قبل از مردن ببینم"	امید داشت قبل از مردن او را ببیند
حامد گفت "نوکرم بہ بازار رفت است حالا برمے گردد"	حامد گفت کہ نوکرش بہ بازار رفتہ بود و زود خواہد برگشت

استفہامیہ جملوں میں گفت کو بوقت تغیر بیان پرسید سے بدل دیتے ہیں اور امریہ جملوں میں فرمود التماس نمود وغیرہ سے؛

بیان قول	بیان مفہوم
بمن گفت "کے آمدی وکجا میروی"	از من پرسید کہ کے آمدہ بودم وکجا میرفتم
بما گفتند "آیا امروز مرخص میشوید"	از ما پرسیدند آیا ہماں روز میخواستیم مرخص شویم
حاکم باو گفت "چرا مالش را باو باز نمے دہی"	حاکم ازو مطالبہ نمود کہ چرا مالش را باو باز نمے داد
بہ نوکرم گفتم "بکن ہرچہ ترا بگویم"	بہ نوکرم فرمان دادم کہ ہرچہ باو گفتم بکند
برفیقش گفت "اینجا منتظر باش تا برمے گردم"	از رفیقش خواست کہ تا برگشتن او آنجا منتظر باشد
بفرزندش گفت "جفاکش باش تساہل مورز"	بفرزندش نصیحت کرد کہ جفاکش باشد و تساہل نورزد
آخر باستاد گفتم "معاف دارید دیگر ہرگز چنیں نکنم"	آخر از استاد عذر کردہ خود خواستہ وعدہ اجتناب نمودم

ندائیہ اور دعائیہ فقروں میں لفظوں کا اول بدل ملاحظہ ہو۔

بیان قول	بیان مفہوم
بہمہ آنہا گفت "خدا حافظ دوستانم"	بہ ہمہ دوستان خود وداع کردہ خدا حافظ گفت
تمام امرا یکزبان گفتند "خدا ملکت را پائندہ دارد"	تمام امرا یکزبان دعا نمودند کہ خدا ملکش را پائندہ دارد
گفت "آخ چہ قدر احمق بودہ ام"	بافسوس پیش خود اعتراف کرد کہ چہ قدر احمق شدہ بود
زلیخا آمد و گفت "سلام یا یارم۔ باکہ حرف میزنی؟"	زلیخا آمد و سلام گفتہ از یارم پرسید باکہ حرف میزد

(۱) مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق ان جملوں کے انداز روایت کو بدل دو۔

(الف)

(۱) حاکم بشما خواہد گفت "شما ازیں جرم بری ہستید" (۲) ہمہ مردم بگویند "او ہرگز ہزیمت نخوردہ است" (۳) بآنہا گفتہ است "من دریں کار مقصر نشدہ ام" (۴) جنگکار مے گفت "توئی کہ ایں کار کردہ" (۵) وکیل میگوید "ایں مجرم گناہگار است۔ در چہار روز دیگر کشتہ مے شود"

(۶) ہر روز مے گفت "ہوائے ایں دیار بمزاجم نمے سازد- باید ہر چہ زودتر دربردم"
(۷) بہمراہان خود گفتیم "ہوا مخالف است و بحر طوفان خیز و شب تاریک است"

(ب)

(۱) بمریدان خود گفتہ بود "ہرچہ ہر کجا گفتہ ام حق گفتہ ام"
(۲) مردمان پلیس گفتند "بچۂ مقتول ہماں جا پنہان است کہ رہزنان او را گذاشتند"
(۳) حسین بہ برادر خود گفت "فصل بسیار عوض شدہ است- آخر باران خواہد گرفت"
(۴) استاد گفت "انعام را فردا پیش نائب وزیر خواہند داد"
(۵) قبل ازیں ہم گفتہ ام "وقتیکہ نطق میکنم خاموش باش مگر تو ہمان رشتۂ گوش انداختی- برو گم شو امروز دیگر میا"
(۶) بمتعلم خود گفت "باز چرا نسقِ جماعت را ایں طور پریشان کردہ؟"
(۷) ہر بار مے گفت "خدایا بر منِ بیکس رحم کن از درت مرا مران"
(۸) بانو وارد گفتیم "مرد کہ! اینجا چہ کار داری چرا واضح نمے گوئی چرا آمدی؟"

(۲) ان جملوں کی روایت بطرز بیان مفہوم کرو:-

(الف)

(۱)- آنہا را فہمانید کہ زود میخواست برگردد۔
(۲)- بہ پدر خود اطلاع نمود کہ کتابیکہ خریدہ بود گم شدہ بود- نمے دانست کدام یکے را مقصر پندارد۔
(۳) بعد از بحث ہمہ اقرار آوردند کہ ہمالہ از الپس پُر برفتر است۔
(۴)- گفت کہ برائے سہ سال در قید خانہ ماندہ بود و بایں ہمہ بیگناہ بود۔
(۵) بگوید کہ اگر جرمیۂ او باثبات برسد تاوان را ادا خواہد کرد۔
(۶)- بیک آواز گفتند کہ او مستحق شکرانۂ آنہا بود برائے آنچہ کردہ بود۔
(۷) پیش از قبل یک خواہش کرد کہ او را اجازت بدہند با عیال خود ملاقات بکند باز مے گردد۔
(۸) بادشاہ از قبول ایں التماس سر باز پیچید تا آدمے دیگر ضامن مراجعت او نمے شد۔

(ب)

(۱) صد بار منع کردم دیگر در مجلس پر تو نخند دہیچ اثرے نہ کرد۔ (۲) چوں از و پرسید ند چہ چیز در دنیا عزیز ترین بود جواب داد کہ امید عزیز ترین آں لاک بود چہ امید با آنہا میماند کہ ہیچ چیزے دیگر نہ داشتند۔ (۳) عموش پرسید کہ کشتی او کجا بود۔ متاعش را چہ شد۔ گفت کہ کشتی و متاعِ کشتی را بالعوض آں ماہ پارہ بخشیدہ بود (۴) گفت کہ او ہم قوتِ جادو ئے او را شنیدہ بود اما چوں کار کارِ مشکلے بود دیا ز تشکیک مے داشت۔ (۵) بہ کنیزک فرمود کہ زود تر علی مردان پسر خودش را بفرستد یا باو بگوید کہ درویش را سرِ شب وقتِ چراغ روشن کردن خانۂ او حاضر بکند۔ (۶) شرف نسا تنہا ایستادہ شکرانۂ خدا بجا آورد کہ دلش یک غورہ آرام گرفتہ بود و میخواست کہ ہر آں شہر خراب گردد کہ جادو و جادوگر در آنجا نباشد۔ (۷) بخطاب خانم با وسخن زدہ گفتند کہ وقت ایستادن نبود چرا کہ ساعت ہائے شب زود زود میگذشت باز از و پرسید کہ فرزندش را کجا و کے بردہ بودند۔

فصل چہارم

حروف

حروف تنہا مستعمل نہیں ہوتے۔ اسماء وافعال کے ساتھ مل کر کام آتے ہیں اور ان سے ارتباط کا فایدہ حاصل ہوتا ہے۔ طلباء بعض اوقات غیر مناسب حروف سے اسموں اور فعلوں کے ربط و ضبط میں فاش غلطیاں کرتے ہیں اور مقصود کلام کو مبہم اور کبھی ضائع کر بیٹھتے ہیں۔ درکردن کے معنی داخل کرنا۔ برکردن۔ روشن کرنا۔ درکشیدن اندر کھینچنا چکھنا۔ مٹانا۔ برکشیدن بلند کرنا وغیرہ فقط حروف کے ذرا سے تغیر و تبدل سے معانی میں مہتم بالشان تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ ہمنے ذیل کے جملوں میں سے کچھ حروف حذف کئے ہیں۔ تاکہ متعلم ان کو پر کرکے فقروں کی تکمیل کرے۔ مثال کے طور پر ملاحظہ ہو۔

	ناکمل	مکمل
۱	شہر پٹنہ۔ مملکت بہار واقع است	شہر پٹنہ در مملکت بہار واقع است
۲	اگر بخودت رحم نکنی بارے۔ پدر و مادرت رحم کن	اگر بخودت رحم نکنی بارے بہ (یا بر) پدر و مادرت رحم کن
۳	حرف را تا آخر گوش کن۔ جواب بدہ	حرف را تا آخر گوش کن بعد جواب بدہ
۴	این عیبہاست کہ او را عزیز ندارم	برائے این عیبہاست کہ او را عزیز ندارم
۵	زلیخا۔ این معنی راضی نمے شود۔ گوید کشتن او چہ حاصل؟	زلیخا باین معنی راضی نمے شود گوید از کشتن او چہ حاصل؟
۶	این دلیل است۔ صاف و صادقی ما کہ۔ حرفہائے او باور کردہ دیندارش پنداشتیم	این دلیل است بر صاف و صادقی ما کہ بحرفہائے او باور کردہ دیندارش پنداشتیم۔

(الف)

(۱) چہ طور ممکن است کار تعمیر بے صرف زر۔ انجام برسد۔ (۲) شوہرش بمرد واو ہم۔ رنج و حسرت پئے او بمرد (۳) شاعر شخصے است کہ نسبت۔ ہمسران خود فکرِ تیز تر دارد۔ (۴) عجب پری زاد۔ گرفتیم خوب عروسی کردیم (۵) تفنگ انداختم آہو۔ زخمی کردم۔ (۶) ازیں جا۔ شہر شما چہ قدر راہ است (۷) پس از آن میمون از درخت۔ آمد۔ (۸) بنا۔ اخبار صریح معلوم میشود کہ یکے از مجرمان گم شدہ است۔ (۹) باید مجرم مہارا من بدہید۔ شمارا بدبخت خواہم کرد۔ (۱۰) یکساعت است باتو حرف میزنم۔ مے پرسی چہ زد؟

(ب)

(۱) حاتم در صدر اطاق۔ فرش نشستہ بود۔ (۲) ہمہ باید حق۔ پیرو کار باشند چراکہ اگر۔ اوّلِ کار حق غالب نیاید انجام کار خواہد شد۔ (۳) چہ قدر احمق ہستی سگ را۔ گرگ باز نمے شناسی۔ (۴) خط و خالش چنداں دلپذیر نیست۔ کردار نیک دارد۔ (۵) برادرِ تو چہ قدر بخیل است۔ برائے من ہیچ سوغات نفرستاد؟ است۔ (۶) از چشمہ غلیظ۔ آب غلیظ نمے رود۔ (۷) نمے توانم چنیں حال بخواب راحت بروم۔ (۸) کتاب سفر را۔ کتاب تصاویر ترجیح مے دہم۔ (۹) دانستہ خود را۔ خطرہ انداختن کار نادانی است۔ (۱۰) نسبت۔ برادرت خیلے توانا ہستی۔ از علم ہیچ بہرۂ نہ یافتی۔

(ج)

(۱) درویش - زبانی حرف می زد که زنهان نفهمیدند (۲) کسی نیست که - این راز مطلع باشد
(۳) آخر بگو - اهل فرنگ چه عداوت داری (۴) پولهائی طلا را از صندوقچه - بیار
(۵) نمی توانم - ده روز بلند ن برسم (۶) این نوع حادثات - عالم کم وقوع یافته است
(۷) من هم - یکساعت عمل تمام کرده بر می گردم (۸) - که پسرم اینجا کی خواهند آمد
(۹) خدا چنان نکند که تر و خشک - بسوزد (۱۰) لامحاله و بالش - گردن بدکردارها خواهد شد

(د)

(۱) پسران و مردان - همدیگر یکجا نشسته بودند (۲) مگر توئی پسرم را گمراه نمودی - از راه - بردی
(۳) جزائی گناه عظیم بود که غضب خدا بآنها رسید (۴) راست میگویم که این فنجان طلا - هزار تومان نمی ارزد
(۵) هیچ کسی نمیتوانست این دروازه طلسمی - باز بکند (۶) تاثیر این ستاره نحس است که بلا - این شهر ناپید نگردد
(۷) چوبی که - دست داشت بر در بر زمین زد (۸) پشت پرده برو - از نگاه پنهان بشوی
(۹) یک تکه دیگر هم پیش دروازه آویزان بود (۱۰) - دشمن را نگاه بکنید تفنگ خالی بکنید

(س)

(۱) آفرین باد - همت مردانه تو کسی از تو دلاور تر نه دیدم (۲) از اول شب - صبح یک لحظه آرام نگرفتم
(۳) از این سخنان متحیر مانده ام نمیدانم - که مصیبت خود آشکار کنم (۴) یوسف خود را صحبت این بدعملها باز دار
(۵) کمتر - یک سال درمیان ایشان مانده ام (۶) سکینه - زیر درخت سایه دار خفته است
(۷) پدر و مادرم مرده من تنها از دستم چه - می آید؟ (۸) نمیدانی زلیخا - خادم خود عشق پیدا کرده است
(۹) اگر از خدا نترسی - رعیت ستم روا مدار (۱۰) خیال بیجا کرده است بیجهت خود را - زحمت میاندازد

(ص)

(۱) هر سو بغور نگاه کرد هیچ مسافر - نظر نیامد (۲) زاهد شراب نمی نوشد بیچاره - کیفیت می آگاه نیست
(۳) اشتر دست - جان شسته دنبال دزد دوید - (۴) با آنکه بسیار - فهماندم - نه فهمید

(۵) مجنوں گفت من عشق لیلی را۔ ملکِ ہمۂ عالم نمی فروشم (۶) پیشتر ازیں ہرگز۔ اسب سوار نشدہ ام
(۷) شاعر۔ یک لطیفہ صد دینار انعام یافت (۸) در شکار گاہ آہوان را قطار۔ قطار دیدم
(۹) دل۔ آں نہادہ است کہ سیر ایران برود (۱۰) اگر گاہی۔ من یاد آری از مروّت دور نباشد

(ط)

(۱) آنکہ باشما حکایت کردہ ام دانۂ خرمن است (۲) چوں بہ تیمور برسی۔ ماسلام بگو
(۳) شہر کاشان است و ہر سو ماہ بجائے دگر ظلم کم کن۔ عاشق مے شوم جائے دگر
(۴) افلاس ہمہ جا پیدا است۔ ایمنی ناپیدا است (۵) در ادائے فرائض سخت گیر است خلق ملائم دارد
(۶) وقتے ایں مرد فقیر مے خندد۔ وقتے مے گرید۔ سرگشتہ است۔
(۷) بایں چنیں فرمان میامیز۔ ذلیل خواہی شد (۸) گاو ہائی نر از ہم سوا نہ شدند مغلوبِ شیر نہ گشتند
(۹)۔ تو نزد یک ہستی ہیچ باکے ندارم +
(۱۰) دکان را تختہ کردہ ام۔ لشکریان چیزے بزور نگیرند +
(۱۱) بعض مردمان مے خورند۔ بز بیند بعض مے زیند۔ بخورند +

(ع)

ہیچ مے دانید دولت روس چہ خوبی ہا۔ شما کردہ و۔ چہ نوع بلا ہا شما۔ محافظت مے کند؟
۔ شما لازم است کہ بزرگ خود تان را بشناسید و حق ولی نعمتے او را۔ جا بیاورید ہمیشہ۔ امر و نہی
او مطیع بشوید رسوم بندگی و آداب انسانیت۔ یاد بگیرید مگر نمے شنوید کسانے کہ وزدے نمے کنند
و۔ صنعت و تجارت مشغول اند چہ قدر آسودہ و خوش گذران ہستند؟

(ف)

ہمینکہ رعیت ایں بیچارگی۔ مشاہدہ کردہ دوست خود را۔ ہمہ جا کوتاہ یافتند۔ درگاہ
کارساز نالیدند کہ ایں شر را۔ سر آنہا بزودی رفع نماید ہمانا یہ وجرد در شہر گرگان بود کہ روزے۔
قصر او لسبے غریب دیدند و۔ آنوقت نظیر آں ندیدہ۔ وے جزہ دادند گفت آں۔ زیں وضعہ

کینہ وپیار بدیہیچ کس از عہدۂ ایں۔ نیامد حال را۔ او عرضہ داشتند خود بیروں آمد و اسب۔ دھنہ کرد و زین۔ پشت آں نہاد و دمش را بلند نمود کہ بند زیرا کہ گرد اند اسب جفتہ۔ سینۂ یزد و جر و زد کہ ہلاک شد +

(ق) و روزے بر پشت آں اسب در شکار گاہ گاہ۔ گور خر دید۔ طرف آں گلہ شتافت و۔ نزدیک شد و دید شیرے بر پشت گور خرے جستہ میخواہد آنرا پارہ کند بہرام تیرے۔ جانب شیر انداخت آں خدنگ شیر و گور۔ بہم دوختہ و یک ثلث تیر ہم۔ آں گذر کردہ۔ خاک نشست و۔ زمین فرو رفت و ہمراہان شہزادہ۔ نیروے بازو و شست بہرام حیرت و تعجب نمودند و گمان میبرد کہ۔ آں روز او را بہرام گور گفتہ باشند یا۔ جہت کثرت میل۔ شکارِ گور ملقب۔ ایں لقب شدہ باشد +

فصل پنجم

تشریح اشعار

ہر زبان کے امتحان میں چند اشعار بھی دئے جاتے ہیں تاکہ اندازہ کیا جا سکے طلباء کہاں تک شعر سے مذاق رکھتے ہیں۔ اسالیب شعر کو نثر کے قالب میں ڈھالنے کی کسقدر استعداد رکھتے ہیں جہاں شاعر نے اختصار سے کام لیا ہے آیا اس کی تشریح کرتے ہیں۔ یا اگر کسی واقعہ یا قصہ کیطرف اشارۃ ہے تو اس کو سمجھتے ہیں یا نہیں۔ مجموعی طور پر یہ کہ ان کی تشریح پڑھنے والے کی طبیعت پر کسقدر اثر کرتی ہے۔ آیا بیجان و منفید عبارت ہے یا روح و رواں سے لبریز ہے +

بعض اوقات حل مطالب میں طلباء حد اعتدال سے گذر جاتے ہیں یعنی وہ وہ معانی شعر کی طرف منسوب کرتے ہیں جن کا وہ متحمل نہیں ہو سکتا کبھی اسقدر اختصار سے کام

لیتے ہیں گویا اشعار کو محض نثر کی ترتیب میں لے آتے ہیں اور بس۔ اوّل تو ممتحن شاذ ایسا سوال کرتے ہیں کہ مطالب شعر فارسی میں ہی بیان کئے جائیں کیونکہ طلباء سے یہ توقع نہیں کی جاتی کہ وہ اپنے مافی الضمیر کو بسہولت فارسی میں لکھ سکیں اور اگر کوئی ایسا سوال ہوتا بھی ہے تو درمیانی درجوں کو پھاند کر سیدھا جواب مضمون لکھنے کا ہوتا ہے حالانکہ مضمون نگاری کیلئے خیالات کا وسیع ہونا اور انشاء کی بدرجہا زیادہ مہارت اور مزاولت درکار ہوتی ہے اب چونکہ فارسی انگریزی۔ عربی کے ساتھ ترقی کی اوّل صفوں کی طرف قدم بڑھا رہی ہے لازم ہے کہ تعلیم کا انداز اپنے کہنہ سال طریقوں سے باہر قدم رکھے۔ یہ کتاب چونکہ اسی تحریک کی ابتداء و اقدام کے لئے لکھی گئی ہے اسلئے تشریح اشعار پر بھی ایک مختصر سی فصل قائم کی گئی *

ذیل کے اشعار کا ترجمہ بمعہ مختصر تشریح مُلاحظہ ہو:۔

(۱)

خدایا در آفاق نامی کنش — بتوفیق طاعت گرامی کنش

مقیمش در انصاف و تقوٰی بدار — مرادش بدنیا و عقبیٰ برآر

غم از دشمنِ ناپسندت مباد — ز دورانِ گیتی گزندت مباد

بہشتی درخت آورد چون تو بار — پدر نامجوی و پسر نامدار

ازاں خاندان خیر بیگانہ دان — کہ باشند بدگوئی ایں خاندان

زہے دین و دانش زہے عدل و داد — زہے مُلک و دولت کہ پائندہ باد

خدایا اور را در جہان ذکر جمیل ارزانی کن و در ادائے عبادت اور ا امداد فرما کہ سبب فضل و شرفِ او باشد۔ در شیوۂ انصاف و خداترسی اور اثابت قدم گردان۔ دریں جہان و در آخرت در ہمہ کارہا اورا یاوری نما۔

اے ممدوح خدا چناں کند کہ از دشمن بد و از گردشہائے روزگار ہیچ گزندے بتو نرسد چراکہ تو پسر نامدارِ پدرے ہستی کہ ہم خواستگار نام نیک بود۔ طوبیٰ کہ از درخت ہائے بہشت است ہم ثمرِ

چنیں خوب کہ تو برائے پدر خود ت ہستی نمے تواند بر مے آرد حقا کہ آں قوم کہ در حق خاندان تو بد مے گویند خود شان بد ہستند۔ چہ خوب است آں دین و دانش کہ تو مے داری۔ چہ خوب است آں آئینِ داوری کہ تو مے ورزی زہے ملکت زہے دولت۔ خدا ہمہ اش را لازوال دارا د۔

(ب)

شنیدم کہ جمشید فرخ سرشت	بسر چشمۂ بر بسنگے نوشت
بدیں چشمہ چوں ما بسے دم زدند	بیفتند چوں چشم برہم زدند
گرفتیم عالم بمردی و زور	ولیکن نبردیم با خود بگور
چو بر دشمنے باشدت دسترس	مرنجانش کو را ہمیں غصہ بس
عدو زندہ سرگشتہ پیرامنت	بہ از خون او گشتہ بر گردنت

ایں حکایت را شنیدہ ام کہ جمشید نیک طینت بر سنگے کہ بر کنارِ چشمۂ بود ایں حروف در کندید زیبا و اہل قوت مثل ما دعویٰ کردند کہ ایں چشمہ از آنِ ماست و ہیچ دیگر نمے تواند حریف ما گردد۔ اما دیر وقتے نگذشت کہ مردند و در گذشتند ما ہمۂ عالم را بقہر و غلبہ مسخر کردہ ایم اما چیزے ازاں برائے ایں نیست کہ با خود بگور برداریم۔ اے عزیز چوں جاہ دنیا چنیں بے ثبات است باید کہ چوں بر دشمنے قدرت یابی او را اذیت ندہی چہ او را ہمیں خجالت کفایت میکند کہ زیرِ قہر تو ہست۔ بہتر است کہ دشمنت زندہ پیش تو خوار مے گردد از انکہ تو او را بکشی و بار قصاص خونش بگردنت بیفتد۔

(۱) ان اشعار کا باوضاحت ترجمہ کرو۔

(ج)

مکن بر کفِ دست نہ ہر چہ ہست	کہ فردا بدندان بری پشت دست
بپوشیدنِ سترِ درویش کوش	کہ سترِ خدایت بود پردہ پوش
مگرداں غریب از درت بے نصیب	مبادا کہ گردی بدرہا غریب
بزرگے رساند بمحتاج خیر	کہ ترسد کہ محتاج گردد بغیر

بحالِ دلِ خستگان درنگر | کہ بارے دلِ خستہ باشی مگر
فروماندگان را درون شاد کن | ز روزِ فروماندگی یاد کن
نہ خواہندۂ بردرِ دیگراں | بشکرانہ خواہندہ از در مراں

(ب)

اے راحتِ جانِ بیقرارم | امید دلِ امیدوارم
شادم بغمت کہ در ہمہ حال | سوزِ غمِ تست سازگارم
تا رفتۂ از کنارم اے دوست | یکبارہ از خویش برکنارم
در آرزوئے وصالِ جانی | عمرے بفراق میگذارم
امشب بگذشت خواہد از دوش | طوفانِ سرشکِ اشکبارم
تا مرگ نگیردم گریبان | من دست ز دامنت ندارم
چوں ہیچ نشد بسعی حاصل | کامِ دلِ خستۂ فگارم
آں بہ کہ ز صبر رُخ نتابم | باشد کہ مرادِ دل بیابم

(ج)

بود زنگی زادۂ بے دین و داد | غولِ غفلت دادہ عمرش را بباد
داشت در خُم چند من دوشاب دُرد | از قضا موشی دراں اُفتاد و مُرد
موش را بگرفت و بیروں کرد زود | موشِ مشؤم از حریصی مُردہ بود
نزدِ قاضی رفت زنگی با ملال | موش را بگرفت و گفت از سوءِ حال
کرد بردِ دوشاب او حکمِ حرام | مردِ قاضی درمیانِ خاص و عام
ایں سخن بشنید زنگی سقط | گفت قاضی را کہ کردی بس غلط
من چشیدم بود شیریں ہم بکام | چوں بود شیریں چرا باشد حرام
گر شدے دوشاب من تلخ آنگہی | من حرامش گفتمے بے شبۂ

(۲) ان حکایات کو اپنے الفاظ میں سادگی سے بیان کرو

(۱)

چوں تبہ شد خلافت مامون ریخت مر خلق را بناحق خون
کرد بر آلِ برمک آں بیداد کہ کسے زاں صفت ندارد یاد
یحیئ بیگناہ را چوں کشت گشت بر وے زمانہ تند و درشت
مادرے داشت یحیئ مظلوم پیر و عاجز زکام دل محروم
جفتِ اندوہ گشتہ از بدِ دہر عیشِ شیریں بدو شدہ چوں زہر
باز گفتند حال مامون را عرضہ کردند حالِ محزون را
کہ دعائے بدت ہمے گوید ملکتت را زوال مے جوید
دلِ او خوش کن و زحقد بکاہ باز خواہ از عجوزہ عذرِ گناہ
رفت مامون شبے زخلق نہان برکشادہ بعذرِ جرم زبان
وز و گوہر بسے بد و بخشید راہ و سامانِ کارِ خود آں دید
گفت کاے مادر آں قضائی بود چوں قضا رفت زاریٔ تو چہ سود
بعد ازیں کارہائے با ہش کن وز دعائے بدم فرامش کن
گرچہ یحیی نماند دیافت گزند من ترا ام بجائے او فرزند

(۲)

آں شنیدی کہ در عرب مجنون بود بر لیلیٰ آنچناں مفتون
دعوئ دوستئ لیلیٰ کرد ہمہ سلوائے خویش بلویٰ کرد
حِلہ وزاد بوم و خویش گذاشت رنج را راحت وطرب پنداشت
کوہ و صحرا گرفت مسکنِ خویش بیخبر گشتہ از غم تن خویش
چند روز زاد نیافت ہیچ طعام صید را بر نہادہ بر راہ دام

زاتفاق آہوئے فتاد بدام — مرد را ناگہان برآمد کام
چون بدید آن ضعیف آہو را — وآنچنان چشم و روئی نیکو را
یلہ کردش سبک ز دام اورا — اے ہمہ عاشقان غلام اورا
گفت چشمش چو چشم یارِ منست — اینکہ در دامِ من شکارِ منست
در رہِ عاشقی جفا نہ رواست — ہم رخ دوست در بلا نہ رواست

(۳)

شد اسیرِ مسلمے اندر نبرد — قائدے از قائدانِ یزدجرد
گبر باران دیدہ و عیّار بود — حیلہ جوی و پُرفن و مکّار بود
از مقامِ خود خبردارش نکرد — ہم ز نامِ خود خبردارش نہ کرد
گفت میخواہم کہ جان بخشی مرا — چون مسلمانان امان بخشی مرا
کرد مسلم تیغ را اندر نیام — گفت خونت ریختن بر من حرام
چون درفشِ کاویانی چاک شد — آتشِ اولادِ ساسان خاک شد
آشکارا شد کہ جابان است او — میرِ سربازانِ ایران است او
قتلِ او از میرِ عسکر خواستند — از فریبِ او سخن آراستند
بو عبید آن سید فوج حجاز — در دو غاغوش ز لشکر بے نیاز
گفت اے یاران مسلمانیم ما — تار چنگیم و یک آہنگیم ما
ہر یکے از ما امینِ ملت است — صلح و کینش صلح و کینِ ملت است
گرچہ جابان دشمنِ ما بودہ است — مسلمے اورا امان بخشودہ است
خونِ او اے معشرِ خیرالانام — بر دمِ تیغ مسلمانان حرام

فصل ششم

مضمون نگاری

جہاں فارسی کی درسی کتابیں بالعموم ابھی تک ناپسندیدہ دقیانوسی انتخابوں سے بھری پڑی ہیں اور ان کی اصلاح کی طرف میلان رکھنے والوں کی تعداد کم ہے یا ناطاقت ہے وہاں یہ کمی بھی ہے کہ کوئی ایسی کتاب بازار میں دستیاب نہیں ہو سکتی جو طلباء کو مضمون نویسی میں مفید ثابت ہو سکے۔ یہ فصل مختصر کسی ایسی کمی کے ایفاء کا دعویٰ نہیں کر سکتی کیونکہ اسکے لئے ایک مبسوط مستقل کتاب کی ضرورت ہے جیسے انگریزی زبان میں ایسی کتابیں اچھی سے اچھی دستیاب ہو سکتی ہیں۔ جو بات زیادہ قابل تعجب ہے وہ یہ ہے کہ منشی فاضل کے امتحان میں مثلاً امیدواروں سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ بغیر اس کے کہ استادوں نے کبھی ان کو مضمون لکھنے کی تکلیف دی ہو امتحان کے کمرہ میں جہاں حواس و افکار کا مطمئن و مجتمع ہونا سعادت سمجھا جاتا ہے نہایت فصیح و بامحاورہ فارسی میں کسی مضمون پر خامہ فرسائی کرینگے۔ ننانوے فیصد امیدوار ایسے ہوتے ہیں جن کے لئے یہ پہلا موقع ہوتا ہے کہ وہ اردو سے فارسی میں ترجمہ کریں یا کوئی مضمون لکھیں۔

مضمون نگار کیلئے سب سے مقدم امر یہ صلاحیت پیدا کرنا ہے کہ وہ ایسی عبارت لکھ سکے جو نحوی غلطیوں سے پاک ہو۔ اس کا بامحاورہ ہونا امر ثانوی ہے جس کی استعداد اہل زبان کی مجالست اور اچھی کتابوں کے مطالعہ سے پیدا ہو سکتی ہے۔ بدبختی سے پہلا ذریعہ قریباً کالعدم ہے اور لوگ بامحاورہ اور اعلیٰ کتابوں کی فہرست میں سرآمد کتابیں انوار سہیلی اور اخلاق جلالی کو سمجھے ہوئے ہیں یا ابوالفضل کے دفتروں کو۔ ایسی کتابیں تو قاموس ضخیم قاموس الفاظ کی مخزن ہیں نہ یہ کہ ابوالفضل پڑھ کر یہ قابلیت حاصل ہو سکتی ہے کہ تعلیم غالب کے انداز میں کسی دوست کو بے تکلفی

لہجہ میں چند سطریں لکھ سکے ۔ اگر حاجی بابا جیسی کوئی ایک آدھی کتاب نصاب میں شامل بھی کیگئی ہے تو یہ کمی کہ اکثر اُستادوں کو نہ خود کبھی فارسی لکھنے کا اتفاق ہوتا ہے نہ ایسا بے ڈھب کام وہ اپنے شاگردوں سے کروانا پسند کرتے ہیں پھر باقی رہجاتی ہے ۔

مضمون لکھنے سے پہلے اس کے متعلق دس پندرہ منٹ خوب غور کرنا چاہیئے تاکہ پراگندہ خیالات یکجا ہو جائیں پھر ان کو اس طرح ترتیب دیا جائے کہ مضمون کے چند پہلو قائم ہوسکیں جن کو اشارات یا یادداشتوں کے طور پر نوٹ کر لیا جائے اور پھر ان میں سے ہر ایک کو جداگانہ یکے اس پر قلم اُٹھائی جائے ۔ بعض اوقات نادان مضمون نویس ایک امر کے متعلق ناکافی طور پر کچھ لکھتا ہے اور پھر دوسرے امر کی طرف پلٹ جاتا ہے لکھتے لکھتے پہلے کی نسبت پھر کوئی خیال دل میں اُٹھتا ہے تو نہ درست بیٹھنے والی پچر کی طرح اس کو دوسرے کے ضمن میں ٹھونسنے کی کوشش کرتا ہے ۔ اس عادت سے مضمون نہ صرف غیر فیصل اور نامربوط رہ جاتا ہے بلکہ نفس مضمون کی طرح عبارت کے اجزا بھی بکھرے ہوئے معلوم ہوتے ہیں ۔

اکثر طلباء کو یہ دقت پیش آتی ہے کہ مضمون کی ابتدائے کس طرح کی جائے اور اس کے خاتمے کو کس طریق سے سرانجام دیا جائے ۔ اسکے متعلق یہ لحاظ ضروری ہے کہ تمہید کو بے جہت طول دینا گویا پڑھنے والے کو ملول کرنا ہے ۔ بعض ماہرین فن کا خیال ہے کہ تمہید ایک غیر لازمی چیز ہے فوراً نفس مضمون پر لکھنا شروع کر دینا چاہیئے تاکہ پڑھنے والا بغیر کسی تامل کے اسمیں محو ہو جائے ۔ ہاں مختصر سی تمہید ہو جو انشاء پرداز کے نکتۂ نگاہ کو ابتدا میں عیاں کر سکے تو نہایت موزوں معلوم ہوتی ہے ۔ مضمون اگر بجائے خود مختصر ہو تو اس کے اوّل میں ایک طویل و عریض تمہید پیوستہ کرنا ایک گھروندے کے آگے گویا دالان نما ڈیوڑھی تعمیر کرنا ہے ۔

خاتمہ کے متعلق یہ کہنا کافی ہوگا کہ بعض اوقات خاتمہ میں خیالات مذکورہ بالا کی اعادہ کے طور پر تلخیص کر دی جاتی ہے کبھی مضمون کے مالہٗ دما علیہ کی نسبت کوئی ذاتی رائے قائم کی جاتی ہے غرض جو کچھ بھی لکھا جائے وہ نہایت برجستہ اور پُر زور الفاظ میں ہونا چاہیئے اگر خاتمہ ضعیف اور

ڈھیلے لفظوں میں کیا جائے تو خواہ باقی مضمون نہایت زوردار اور باشکوہ پیرائے میں لکھا گیا ہو انجام کار مطالعہ کرنیوالوں کی طبیعت پر وہ کیفیت باقی نہیں رہتی۔ خاتمہ کا دلنشین اور موثر پیرائے میں ہونا اسلئے بھی ضروری ہے کہ اکثر اوقات مضمون کے آغاز اور انجام پر نظر ڈالیجاتی ہے اور درمیانی حصہ کو ممتحن قلتِ وقت و کثرت کار یا تغیر مزاج کی وجہ سے نظر انداز کر دیتا ہے۔

ہم ذیل میں ایک مضمون کی بطریق اختصار چند یادداشتیں لکھ کر انہی کو پھیلا کر مضمون کی صورت میں قلمبند کرتے ہیں۔

حُبّ وطن

(۱) حُبِ وطن صفت مروّت و انسانیت است (۲) باعث اتحاد و قوت اجتماعی است (۳) موجب ترقی ہر نوع است (۴) روح حیاتِ ملی است و ماہندیان ازو بے نصیب ہستیم

حُبّ وطن

حُبِ وطن یکے از انجملہ صفات است کہ خدائے آفریدگار در طبع ہر متنفس مرکوز کردہ است۔ و وجود ہر آنکہ از و قطعاً معرّا باشد از بس نادر است۔ الحق صفتے است کہ لازمۂ مروّت و خاصۂ انسانیت است۔ چنانکہ ہر شخص با مادر و پدر الفت دارد۔ با رفقا در رشتۂ اُنس و اخوت بستہ ہست با قوم خود خویشی و قرابت دارد و میخواہد اگر برائے یکے از آنہا مصیبتے دست دہد با ہر چہ مے تواند کرد اد را اعانت نماید۔ از و دفع شر و آفت کند ہم چناں اگر برائے وطنِ محبوبش حادثۂ رو دہد میخواہد کہ ہیچ سعی در ازالۂ آں بدبختی دریغ ندارد۔ سببش چیست۔ سببش غیر ازیں نیست کہ ایں وطن عزیز اوست۔ و ہیچ دیگرے تواند دریں نسبتِ اُنس و محبت با و حریف باشد۔

وطن لفظے است موضوع برائے زاد بوم و مسکن شخصے و ہم برائے آں ملک و دیار کہ در آں وطنِ اوّل الذکر واقع باشد۔ و اگرچہ غالباً حُبِ مسکن و مرز بوم نسبت بہ حُبِ دیار و سرزمین استوار تر باشد اما باید کہ جذبۂ حُب و حمایت دائرۂ وسیع تر فراگیرد۔ ہرگز میتواند بود کہ اہل بنگالہ مثلاً از

بلائے قحط و بخار دلفگار باشند و ما اہلِ پنجاب ہیچ ہمدردی و مہر نداشتہ خاموش و خرّم باشیم چنیں
حُبّ وطن آئین ہر دین و عماد ہر ملّت است چرا کہ ہمیں حُبّ وطن است کہ ہر قوم و ملّت را از حضیض
پستی باوج ارتقاء و شرف برساند۔ ہمہ کس میداند کہ از ابتدائے آفرینش تا کنون ہوسِ مُلک و جاہ
ہر کشاکش و تنازع قومی را برانگیختہ است۔ اگر ما ہندیان حُبّ وطن نمے داشتیم انگلیسہا بغیر از آنکہ تیغ
از نیام مے کشیدند مُلک ہند را ہرگز از تصرف ما نمے ربودند لیکن حُبّ وطن کہ ما داشتیم نسبت باں
حُبّ وطن کہ آنان داشتند بسے ضعیف تر بود۔ آنان خواستند کہ وطنِ خود شان را گہوارۂ فتح و نُصرت
و مرکزِ ہر قوت و سطوت بسازند و مصنوعات تاجرے خود شان را بازارے پیدا کنند و انجام کار بہ حیلہ
و سببے کامگار گشتند۔ اما ما ہمہ از عناد ہائے مذہبی و از تعصب بیجا و سبک عقلی از ہم سوا بودیم و
عاقبت آں ہمہ بر ما نازل آمد کہ مے بینیم و نمے توانیم باز گوئیم ۔

حُبّ وطن روحِ حیاتِ ملی است۔ و ہر جمعیت را موجب اتحاد و یکدلی مے بودہ است۔ نیست
بدونِ ہر محرکِ دیگر کہ ہر قوم را چوں خضرِ خجستہ پے بر شاہراہ ہائے اقدام و ارتقاء راہبری کند۔
بہ حرفت و صنعت مائل گرداند۔ بہ اصلاح تمدن و معاشرت برانگیزد۔ و بہ تاسیسِ درسگاہ ہائے
علمی عوام را از ظلمت کدۂ جہالت بہ تجلی گاہ معارف مے کشد۔ چہ قوم است کہ ادعائے حُبّ وطن
داشتہ بہ ایں مراتبِ عمل رو نہ نہادہ است ہرگز میدانید وحشیانِ ینگی دنیا چوں اہلِ فرنگ بسواحل
دیارِ شان رسیدند و در صدد آں شدند کہ ملک آمریکا در تصرف خود بیاورند چہ جد و جہد سرفروشانہ
نمودند و چہ کوشش ہائے گرامی ورزیدند تا وطن عزیز را از دست بردِ دشمن نگاہدارند۔ مگر بیچارہا از
اقوام متمدنہ دور افتادہ۔ خدیعہ و مکر را نابلد۔ تفنگ و فشنگ نادیدہ۔ چہ طور مے توانستند در میدانِ
مقاومت چیرہ بشوند۔ شہامت و حُبّ وطن ایشان ہر چہ بے سود در عاقبت حُسنِ سرفروشی و شانِ
شہادت دارد و نامدعیانِ شائستگی و تہذیب را مایۂ عبرت است کہ از جمعیت اقوام عقب ماندہ ایم
و ہم بوحشیان نمے توانیم دعویٰ برابری بکنیم۔ یک نوع خواب است کہ ما خفتگانِ ازل را فرو گرفتہ
است کہ نوائے مرگ چیرے نتواں مارا بیدار ساخت ۔

ہوا مخالف وشب تار و بحر طوفان خیز گسستہ لنگر کشتی و ناخدا خفت است ॰

مردہ باد آں روح کہ حُبِّ وطن ندارد۔ مُردہ باد ہر نفسے کہ فدائی وطن نیست ॰

(۱) ان یادداشتوں پر غور کرنیکے بعد مضمون لکھو

(۱) شب ماہتاب

(۱) یک بُرقعۂ نور است کہ ہمہ اشیا را مے پوشد۔ (۲) خوبی و رونقِ ہر منظر را مے افزاید کشت زارہا جوئبارہا ...... روضہ تاج گنج ...... (۳) آسمان با انجم ہائے سبک فروغ و کم تاب و قمرِ فلک پیما و ابرہائے سفید و سیاہ فکر بشر را محو نظارہ مے کند۔ (۴) سکوتِ عالم حیات و چشم بیدار خالق لایزال کہ ہر چیز را برائے مقصدے خلق کردہ است ॰

(۲) بحر

(۱) یک عالم وسعت کہ پایان ندارد۔ (۲) تموج و تلاطم۔ (۳) انواعِ حیوانات کہ از حدِ احصا بیرون است۔ (۴) چہ قدر ہستیہا غرقۂ فنا شد ندو ہیچ اثرے ازاں بر روئے بحر پیدا نیست۔ (۵) منافع گوناگون ॰

(۳) ان مضامین پر طبع آزمائی کرو:۔

(۱) خیالات فرزند بر مرگِ مادرِ عزیزش۔ (۲) فوائد تجارت۔ (۳) حسن و قبح تیاتر۔ (۴) جانور خانۂ لاہور۔ (۵) ہیچ کس دریں عالم بکمالِ خوشی نہ پیوند ند (۶) ناپائداریٔ دُنیا۔ (۷) لذت افلاس۔ (۸) مسرت رحم۔ (۹) اگر موت ازدُنیا ناپید گردد چہ انقلابہا رو دہد (۱۰) جنگ ترنگستان (۱۱) بیداریٔ ماہندیان (۱۲) اسباب ناامنی در بلادِ ہند۔ (۱۳) محبت درزیدن و ناکام ماندن از ناآشنائے دردِ محبت شدن بہتر است (۱۴) اثرِ زبان انگلیسی بر زبان اُردو ॰

(۴) اس حکایت کو جس کا مختصر خاکہ پیش کیا جاتا ہے اپنے تخیل کے زور سے وسعت دیکر لکھو۔

یوسف تاجر بھنا۔ بدکردار۔ بخجہ زن باعصمت دوفائیش او بہ بند محبت شوہر گرفتار۔

یوسف زن پارسی زربانو نام بہ نکاح آوردہ۔ زربانو ہرجائی وآزاد روش۔ بہ مردِ نامحرم رسم پیدا کند۔ یوسف ہر چند بکوشد او را بخود مائل گرداند مگر بے سُود۔ بیوا بہ نجمہ راہم بمادرش تنہا گزارد۔ نجمہ عجز نمائد کہ باوا عتنا بکند اما بواسطۂ بے وفائیٔ زربانو سخت دل شدہ بہ شہرِ دیگر مے رود۔ سوگواری و اضطرابِ نجمہ سوزِ مفارقت کہ تابش نیاوردہ بخودکشی خود را نجات وہد۔ یوسف خوابہائے پریشان دیدہ پشیمان گشتہ و قائل وفائے نجمہ شدہ ترکِ دنیا مے گیرد ✤

جدید اصطلاحات ولغات

ذیل میں ضمیمہ کے طور پر وہ تمام اصطلاحات والفاظ درج کئے گئے ہیں جو (۱) اپنے مرادف الفاظ کی نسبت بکثرت وترجیح استعمال کئے جاتے ہیں ✤

(۲) یورپ کی زبانوں سے فارسی نے مستعار لئے ہیں کیونکہ سائنس وعلومِ جدیدہ کے انکشافات کے لئے فارسی میں کوئی الفاظ موضوع نہ تھے ✤

(۳) اپنے اصلی معنوں میں مستعمل نہیں ہوتے بلکہ انکے معانی کو بدل دیا گیا ہے مثلاً از شخصے چیزے را قائم کردن۔ کسی سے بات کو مخفی رکھنا۔ ان میں متعدد ایسے الفاظ ہونگے جو عام مروجہ لغت کی کتابوں میں درج نہیں ہیں اور حال کی مصنفات سے نہایت کاوش سے انتخاب کئے گئے ہیں ✤

آبِ جوشش	سوڈا واٹر	اَخِز و کردن	درد سے مُنہ بگاڑنا یا آخ کہہ اُٹھنا
آجُدان	ایجوٹنٹ۔ ایک فوجی منصب	اداراتِ دولتی	سرکاری محکمے یا دفاتر
آجُری	اینٹ کا بنا ہُوا	ادّعا داشتن	کسی کے خلاف دعویٰ رکھنا
احتیاط کردن	دل میں خطرہ لانا	اذن دادن	اجازت دادن
آخ واوخ نمودن	ہائے وائے کرنا	ارابچی	گاڑی بان
اختاجی یا اختجی	سائنس	ارابہ	گاڑی یا بہیّہ

ارابہ کش	ارابچی	سخنِ آشکار زدن	صاف صاف بات کہہ دینا
ارباب قلم	سول کے ملازم	باصلاح آوردن	اصلاح کرنا
ارث	ورثہ	اصنافِ خلق	ہر طبقہ کے لوگ
ارسنال	آرسنل اسلحہ خانہ۔	اُطاق	کمرہ یا اسباب کمرہ
ارک	چھوٹا سا قلعہ	اُطاقِ پذیری	استقبال کرنے کا کمرہ
اُرگ	ارغنون ساز کا نام	اُطاقِ خلوت	پرائیویٹ کمرہ
بارواح پدرم	مجھے اپنے باپ کی جان کی قسم	اطاقِ سُفرہ	کھانے کا کمرہ
اروپ	اروپا۔ یورپ	اُطریش	آسٹریا
ازبراش	اسکی خاطر ازبرائے اش	اِطلاعات	معلومات
اسبابِ چاء	چاء کے برتن	اعتبار داشتن	بھروسا رکھنا
اسبابِ بخار	سٹیم انجن وغیرہ	از اعتبار افتادن	ناقابلِ اعتبار ہو جانا
اسبابِ دروگر	فصل کاٹنے کے آلات	از اعتبار انداختن	غیر معتبر کر دینا
اسبابِ زراعت	آلاتِ زراعت	ازیں خیال بیفت	اس خیال کو چھوڑ دے
اسباب کوکی	گھڑی کے متعلق آلات	اعلیحضرت	ہز میجسٹی
اسپہبدی	کمانڈر انچیف ہونا	آغایان و خانمہا	تمام حضرات و خاتونین
استاون گاہ	سٹیشن	....	جنٹلمین اینڈ لیڈیز
استناسیون	دو	اکواریوم	پانی کا حوض
اِسکلہ	بندرگاہ	آلارم	الارم
اسلامبول	قسطنطنیہ	اَلجیر	ممالک الجزائر
اسم بردن یا درکردن	شُہرت حاصل کرنا	اَلک	چھلنی
آسیاب بادے	ہوائی چکی	الکچی	چھلنی ساز

امپراطریس	ایمپرس ملکہ	اہلِ مجالس	تمام ایکٹر لوگ
امپراطور	امپرر۔ شاہ	آہن پوش	جنگی جہاز
امتحان کردن	امتحان لینا	آہنگر خانہ	لوہے کا کارخانہ
از امتحان بیرون رفتن	امتحان پاس کرنا	ایالت	گورنمنٹ
امثالِ شما اشخاص	تم جیسے لوگ	ایشیک آغاصی باشی	دربان خاص
امیرال	امیر البحر	ایلچی	سفیر
آمد و شد کردن	آمد و رفت داشتن	ایلخی	گھوڑوں کی جماعت
انذار کردن	پیشینگوئی کرنا۔ پیش بینی کرنا	آئینہ کاری	آئینہ سازی یا آرائشی آئینے
انطباع	چھپوائی	اے واے	افسوس!
انعام کردن	بخشش نمودن	ایہہ	شرم شرم۔ اُف
آن طرف تر	ذرا زیادہ اس طرف	با اطلاع	جنکی معلومات زیادہ ہوں
انگروس	ہنگری	اے بابام	اے عزیز من
انگشت داشتن در کارے	دخل رکھنا	از بابت	بوجہ
انگشت کردن	اُنگلی میں پہننا	باتماشا	دلچسپ
انگلند	انگلستان	باجلوہ	خوش اندام و خوش ناز
انگلیز	انگریز یا انگلینڈ	باجی	بہن
اورسلم	بیت المقدس	باران گرفتن	مینہ کا برسنا
اوطراق	محافظ دستۂ فوج	بارعرّادہ	بوجھ لادنے کی گاڑی
آواز کردن	بُلانا	بارگردن	لادنا
اودل	تیسرا	بارگیری نمودن	اپنے اوپر بوجھ لدوانا
اولاغ	خر۔ گدھا	باروح	خوش مزاج

بازبودن	کھلا ہونا	بادیہ	بوریا
بازرنگ	ہوشیار و بیدار مغز	باہمت	عظیم الشان
بازدید	ملاقات بوقت مراجعت	بتوسط	ذریعے سے
دل باز شدن	نشاط میں آنا	بچہام	فرزندانِ من یا دوستو
بازئ ژیمناستیک	ورزش کے کرتب	بچۂ دختر	ننھی سی لڑکی
باسار	تیار	بنا کردن	شروع کرنا
باسیتان	باتری	بنا گذاردن	بُنیاد رکھنا
باشیقچی	خادمِ باوردی	بحالی	مستقل ہو جانا
باصفا	خوبرو و خوش طبع	بحر سیاہ	بحر الاسود
باطلاق	دلدل	بخت من بستہ است	میری قسمت بری ہے
باطنگ	خفیہ طور پر	بخش کردن	خیرات کردن تقسیم کردن
باغِ وحش	چڑیا گھر کے متعلق باغ	بداحوال شدن	بیمار ہو جانا
باغچہ بندی	گلکاری	بدبختانہ	بدبختی سے
بالاکردن	نصب کردن	بدخیالی کردن	بدگمانی کرنا
بالابان	ڈھول نقارہ	بدرفتاری	بدچلنی
بالابانچی	نقارچی	بدقت	توجہ سے
بالاپوش	اورکوٹ	بدلقا	بدصورت
بالدار	پردار	دوبرابر (سہ برابر)	دوگنا (تگنا)
بالکون	بالاخانہ۔ برآمدہ	براحت	آسائش سے
بانکِ دولتی	گورنمنٹ بینک	برازندہ	اعلیٰ۔ بافضیلت
باور داشتن	یقین کرنا	برازیل	برازیل جنوبی امریکا

برافروختگی	روشنی کرنا چراغان کرنا	بہارہ	شہد کی مکھیوں کا گروہ
کار از پیش بردن	کامیاب ہونا	بہار کردن	شگفتہ ہونا
برق زدن	بجلی کیطرح کوندجانا	بُوق	طُوطی۔ نفیری
بریلیان کردن	ہیرے کی آب بنا۔ پالش کرنا	پئے بہانہ گردیدن	حیلہ ڈھونڈھنا
بستنی	بمب یا برف جمائی ہوئی	بہم زدن	درہم برہم کردینا
بسر وجان	نہایت خوشی سے	بے احترام	گستاخ
بسیار بودہ	اکثر ایسا ہُوا	بے احترامی	بے ادبی
بُشقاب	طشتری	بیان شدن	واضح ہونا
بطلاق۔ تبلاق	باطلاق۔ دلدل	در این بین	اسی اثنا میں
بغل گذاشتن	بغل کے نیچے رکھنا	بیجا	بے وجہ بے سبب
بُگدہ	بڑا چاقو	بے حصر	بے شمار
زبانِ روسی بلد نیستم	میں روسی زبان نہیں جانتا	بے خبر	بے اطلاع کئے
بلدیت	واقفیت	حرفِ بیخود زدن	جہالت کی باتیں کرنا
بلند شدن	اُٹھنا کھڑا ہونا	بے خیال	بے مطلب
بلوک	پرگنہ ضلع	اسم بے مسمّٰی	کسی کا برا نام
بمحض اینکہ	جونہی کہ	پا رفتن	چلے جانا
بنا شد	یہ فیصلہ ہُوا	پاپوش برائے شیطان	اپنے بڑے کو سبق پڑھانا
بُندقیہ	پستول بندوق	دوختن۔	غیر مفید کام کرنا۔
بواسطہ آنکہ	اسوجہ سے	پاداری	پائداری
بُوطہ	جنگل جھاڑیاں	پاچہ	پاجامہ
بُوغاز انگلستان	رودِ انگلستان	پاراد	پریڈ۔ فوجی معائنہ

لفظ	معنی	لفظ	معنی
پاپس گذاشتن	پیچھے ہٹنا	پشتک زدن	پیچھے کیطرف قلابازی کھانا
پارچہ بافی	کپڑے بُننا	پشتو	پستول
پارو کشیدن	کشتی کو چپّو سے کھینا	پلّہ	زینہ کی سیڑھی
پارو زدن	چپّو لگانا۔ دو	پلّہ خوردن	سیڑھیاں کھنا پڑدارہنا
پالتو	اوورکوٹ	پلیس باشی	سپرنٹنڈنٹ پولیس
پدر سگ	جسکا باپ کُتّا ہو یعنی کُتّے	پناگاہِ کشیکچی	سنتری کا چھوٹا سا چوبی کمرہ
....	کا بچّہ۔ گالی ہے۔	پنبہ ریسی	روئی کاتنا
پدر سوختہ	جسکا باپ جہنمی ہو گالی ہے	پوچ	نکمّا کمینہ
پدر نامرد	حرامزادہ	پوچ گفتن	واہیات باتیں کرنا
پرت کردن	زمین پر گرانا یا خود پلٹا کھانا	پوشش	کم قیمت
....	جیسے قلابازی میں	پوشاندن	معاملہ کو رفع دفع کردینا
پرت گاہ	کھڈ	پولتیک دان	ماہر سیاست
پرچانہ	باتونی	پولدار	مالدار
پرچانگی زدن	بہت باتیں کرنا	پیانو زدن	پیانو باجا بجانا
پرحرف زدن	دو	پیش افتادن	آگے بڑھنا
پردہ	تماشے کا ایک ایکٹ	پیش خریدن	قیمت پہلے ادا کردینا
پردہ برکشیدن	تصویر اُتارنا	تاج گذاری	کارونیشن
پردۂ تصویر	فوٹو	تاجری	کمرشل
پردۂ نقاشی	دو	تاجیک	بدذات
پردہ دریدہ	بے شرم	تار برقی	الکٹرک تلغراف
پشم زدن	اون کاتنا	تازہ زاد	نوزاد

فارسی	اردو	فارسی	اردو
تاکستان	باغات انگور۔ انگورستان	تُشک	بستر لحاف وغیرہ
تالارِ بال	ناچ گھر	تغییر یافتن	بدل جانا
تالارِ سلام	ملاقات کرنے کا کمرہ	تفنگ سازی	بندوق بنانا
تالارِ سوپہ	شام کا کھانا کھانیکا کمرہ	تقصیردار	مجرم تقصیر کار
تایۂ علف	گھاس کا گٹھا	تَل	ٹیلا
تپہ	پہاڑی	تکمہ	پپیہ
تجسّس کردن	جاسوسی کرنا	تلافی کردن	انتقام لینا
منزل تحتانی	نیچے کی منزل	تُلمبہ	فائر انجن۔ پمپ
تحصیل کردن	طالبعلمی کرنا	تماشا داشتن	دلچسپ ہونا
طالبانِ تحصیل	طلباء	تماشاچی	تماشائی لوگ
تحویلدار	محافظ۔ خزانچی	تماشاخانہ	تھیئٹر
تخم	بیضہ	تموج	بدلنا۔ جیسے قیمت کا
تدارکِ عروسی	بیاہ کی تیاری	تمیز کردن	پاک وصاف کرنا
تراق تراق	بندوق وغیرہ کی آواز	تنگ شدن	مضطرب ہونا
ت[illegible] دادن	اصلاح کرنا	تُنگ	صراحی نما برتن
ترکیدن	پھٹ جانا گولے وغیرہ کا	تنگہ	درّہ۔ آبنائے
ترمہ	بیل بوٹیدار ریشم کا کپڑا	توپ انداختن	توپ چلانا۔ توپ دن
تشخیص دادن	تمیز کرنا	تُور ماہی گیری	مچھلیاں پکڑنیکا جال
ترسو	ڈرپوک	تولد شدن	پیدا ہونا
برائی من تفاوت نمی کند	میرے لئے ایک ہی بات ہے	تُولک	چالاک شاطر عیّار
تشریف بردن	چلے جانا	بہ تہمت انداختن	تہمت لگانا

تیر مابسنگ خورد	ہم ناکام رہے
تیاتر	تھیئیٹر
تیرہ وار	بھورے رنگ کا سیاہی مائل
تیول	جائداد - اراضی
جا انداختن	قائم و مضبوط کرنا
جارو کردن	جھاڑ و دینا
جاری ساختن	نافذ کرنا
جبون	ڈرپوک - ترسُو
جز ازینکہ	سوائے اسکے کہ
جعبہ	ڈسک - بکس
جفنگ گفتن	بیہودہ باتیں کرنا
جمعیت	آبادی
جنرال	جنرل
جلو گرفتن	ٹھیرانا
جُوڑ	رفیق ہمنشین
جوشیدہ شدن	خفا ہو جانا
جہاز	جہیز
جوجہ	چوزہ
چاپ خانۂ دولتی	سرکاری مطبع گورنمنٹ
....	پرنٹنگ پریس
چاپیدن	دھاوا کرنا

چاقو	چاقو
چال	کھڈ
چیچلہ	دلدل
چرک شدہ	میلا کچیلا
چشم دوختن	ٹکٹکی باندھنا
چشم انداز	نظارہ منظر
چشم انداز شدن	نظر آنا - حدِ نگاہ میں ہونا
چشم سفید	بیحیا
چُکش	بندوق کا گھوڑا
چوغُولی	چُغلی - فریب
حاصل شدن	وقوع پذیر ہونا
حاکم نشین	نشستگاہِ حاکم
از حالا	ازیں پیش - آیندہ
حالی شدن	واضح ہونا
حالی کردن	بیان کرنا
بحرفِ کسے بودن	کسی کو نصیحت کو قبول کرنا
پیش خود حرف ساختن	اپنے دلسے باتیں کرنا
حرف خشک و خالی	بے معنی و فائدہ بات
حسودی	حسد کرنا
حفظ کردن	نگاہبانی کرنا
حکیم ندان — وہ ڈاکٹر جو دانتوں کی امراض کا علاج کرے	

فارسی	اردو	فارسی	اردو
حکم رانی کردن	سلطنت کرنا	خیابان بندے	ایسا راستہ بنانا
حلیت خواستن	اجازت چاہنا الوداع کہنا	از وچہ خیر خیزد	اس سے کیا نفع ہو سکتا ہے
حیاط	احاطہ	خیلے وقت است کہ	عرصہ ہوا کہ
خاک ریزہ	پشتہ خاک	داد زدن	نعرہ مارنا۔ آواز بلند پکارنا
خر خر نمودن	ناک میں سے آواز نکالنا	دار الشورائے ملتی	ہوس آف کومنز۔ دار العوام
....	جیسے ریچھ کرتا ہے	دالان	گیلری
خرناس کشیدن	خراٹے مارنا	دامنِ پشت	پوشاک کا پیچھے لٹکتا ہوا حصہ
خش خش	آوازِ اسلحہ وقت بہم زدن	دائر کردن	تبدیل کرنا
خلب	نان (روسی لفظ)	دبیر الملک	سکرٹری آف سٹیٹ
خُم پارہ	بم کا گولہ	دربندش نیستم	مجھے اس امر کی قید نہیں ہے
خم کردہ	ٹیڑھا	درخوردن	مقابل ہونا
خواستگار	پیغام درخواست لیجانیوالا	درست چاق	توانا و تندرست
خواہان	خو آزمودہ و نومشق	درست کار	نیکو کار
خودتان	خود آپ کو	دریائے قراد انگیز	بحر اسود
خودشماہا	خود آپ	دزدی کردن	چوری کرنا
خدا نکردہ	خدا نہ کرے	دریائے مانش	رود انگلستان
خس خس کردن	آہ و اُوہ کردن	از دریا صدمہ	جہاز میں قے وغیرہ کرنا
خوش اسلحہ	ہتھیاروں سے آراستہ	دیدن	یا طبیعت کا ناساز ہونا
خوش صحبت	بامذاق (دوست)	دریابیگی	امیرال۔ امیر البحر
خیابان	دو رویہ درختوں سے گھرا	دستجات	فوجیں پلٹنیں
....	ہوا راستہ	دست کش	دستانہ

دستمال تکان دادن	رومال ہلانا	راپورت	رپورٹ
دستۂ کالسکہ	ٹرین	راپورت دادن	آنے کی اطلاع کرنا
دستی ساختن	ہاتھ سے کوئی چیز بنانا	راحت تر	زیادہ باآرام
دستورالعمل دادن	ہدایت کرنا	راہِ پیادہ رو	سڑک شارع عام
دسمس کورت	مقدمہ کا برخاست ہونا	راہ رفتن	چلنا
دعوت شدن	مدعو ہونا۔ بلایا جانا	راہ عرّادہ	گاڑیوں کی سڑک کارٹ روڈ
دفیلہ کردن	صف وار چلنا ایک کے	رخت شُور	دھوبی یا دھوبن
....	بعد دوسرا قطار میں	رخت شُور خانہ	لانڈری
دلاک	حجام	رخت کن	حمام میں لباس اتارنے کا کمرہ
دلنواز	دلنواز	ردیف گذاشتن	باترتیب رکھنا
دوُ کردن یا بدَو رفتن	سرپٹ جانا	رستگار فرمون نمودن	آزاد کرنا
دوچار شدن	مقابل ہونا	بہم رسیدن	حاصل ہونا۔ دستیاب ہونا
دود کردن	سٹیم کو انجن سے باہر نکالنا	....	مقابل ہونا
دورِ کسے گرفتن	کسی کے گرد جمع ہوجانا	رشید	من چلا۔ دلاور
دلال باشی	چیف ایجنٹ	رضامندی	عیش و نوش آسودہ زندگی
دمنک	احمق و سادہ لوح	رضائے خدا	برائے خدا
دورادور	گرداگرد	رطوب	نمدار
دوستاق	قیدی	رعد	توپ بندوق
دَوری	طشت۔ ٹرے	رقاص	گھڑی کا سپرنگ
دیر وقتی نیست	عرصہ نہیں گذرا	رو بہ ترقی گذاردن	ترقی کیطرف مائل ہونا
دوک	جہازی کارخانہ	رُوش (رُواش)	اُس پر۔ اس کے اوپر

از رُوم برنمے آید	مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا	زود نویس	شارٹ ہینڈ رائٹر اختصار
ہر رُش را میخواہی مے زند	جس کام کرنیکو کہو تیار ہے	......	نویس
رنگ از رُش پریدہ بود	اسکا چہرہ یکا رنگ فق تھا	زورخانہ	اکھاڑا۔ جمنیزیم
روپاک	رومال تولیہ	زیر زدن	زمین پر پچھاڑنا
روانہ کردن	بھیج دینا	زیر و بالا کردن	پلٹ دینا
روزِ کلاں	کرسمس	ژاژ خای	بکواسی
برُوز کردن	ظاہر ہونا	از دستش کارے ساختہ نمیشود	وہ نکما ہے
روزنامہ جی	اخبار نویس	ساخلو	گارد
روزنامہ نویسی	اخبار نویسی	ساعت ساز	واچ میکر
روشنائی الکتریسی	بجلی کی روشنی	پیرار (سال)	پارسال سے گذشتہ سال
روغنِ کمان	وارنش	سانِ قشون	معائنہ فوج
رومیہ	روم رومانیا	سائرین	باقی لوگ
روباز	رو باز۔ بے پردہ	سبیر	سائبیریا
کالسکۂ روباز	کھلے منہ والی گاڑی	علی سبیلِ رسم	رسمی طور پر
ازہم ریختہ شدن	اجزا کا جدا ہو جانا	سبیل کندہ	جسکی مونچھیں صاف ہوں
ریزہ ریزہ کردن	ٹکڑے ٹکڑے کرنا	ستون	دستۂ فوج
زبانت را بر نگردان	اپنی زبان سے نہ پھر	سر قول خود استادن	وعدے کو نبھانا
زانوم	میرا زانو	سرازیر	نشیب کی طرف
زرنگ	ہشیار	سراغ کردن	تحقیق کرنا
زغالِ سنگ	پتھر کا کوئلہ	سربازخانہ	بارکیں
زودگی	تعجیل جلدی	سرتاخت	سرپٹ

سرکردگی	اختیار	سیبِ زمین	آلو
سرکردگان	سٹاف	سیتہ	شہر سٹی
سفارش	پیغام	شاطر	ملازمِ باوردی
سفال پوشش	روغنی (برتن)	شاط وشوط	بات چیت۔ہرزہ گوئی
سُفرہ خانہ	کھانے کا کمرہ	شامپین	شراب انگریزی
سکوی	پنج پلیٹ فارم۔گھاٹ	شاہزادہ خانم	وارث تاج کی بیوی
سگار	سگرٹ	شاہ زن	ملکہ
سگار کشیدن	سگرٹ پینا	شاہی	پنی جو انگریزی سکہ ایک
سمن	سمن۔بلاوا ابرکاری نقش	....	آنہ کے مساوی ہے
سن	سٹیج تھیٹر کا	شب را	رات کے وقت
سناطور	سینیٹر۔ممبر مجلس	شب کردن	رات گذارنا
سوا کردن	جدا کرنا	شب نشین	مجلس رات۔شام کی پارٹی
اہلِ سواد	ہنرمند لوگ	شتروار	کاروان
سنگر	باتری	شرارۃ	مصیبت
شوپہ	شام کا کھانا	شرط کردن	وعدہ کرنا
سوت زدن	سیٹی بجانا	شریک شدن	کسی ایسوسیشن کا ممبر ہونا
سوخاری	بسکٹ	شکارچی	شکارگاہ کا محافظ
سوراخ کوہ	ٹنل۔سرنگ	شکلک کردن	ہونٹوں کو ناز سے بغصہ
سوگلی	عزیز ومحبوب	....	سے ڈھیلا چھوڑ دینا
سول	نمک	شلتوک کاری	چاول کی کاشت
سیاحت کردن	سیر کرنا خواہ زمین پر خواہ دریا	شناساندن	بتلانا۔ہدایت کرنا

شنلیک	فوجی سلامی	طلا آلات	سونے کے برتن
شوخی کردن	ہنسی ٹھٹھا کرنا	طُلُمبہ جی	فائرمین
شورش مورش	ہرج مرج	طنّاز	باعشوہ وناز
شؤونات	امتیازات	طول داشتن	طویل ہونا
شوہر کردن	شادی کرنا۔منکوحہ ہوجانا	اہل ظُلمہ	سرکاری لوگ
شُہرت دادن	افواہ اُڑانا۔عام کرنا	عبور ومرور کردن	آمد ورفت کردن
شہرک	چھوٹا سا شہر	عرّادۂ توپ	مشین گن
شیوعی داشتن	مقبولیت عام رکھنا	عروسی کردن	شادی رچانا
صدقہ رفتن	خیرات مانگنا	عفن شدن	بدبودار ہوجانا
صرّاف خانہ	بینک	عرقِ گوگرد	تیزاب گندھک
صرف کردن	خرچ کرنا	عمارت ییلاقی	گرما گذارنے کا مکان
صیغہ	عارضی نکاح۔متعہ	عوض کردن	بدل لینا
زن صیغہ	ایسے نکاح والی عورت	عقب کردن	پیچھا کرنا
آں را ضرور ندارم	مجھ کو اسکی ضرورت نہیں	غرچہ کردن	دانت پیسنا
درایں ضمن	اسی اثنا میں	غسال خانہ	مُردے نہلانے کا کمرہ
ضمیمۂ رقیمہ	حاشیۂ خط	غلام گردش	برآمدہ۔گیلری
طاقچہ	چھوٹی سی کھڑکی	غولو	آڑو
طائفۂ اناثیہ	صنف نازک عورتیں	غلبکن	جنگلا
طپانچۂ شش تُولہ	۶ گولیوں کا پستول	غوبرناتور	گورنر
طرفِ عصر	قریباً بوقت شام	غواص	پولیسمین
طُفرہ زدن	ٹال دینا	فرصت کردن	موقع پانا

فشنگ	کارتوس	قِشلاق	سرما بسر کرنے کا مقام
فشنگ سازی	کارتوس بنانیکا کارخانہ	قشنگی	خوبی
فُک	دریائی بچھڑا	قصاب خانہ	بوچڑ خانہ
فُوت	فٹ ۱/۳ گز	قذا	غذا
فُورغون	بیل گاڑی یا عام طور	قمہ	خنجر
....	پر بوجھ لادنے کی گاڑی	قُورق	شکارگاہ
قاب سیگار	سیگار کیس	قولدور	ڈاکو
قاشق	لکڑی کا چمچہ	کار دستم است	مجھے کچھ کام ہے
قالیچہ	غالیچہ	بکار خوردن	کار آمد ہونا
قاپچی	قمچی	توچہ کارۂ	توکس لائق ہے
قائم مقام	لفٹننٹ کرنل	کالسکہ	گاڑی
قدّارہ	دو دھاری تلوار	کالسکۂ بخار	ریل گاڑی
قدغن کردن	منع کرنا حکم کرنا	کالسکچی	ڈرائیور
قاطر	خچّر	کچل	جسکے سر پر بال نہ ہوں
قراختین	کوارنتین	کالسکہ ساز	کوچ بلڈر
ازاین قرار	مفصلہ ذیل	کانگورو	کنگرو
قراول	سنتری محافظ شکارہ شکاری	کتاب خانہ	لائبریری
قراول خانہ	سنتری کا بکس یا کمرہ	کدخدا	محاسب
قرساق	بے غیرت	کرجی	چھوٹی سیر کی کشتی
قشقہ	داغِ پیشانیٔ اسب	سر در کردن	بھاگ جانا
قشنگ	خوشنما باترتیب	کرور	دس لاکھ

کسل شدن	کاہل ہونا	کونسر	محفل راگ
کشتی سازخانہ	جہازی کارخانہ	کیف	باعیش زندگی
عقب کشیدن	پیچھے ہٹ جانا	گار	سٹیشن
کشیک	گارد	گراف	کونٹ۔ارل۔امیر
کشیکچی	سنتری	گروش	یورش غنیمت
پای توی کفش دیگر کردن	دوسرے کے کام میں دخل دینا	گردش گاہ	سیرگاہ
کلہ زدن	ٹکر مارنا	گردن گرفتن	خود کو ذمہ دار قرار دینا
کم جثہ	لاغر	گردن کلفت	فربہ گردن والا
کوتاہ کردن	بھولجانا	گرمسیر	دیہات
ایلچی کوچک	ریذیڈنٹ	گری نیچ	گرین وچ کا ملک
کوتک زدن	ڈنڈے سے مارنا	گلکاری	گلستان
کودک پستان گویدہ	بچہ شیرخوار	گمرک	محصول چنگی
کورہ	انگیٹھی	گمرک خانہ	چنگی خانہ
کورت	کچہری	گنجفہ بازی	ہاتھ کا کرتب
کوک شدن	موافق و متفق شدن	گوراسب	زیبرا
کول گرفتن	بازوؤں سے پکڑنا	گوشت بن باشد	میری بات کو توجہ سے سنو
کولاک	سمندر طوفان خیز	گول خوردن	دھوکا کھانا
کولونل	کرنیل	لامپ	لمپ
کومدی	کامیڈی مسرت انگیز ڈراما	لجن زار	دلدل
کومدی درآوردن	ایساڈراما سٹیج پر دکھانا	لخت	برہنہ
کومک	امداد	لخت کردن	لوٹ مار کرنا

لُژ	تھیٹر کا بکس	مجسم ساز	بُت تراش
لکاته	بدکار عورت	مجلس نشیمن	سشن ہاؤس
لنپا	لمپ	بمحضِ دیدن تو	فقط آپکے دیکھنے سے
لند لند کردن	بڑبڑانا	محضِ خاطرِ شما	محض آپ کی خاطر
لنگه	گٹھا	محلِ تماشا	سٹیج
لُوپ	جبڑا	مُحَوَّطه	احاطہ۔ چاردیواری
لوندره	لندن	مراقب	نگاہدار
لهستان	پولینڈ	مراودة داشتن	تجارت کرنا
لیلاج	عیار۔ بدمعاش	مرو رَو	شارع عام
ماچ کردن	بوسہ لینا	مُستحفِظ	گورنر۔ محافظ
مارق	گولی کی مار	ازمن مضائقه نکنید	مجھ سے دریغ نہ رکھئے
ماشین	انجن	مضمونِ کاغذ	ضمیمۂ خط
ماموریت	کمشن	مطبعِ دولتی	گورنمنٹ پریس
مانع بودن	رکاوٹیں پیدا کرنا	مِشجر	جنگلا۔ باڑ
ماهوت	کپڑا	معطل کردن	منتظر رکھنا
ماهور	پہاڑی نشیب و فراز کی جگہ	مغشوش	بے ترتیب
صاحب مایه	دولتمند	مُفسِد رفتن	کسی کے خلاف کہنا یا اطلاع کرنا
مایه	وجہ۔ سبب۔ سور	مُکدّرانه	با دلِ ناخوش
مُبل	متاعِ خانہ۔ فرنیچر	ملاقات بازدید	واپس آتے ہوئے ملاقات کرنا
مجارستان	ہنگری ملک ملحقِ اسٹریا	ملتفت شدن	توجہ کرنا
مجسم مجسمه	بت	ملتزمین	ملازم لوگ اہل دربار

مَلّہ	مچھر۔ پشّو
ملیون	دس لاکھ
منارہ	ستون
منشیٔ حضور	پرائیویٹ سکرٹری
منکرِی	ہٹ دھرمی
منگنہ	رولر۔ زمین ہموار کرنیکا آلہ
مورِد	شعاعوں کے جمع ہونے کا
....	مقام۔ مرکز۔ فوکس
موزہ	عجائب گھر
موزیک	موسیقی
موزیک زدن	نغمہ سرائی
موزیکانچی	مطرب۔ ترانہ نواز
موعودین	مہمانان
موقوف کردن	کام بند کرنا
میرالای	کرنیل
میزِ تحریر	لکھنے کی میز
نارنجک	بم کا گولہ
نامربوط گفتن	بیہودہ باتیں کرنا
نائب السلطنہ	وائسرائے
نظامی	ملٹری
نظور کردن	نگاہداشت کرنا

نُفت بگیرد	خاموش باش
نکُول	اپنے الفاظ واپس لینا
نَمچہ نمسہ	اسٹریا جرمنی
نُمرہ	نمبر
بانمک	بامزہ۔ لذیذ
ننم	اماں جان ننہ جان
نہ خیر	نہیں ہرگز نہیں
نیم تنہ	صدری۔ واسکٹ
نیمہ کارہ	خستہ و مستعملہ
واپور	سٹیمر جہاز
واکشیدن	سیدھا لیٹ جانا
واگذار کردن	چھوڑ دینا
واگون	اسباب لادنے کی گاڑی
باوجاہت	خوبصورت
وحشت کردن	خوفزدہ ہو جانا
ورشکست شدن	دیوالیہ ہو جانا
وِل شدن	جدا ہو جانا
ولایتی	سول خلاف ملٹری
ویلاہا	دیہاتی بودوباش کی جگہ
ہار کردن	سرگشتہ بنانا
ھارپ	بربط۔ سارنگی

ہرزگی	بیہودگی	یرار	موزون و سہل
ہم پا	ہمراہ	یراق	جواہر و زیور
ہنگامہ کردن	شورش برپا کرنا	یراقِ اسب	سازِ اسب
ہیپوپوتام	دریائی گھوڑا	حاضر یراق	مسلح
یالی	سمندر کے ساحل پر	یساور یساول	کانسٹبل سپاہی
....	رہنے کا مکان	یورتمہ (دویدن)	پویہ پویہ دوڑتا
یاواشش	آہستگی سے نرمی سے	یَیلا۔ یَیلاق۔ گرما بسر کرنیکا مقام جیسے شملہ نینی تال	

شعر العجم پنجم ... عہ
(۲) انشائے ابوالفضل دفتر اول
وسوم۔ قیمت ... عہ
مقامات حمیدی ... عہ
مرو خمیس ۱۲ر
(۳) قصائد قاآنی الف ب عہ
غزلیات نظیری ... عہ
مخزن اسرار ... ۱۲ر
رباعیات ابوسعید ابوالخیر عہ
(۴) اخلاق جلالی (بحث لغمہ خارج)
قیمت ...... عہ
جہانکشائے نادری عہ
(۵) ترجمتین ......
(۶) جواب مضمون ......

کتب امدادی

ترجمہ بی۔ اے کورس عربی جدید
از پروفیسر عبدالعزیز صاحب
پشاور۔ قیمت ... ہے
ترجمہ بی۔ اے عربی کورس جدید از مولوی
کریم بخش صاحب حصہ اول عہ

حصہ دوم (عہ) مکمل ہے
البلاغت۔ خلاصہ حدایق البلاغت
از قاضی حبیب اللہ صاحب
منشی فاضل۔ قیمت ۔ ۸ر
ترجمہ مقامات حمیدی۔ عہ
ترجمہ اُردو رباعیات ابوسعید ابوالخیر
از مولوی عباد اللہ صاحب اختر
د مولوی سید اولاد حسین صاحب شاداں
بلگرامی۔ قیمت ۱۲ر
جامع الاخلاق ترجمہ اخلاق جلالی ۸ر
عقد لآلی شرح اخلاق جلالی از پروفیسر
محمد الدین صاحب اورینٹل کالج لاہور۔ عہ
ظہیر الاخلاق خلاصہ اخلاق جلالی۔ ۱۲ر

اُردو

پروفیشنسی ۱۹۲۲ء و ۱۹۲۳ء
(۱) مصباح القواعد۔ عہ
(۲) بحر العروض۔ تذکرۃ البلاغت عہ
(۳) چہار گلزار حالی ... ۳ر
گلدستہ محسن کاکوروی ۔ ۳ر
(۴) ابن الوقت نذیر احمد ۔ عہ

نیرنگ خیال آزاد۔ قیمت ۸ر
اردوئے معلیٰ ..... عہ
(۵) سوانحعمری انیس مصنفہ احسن عہ
مقدمہ دیوان حالی .. عہ
(۶) جواب مضمون .....
ہائی پروفیشنسی ۱۹۲۱ء و ۱۹۲۲ء
(۱) مصباح القواعد .. عہ
(۲) آبحیات آزاد ... عہ
(۳) نظم آزاد ... ۸ر
مسدس حالی ۸ر
انتخاب مخزن حصہ نظم .. عہ
قصائد ذوق ۸ر
(۴) یادگار غالب عہ
(۵) دربار اکبری۔ صہ
(۶) جواب مضمون ....

علاوہ ازیں ہر علم و فن
کی کتب درسی غیر درسی
موجود ہیں
طلب فرماویں